روزنامہ
ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	05:20
طلوع آفتاب	06:33
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	06:52

آج کی حدیث

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے (ایک طویل حدیث میں) ارشاد فرمایا ''اپنی محنت سے کمانا تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن لوگوں سے مانگنے کا داغ تمہارے چہرے پر ہو (پھر فرمایا) سوال کرنا صرف تین قسم کے لوگوں کیلئے درست ہے (۱) ایک وہ جسے فقر وفاقہ نے زمین سے لگا دیا ہو اور بالکل لاچار کر دیا ہو (۲) وہ جس پر قرض (یا تاوان) کا بھاری بوجھ ہو (جس کی ادائیگی اس کے امکان میں نہ ہو) (۳) وہ جس کو کوئی خون بہا ادا کرنا ہو اور وہ اسے ادا نہ کرسکتا ہو۔

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 91, Wednesday- 01 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۹۱ ❁ بدھ، یکم اپریل ،۲۰۲۶، ۱۲ر شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

مسلم نوجوان سے مارپیٹ، توہین اور غیر اسلامی نعرے لگوائے ملزم گرفتار

اتر پردیش کے بریلی میں ایک مسلم نوجوان سے مارپیٹ کی گئی، توہین کی گئی، اور غیر اسلامی نعرے لگانے پر مجبور کیا گیا، پولیس نے اس معاملے میں کلیدی ملزم کو گرفتار کرلیا

اتر پردیش کے شہر بریلی میں ایک مسلم نوجوان کو مبینہ طور پر تشدد کا نشانہ بنایا گیا، اس کی توہین کی گئی، اور اسے ہندوتوا کے نعرے لگانے پر مجبور کیا گیا۔ پولیس نے مرکزی ملزم رشبھ ٹھاکر کو گرفتار کرلیا ہے، اور بتایا ہے کہ مزید گرفتاریاں متوقع ہیں۔ پولیس اور ایف آئی آر کے مطابق، یہ واقعہ ۲۸ر مارچ کی شام کینٹونمنٹ تھانے کے علاقے میں پیش آیا۔ متاثرہ شخص شعیب، جو دبئی میں کام کرتا ہے، کو مبینہ طور پر ایک عوامی مقام پر نامعلوم افراد کے ایک گروپ نے روک لیا۔ اس کے ساتھ مارپیٹ، گالیاں دینے اور ہندوتوا کے نعرے لگانے پر مجبور کرنے کا الزام ہے۔ ملزمان نے تشدد کی ویڈیو بھی ریکارڈ کی اور اسے سوشل میڈیا پر گردش کیا۔ یہ ویڈیو اب انٹرنیٹ پر وائرل ہے۔ ویڈیو میں واضح طور پر کچھ ایسے افراد نظر آرہے ہیں جو خود کو بجرنگ دل سے وابستہ بتا رہے ہیں، جنہوں نے شعیب کو روکا۔ تشدد کے دوران، ملزم رشبھ ٹھاکر نوجوان پر ''لو جہاد'' میں ملوث ہونے کا الزام لگاتا ہوا نظر آیا۔ گروپ نے متاثرہ شخص کو گالیاں دیں، دھمکی دی اور مذہبی نعرے لگانے اور یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا کہ تمام ہندو خواتین ان کی بہنیں ہیں۔ ابتدائی تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ نوجوان کو اس لیے نشانہ بنایا گیا کیونکہ اس کی ایک مقامی ہندو خاتون سے جان پہچان تھی۔ تاہم ویڈیو میں کوئی خاتون نظر نہیں آرہی ہے۔ خاتون کے والد، وجیندر سنگھ نے علیحدہ شکایت درج کروائی ہے، جس میں الزام لگایا گیا ہے کہ ان کی بیٹی کے ساتھ بھی ملزم رشبھ ٹھاکر نے بدسلوکی کی اور اس نے شعیب پر بھی حملہ کیا۔ تاہم، جب مکتوب میڈیا نے وجیندر سنگھ سے بات کی تو انہوں نے خود کو اس معاملے سے الگ کرلیا، کہا، اور کہا کہ معاملہ حل ہو چکا ہے۔ انہوں نے مزید کہا، میری بیٹی شعیب کو جانتی ہے۔ تاہم انہوں نے ٹھاکر کے خلاف کچھ نہیں کہا۔ دریں اثناء کینٹونمنٹ پولیس نے بھارتیہ نیائے سنہتا کی مختلف دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ٹھاکر نے نہ صرف متاثرہ شخص پر حملہ کیا بلکہ اس سے رقم بھی لوٹی۔ متاثرہ شخص نے الزام لگایا کہ اس سے ۷ر ہزار روپے نقد لوٹ لیے گئے اور اضافی ۲۰۰۰ر روپے ڈیجیٹل طور پر منتقل کروائے گئے۔ بعد ازاں ایس پی سٹی منوش پریک نے بتایا، ''یہ ایک منظم گروپ لگتا ہے جو لوگوں کو دھمکانے، ان پر حملہ کرنے اور ان سے رقم لوٹنے کے لیے مذہب اور ذات کا بہانہ استعمال کرتا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس گروپ سے منسلک مزید مشتبہ افراد کو گرفتار کیا جائے گا۔ ۳۰ر اپریل کو جاری کردہ ایک سرکاری پریس نوٹ میں پولیس نے کہا کہ بھارتیہ نیائے سنہتا کی متعدد دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی ہے، جس میں حملہ، مجرمانہ دھمکی، اور بھتہ خوری سے متعلق دفعات شامل ہیں۔ ۲۹ر مارچ کو، خفیہ اطلاع پر، پولیس ٹیم نے کٹھ پلہ پل کے قریب رشبھ ٹھاکر کو گرفتار کیا۔ حکام نے باضابطہ شکایت اور واقعے کے ویڈیو ثبوت ملنے کے بعد مقدمہ درج کیا، جس کے نتیجے میں لوٹی گئی رقم کا کچھ حصہ برآمد ہوا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مرکزی مجرم کچھ دن پہلے ہفتہ وصولی کے ایک اور معاملے ترزی پار تھا، جس کی وجہ سے اس کی خلاف ورزی پر اضافی دفعات شامل کی گئیں۔ پولیس کی جانب سے اس جرم میں ملوث باقی نامعلوم افراد کی شناخت اور گرفتاری کی کوششیں جاری ہیں، قانونی کارروائی جاری ہے۔ بریلی پولیس کے ایریا آفیسر سٹی فرسٹ، اشوتوش نے بتایا کہ پولیس نے رشبھ کے قبضے سے ۳۳۰۰ر روپے نقد اور ایک موبائل فون برآمد کیا۔ انہوں نے بتایا، ''پوچھ گچھ کے دوران، ملزم نے مبینہ طور پر اعتراف کیا کہ اس نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر متاثرہ شخص کو ایک مندر کے قریب روکا، اسے دھمکیاں دیں، حملہ کیا اور رقم لوٹی۔ اس نے سوشل میڈیا پر سنسنی پھیلانے کے لیے ویڈیو اپ لوڈ کرنے کا بھی اعتراف کیا۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ ''اس واقعے کے دوران خاتون اور اس کے والد محفوظ تھے، مقدمہ ان کی شکایت پر آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ دباؤ میں ہوں، اس لیے وہ اپنے بیانات بدل رہے ہیں۔ سرکل آفیسر نے کہا، ''ایف آئی آر شعیب کی موجودگی میں درج کی گئی، اور میڈیکل کے بعد اسے گھر بھیج دیا گیا۔'' جب پوچھا گیا کہ وہ اس طرح کے کام کیسے انجام دے سکتا ہے جبکہ اسے پہلے ہی ضلع میں داخل ہونے سے روکا جا چکا تھا، تو افسر نے کہا، ''ہم اس کے ہاتھ پاؤں نہیں باندھ سکتے۔ جب بھی وہ جرم کرے گا، اس کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے گا۔''

یوپی: 2022 بیچ کے آئی اے ایس رنکو سنگھ راہی نے دیا استعفیٰ

ایس ڈی ایم رہتے ہوئے وکیلوں کے سامنے کی تھی 'اُٹھک بیٹھک'

2009 میں مظفر نگر میں سوشل ویلفیئر افسر کے عہدہ پر تعیناتی کے دوران رنکو سنگھ راہی نے ایک بڑے گھوٹالے کا

انکشاف کیا تھا، جس کے بعد ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا اور انہیں 7 گولیاں لگی تھیں۔ اتر پردیش کیڈر کے آئی اے ایس افسر رنکو سنگھ راہی نے منگل (31 مارچ) کو استعفیٰ دے دیا۔ رنکو سنگھ راہی نے ریاستی حکومت پر پوسٹنگ نہ دینے کا الزام عائد کیا ہے۔ اپنے استعفیٰ کے خط میں انہوں نے الزام عائد کیا کہ انہیں نہ کوئی پوسٹنگ دی گئی اور نہ ہی کوئی کام الاٹ کیا گیا۔ واضح رہے کہ 2022 بیچ کے آئی اے ایس رنکو سنگھ راہی شاہجہاں پور میں ایس ڈی ایم رہتے ہوئے وکیلوں کے سامنے 'اُٹھک بیٹھک' کرنے کی وجہ سے سرخیوں میں آئے تھے۔ اس کے بعد ریاستی حکومت نے انہیں ریونیو کونسل سے منسلک کر دیا تھا۔ رنکو سنگھ راہی نے الزام عائد کیا کہ ایس ڈی ایم رہتے ہوئے کارروائی کے بعد انہیں سائیڈ لائن کر دیا گیا۔ آئی اے ایس رنکو سنگھ پہلے بھی کئی بار سرخیوں میں رہے ہیں۔ آئی اے ایس بننے سے قبل انہوں نے 'یو پی پی سی ایس' کا امتحان پاس کیا تھا اور سوشل ویلفیئر افسر کے طور پر تعینات رہے۔ 2009 میں مظفر نگر میں سوشل ویلفیئر افسر کے عہدہ پر تعیناتی کے دوران ایک بڑے گھوٹالے کا انکشاف کیا تھا، جس کے بعد ان پر قاتلانہ حملہ ہوا تھا، جس میں انہیں 7 گولیاں لگی تھیں۔ شدید طور پر زخمی ہونے کے باوجود وہ بچ گئے اور بعد میں انہوں نے اپنی لڑائی جاری رکھی۔ اس درمیان ملازمت کے ساتھ ساتھ رنکو سنگھ راہی نے 'یو پی ایس سی' کی تیاری جاری رکھی۔ 2022 میں انہیں کامیابی ملی اور ان کا انتخاب آئی اے ایس کے لیے ہوگیا۔ اتفاق سے انہیں یوپی کیڈر ہی الاٹ ہوا۔ لال بہادر شاستری آئی اے ایس اکادمی میں ٹریننگ کے دوران انہیں فیلڈ ٹریننگ کے لیے اتر پردیش بھیجا گیا۔ یہاں شاہجہاں پور ضلع کی تلہر تحصیل کا انہیں ایس ڈی ایم بنایا گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ جس روز وہ تلہر تحصیل میں جوائن کرنے جا رہے تھے، تبھی تحصیل میں وکلاء کا احتجاج جاری تھا۔ وکلاء کا احتجاج دیکھ کر وہ ان سے ملنے چلے گئے۔ اس دوران ایک ایسا واقعہ پیش جس کی وجہ سے آئی اے ایس رنکو سنگھ سرخیوں میں آگئے۔ دراصل انہوں نے وکلاء کے سامنے 'اُٹھک بیٹھک' کر دی۔

نالندہ کے شیتلا مندر میں بھگدڑ، ۸ر عقیدت مندوں کی موت، انتظامیہ پر اُٹھے سوال

زیادہ بھیڑ اور ناکافی انتظامات کی وجہ سے افسوسناک واردات پیش آئی۔ حادثے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے فوری طور سے میلہ اور مندر کو بند کروا دیا

بہار کے نالندہ ضلع سے ایک افسوسناک خبر سامنے آئی ہے جہاں آج (منگل) صبح ایک مندر میں بھگدڑ مچنے سے 8 خواتین عقیدت مندوں کی موت ہوگئی۔ بھگدڑ میں کئی دیگر لوگ زخمی بھی ہوئے ہیں جن میں متعدد کی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے خیال کیا جا رہا ہے کہ مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ یہ واقعہ دیپ نگر تھانہ علاقہ کے تحت مگھرا گاؤں واقع مشہور شیتلا دیوی مندر میں پیش آیا۔ واردات کے بعد مندر احاطے میں کہرام مچ گیا۔ بتایا جا رہا ہے کہ زیادہ بھیڑ اور ناکافی انتظامات کی وجہ سے افسوسناک واردات پیش آئی۔ حادثے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے انتظامیہ نے فوری طور سے میلہ اور مندر کو بند کروا دیا۔ راحت اور بچاؤ کام شروع کر دیا گیا ہے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال بھیجا گیا ہے۔ حالانکہ انتظامیہ نے ابھی تک ہلاک ہونے والے عقیدت مندوں کی صحیح تعداد کی تصدیق نہیں کی ہے۔ غور طلب ہے کہ یہاں ہر منگل کو ہزاروں کی تعداد میں عقیدت مند پوجا کرنے آتے ہیں۔ 'اے بی پی نیوز' کے مطابق اس منگل کو سیکورٹی کے انتظامات مکمل طور پر خراب نظر آئے۔ پوجا میں شرکت کرنے کے لیے عقیدت مندوں کی بڑی بھیڑ جمع ہوئی تھی جس میں کسی وجہ سے بھگدڑ مچ گئی۔ واردات کی اصل وجہ تا حال معلوم نہیں ہوسکی ہے۔ اطلاع ملتے ہی کئی ایمبولینسیں جائے وقوعہ پر پہنچیں۔ ایس ڈی ایم بھی موقع پر پہنچ گئے۔ اس واردات میں زخمی ہونے والے عقیدت مندوں کی تعداد تقریباً 10 سے 12 بتائی جا رہی ہے۔ زخمیوں کو علاج کے لیے صدر اسپتال بھیجا گیا ہے۔ مندر کے احاطے کو مکمل طور پر خالی کرا لیا گیا ہے۔ واقعہ کے بعد پولیس کی بھاری نفری موقع پر موجود ہے۔ کہا جا رہا [illegible] مچنے کے بعد لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ اسی دوران کئی خواتین بھیڑ میں دب گئیں اور کچلنے سے ان کی موت ہوگئی۔ بتایا جا رہا ہے کہ یہ واردات زیادہ بھیڑ اور انتظامات کی کمی کی وجہ سے ہوئی۔ واقعے کے بعد راحت اور بچاؤ کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔

جے کے سی اے فنڈ غبن معاملہ:

فاروق عبداللہ نے اپنے اوپر عائد الزامات کو 'من گھڑت' قرار دیا

جولائی 2017 میں سی بی آئی نے سی جے ایم سری نگر کے سامنے چارج شیٹ داخل کی تھی۔ ایڈووکیٹ اشتیاق خان فاروق عبداللہ کی جانب سے پیش ہوئے تھے، جبکہ دیگر ملزمان کے وکلاء بھی وہاں موجود تھے۔ نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے جموں و کشمیر کرکٹ ایسوسی ایشن (جے کے سی اے) فنڈ میں مبینہ مالی بے ضابطگیوں کے معاملہ میں [illegible] سوائے 2 لوگوں کے جنہیں سی بی آئی نے معاف کر دیا اور ان پر کوئی الزام نہیں لگایا تھا۔ حالانکہ ان دونوں کو معاملے کی سماعت ختم ہونے تک اس میں شامل رہنا ہوگا۔ معاملے کی سماعت کے دوران عدالت نے کہا تھا کہ رنبیر پینل کوڈ کی دفعہ 120-بی (مجرمانہ سازش)، 406 (مجرمانہ دھوکہ) اور 409 (سرکاری ملازم کے ذریعہ مجرمانہ دھوکہ) کے تحت جرائم کے لازمی عناصر پہلی نظر میں عبداللہ کے [illegible] علاوہ کچھ نہیں ہے کہ 'یہ الزام من گھڑت' ہیں۔ عدالت نے فاروق عبداللہ سے پوچھا کہ کیا انہیں چارج شیٹ کی باتیں جو بتائی گئی تھیں وہ سمجھ آگئی تھیں تو انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔ جب سابق وزیر اعلیٰ سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ان الزامات کو قبول کرتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ''نہیں میں کسی بھی الزام کا قصوروار نہیں ہوں۔'' اس معاملے میں باقی ملزمان جو خود عدالت میں موجود تھے، انہوں نے بھی اپنے اوپر عائد تمام الزامات کو خارج کر دیا، کی۔ جے کے سی اے میں فنڈ کے غلط استعمال کے الزامات پر، سری نگر کے رام منشی باغ پولیس اسٹیشن نے 10 مارچ 2012 کو آر پی سی کی دفعات 120-بی، 406 اور 409 کے تحت ایف آئی آر نمبر 2012/27 درج کی تھی۔ پولیس کی جانب سے کی گئی تحقیقات کے دوران اور ہائی کورٹ کی مداخلت پر، اس معاملے کی جانچ بعد میں سنٹرل بیورو آف انویسٹی گیشن (سی بی آئی) کو سونپ دی گئی۔

مختصر مگر اہم خبریں

بھارت میں دنیا کی سب سے بڑی مردم شماری کا آغاز

۳۰ر لاکھ اہلکار آبادی گننے میں مصروف

نئی دہلی۔: بھارت میں دنیا کی سب سے بڑی مردم شماری کا عمل شروع ہونے جا رہا ہے، جس میں 30 لاکھ سے زائد سرکاری اہلکار ملک کی 1.4 ارب سے زیادہ آبادی کو گننے کے لیے تعینات کیے جائیں گے۔ رپورٹس کے مطابق یہ دس سالہ مردم شماری یکم اپریل 2026 سے شروع ہوگی، جو کووڈ-19 وبا کے باعث تاخیر کا شکار ہوئی تھی اور اب اسے مرحلہ وار ایک سال کے عرصے میں مکمل کیا جائے گا۔ حکام کے مطابق اس عمل میں پہلے آن لائن خود اندراج کا مرحلہ شامل ہوگا، جس کے بعد گھر گھر جا کر دو مراحل میں معلومات جمع کی جائیں گی، جن میں رہائشی حالات اور آبادی کی سماجی و معاشی تفصیلات شامل ہوں گی۔ یہ مردم شماری پہلی بار مکمل طور پر ڈیجیٹل طریقے سے کی جائے گی، جس سے ڈیٹا جمع کرنے کے عمل کو زیادہ تیز اور مؤثر بنانے کی توقع ہے۔ رپورٹس کے مطابق اس بار ذات سے متعلق معلومات بھی جمع کی جائیں گی، جو ملکی سیاست اور فلاحی پالیسیوں میں اہم کردار رکھتی ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ مردم شماری نہ صرف بھارت کی آبادی، معیشت اور سماجی ڈھانچے سے متعلق اہم معلومات فراہم کرے گی بلکہ پالیسی سازی، وسائل کی تقسیم اور مستقبل کی منصوبہ بندی کے لیے بھی کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

ایران پر چھائے دھوئیں کے ہندستان پر اثرات

ماہرین کی کمیٹی کے قیام کا مطالبہ

نئی دہلی: راجیہ سبھا میں مطالبہ کیا گیا کہ ایرانی توانائی کی تنصیبات پر امریکی اور اسرائیل کی بمباری سے لگنے والی آگ سے نکلنے والے زہریلے دھوئیں کے ہندوستان پر ممکنہ اثرات کا مطالعہ کرنے کے لیے ماہرین کی ایک ٹیم تشکیل دی جائے۔ وقفہ صفر کے دوران اس معاملے کو اٹھاتے ہوئے شیوسینا ادھو کے سنجے راوت نے کہا کہ مغربی ایشیا کے بحران نے پوری دنیا میں ایندھن کا مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی بم ایران پر گر رہے ہیں لیکن ایرانی توانائی کی تنصیبات میں لگنے والی آگ سے نکلنے والے سیاہ دھوئیں کے اثرات پڑوسی علاقوں حتیٰ کہ ہندستان تک بھی پہنچنے کا خدشہ [illegible]

مشرق وسطیٰ کی جنگ نے ہندوستانی شیئر بازار میں مچائی تباہی

مارچ ماہ میں ڈوب گئے ۵۱ر لاکھ کروڑ

جنگ کا سب سے زیادہ اثر دنیا بھر کے شیئر بازاروں پر پڑا ہے۔ ہندوستانی شیئر بازار بھی بری طرح اثر انداز ہوا ہے۔ مارچ ماہ میں بی ایس ای کی وجہ سے بی ایس ای کے مارکیٹ کیپ میں 51 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی کمی درج کی گئی ہے، جس سے سرمایہ کاروں میں خوف پیدا ہو چکا ہے۔ کے مارکیٹ کیپ میں 51 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی گراوٹ درج کی گئی ہے۔ مشرق وسطیٰ کی جنگ طویل ہوتی جا رہی ہے اور اس کا اثر دنیا بھر کے شیئر [illegible] جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک سنسیکس 12 فیصد سے زیادہ (تقریباً 10,000 پوائنٹس) گر چکا ہے۔ جبکہ نفٹی 22,500 سے نیچے پہنچ گیا ہے، جو [illegible]

[illegible] 51 لاکھ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ یہ گراوٹ کب رکے گی، کوئی معلوم نہیں۔ قابل ذکر ہے کہ جنگ کی وجہ سے عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جس سے ہندوستان جیسے بڑے درآمد کنندہ ملک پر دباؤ بڑھ گیا ہے۔ تیل مہنگا ہونے سے کمپنیوں کا خرچ بھی بڑھتا ہے اور منافع کم ہوتا ہے، جس کا براہ راست اثر شیئر بازار پر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ سرمایہ کاروں میں گھبراہٹ کا ماحول بن گیا ہے، کیونکہ غیر ملکی سرمایہ کار ہندوستانی بازار سے اپنا سرمایہ نکال رہے [illegible] جنگ کی [illegible] وجہ سے خاص طور پر خام تیل اور گیس کی سپلائی متاثر ہوئی ہے۔ خام تیل کی قیمتوں میں زبردست اضافہ دیکھنے کو ملا ہے۔ فی الحال برینٹ کروڈ تقریباً 107 ڈالر فی بیرل کے آس پاس ہے۔ جنگ کی وجہ سے سب سے زیادہ نقصان دنیا بھر کے شیئر بازاروں کو ہی ہوا ہے۔ ہندوستانی شیئر بازار پر بھی اس کا گہرا اثر دیکھنے کو مل رہا ہے۔ گزشتہ ایک ماہ، یعنی مارچ میں جنگ [illegible]

وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے ایک بار پھر الیکشن کمیشن کو لکھا خط

فرضی ووٹرس کو جمہوریت کے لیے بتایا خطرہ

ممتا بنرجی نے اپنے خط میں الزام عائد کیا کہ بی جے پی سے منسلک لوگ ہزاروں فرضی فارم-6 جمع کر باہری لوگوں کو ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مغربی بنگال میں اسمبلی انتخاب کے پیش نظر سیاسی سرگرمیاں تیز ہو چکی ہیں۔ سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف خوب بیان بازیاں کر رہی ہیں اور الیکشن کمیشن سے شکایتوں کا دور بھی جاری ہے۔ اس درمیان وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے چیف الیکشن کمشنر کو خط لکھ کر ریاست میں جمہوری عمل کو پہنچ رہے ممکنہ نقصان کے تئیں اپنی فکر ظاہر کی ہے۔ ممتا بنرجی نے پہلے بھی الیکشن کمیشن کو خط لکھ چکی ہیں اور تازہ خط میں الزام عائد کیا ہے کہ ووٹر لسٹ میں بڑے پیمانے پر گڑبڑی کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ووٹر لسٹ میں گڑبڑی سے حقیقی ووٹرس کے حقوق متاثر ہو سکتے ہیں۔ ممتا بنرجی نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ مغربی بنگال میں لوگوں کے جمہوری حقوق کے خلاف ایک بڑی سازش تیار کی جا رہی ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی سے منسلک لوگ ہزاروں فرضی فارم-6 (درخواستیں) جمع کر باہری لوگوں کو ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ کا کہنا ہے کہ یہ پورا عمل 'ووٹر ہائی جیکنگ' کی کوشش ہے۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ اس طرح کی حکمت عملی پہلے مہاراشٹر اور دہلی میں بھی اپنائی گئی تھی۔ ممتا بنرجی نے الیکشن کمیشن کے ذریعہ 'ایس آئی آر' سے متعلق اختیار کیے گئے طریقہ کار پر بھی سوال اٹھایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اب بھی 60 لاکھ سے زائد حقیقی ووٹرس جانچ کے عمل میں پھنسے ہوئے ہیں، جبکہ بڑی تعداد میں فرضی درخواستیں تیزی سے قبول کی جا رہی ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس عمل کے سبب اب تک 200 سے زیادہ لوگوں کی جان جا چکی ہے، جسے انھوں نے بے حد فکر انگیز بتایا۔ وزیر اعلیٰ نے الزام عائد کیا کہ یہ پورا عمل (ایس آئی آر) سپریم کورٹ کی ہدایات کے خلاف ہے۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ 28 فروری 2026 کو شائع حتمی ووٹر لسٹ کے بعد کوئی نیا نام شامل نہ کیا جائے۔

ڈیڈلائن سے ایک دن پہلے، امیت شاہ نے ہندوستان کو ماؤنوازوں سے پاک قرار دیا

انہوں نے کہا، ''یہ نریندر مودی حکومت ہے، جو ہتھیار اٹھانے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹے گی۔''

نئی دہلی: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے پیر، 30 مارچ کو اعلان کیا کہ ملک ماؤسٹوں سے آزاد ہو گیا ہے اور ماؤنوازوں کی اعلیٰ تنظیم اور مرکزی ڈھانچہ تقریباً مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے، اور کانگریس پر الزام لگایا کہ وہ تشدد کے طویل دور کو ختم کرنے کے لیے ''کچھ نہیں'' کر رہی ہے۔ 'ملک کو بائیں بازو کی انتہا پسندی (LWE) سے آزاد کرنے کی کوششوں' پر لوک سبھا میں بحث کا جواب دیتے ہوئے، شاہ نے کہا، ''ماہرین کا کہنا ہے کہ اقتدار میں رہنے والوں کی حمایت کے بغیر، ریڈ کوریڈور نہیں بن سکتا تھا'' انہوں نے چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، اوڈیشہ، مغربی بنگال، مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا اور مغربی بنگال میں ماؤازم سے متاثرہ علاقے کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ تلنگانہ۔ یہ بحث ماؤنواز تشدد کے خاتمے کے لیے شاہ کی طرف سے اعلان کردہ ڈیڈ لائن سے ایک دن پہلے ہوئی تھی۔ پچھلے سال، شاہ نے اعلان کیا تھا کہ ایل ڈبلیو ای 31 مارچ 2026 تک ملک میں ختم ہو جائے گی، اور ماؤنوازوں کے خلاف ایک بڑا آپریشن منظم کیا گیا تھا۔ ماؤنوازوں کے خلاف سیکورٹی فورسز کی کامیابی کی تفصیلات بتاتے ہوئے وزیر داخلہ نے کہا کہ مدھیہ پردیش، مہاراشٹرا اور چھتیس گڑھ کی ریاستی کمیٹیوں کے تمام اراکین نے ہتھیار ڈال دیے ہیں اور اڈیشہ میں باقی چار میں سے ایک نے ہتھیار ڈال دیے ہیں اور تین مارے گئے ہیں [illegible]

داخلہ نے کہا کہ 12 ریاستیں قانون کی حکمرانی کے بغیر ریڈ کوریڈور میں تبدیل ہو گئیں، 12 کروڑ لوگ برسوں سے غربت کی زندگی گزار رہے ہیں اور ماؤنواز تشدد کی وجہ سے 5000 سیکورٹی اہلکاروں سمیت 20,000 لوگ مارے گئے ہیں۔ وزیر داخلہ نے لوک سبھا میں زور دے کر کہا کہ چاہے وہ ماؤنواز سے متاثرہ علاقوں میں ہو، جموں و کشمیر یا شمال مشرق میں، مودی حکومت کسی بھی قسم کے تشدد کو برداشت نہیں کرے گی اور ایسی کارروائیوں میں ملوث کسی [illegible]

ممبئی میں ایک ریٹائرڈ افسر کو ۲۵؍دنوں تک

ڈیجیٹل گرفتار کرکے 1.57 کروڑ روپئے کا دھوکہ دیا گیا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے اندھیری کے ڈی این نگر علاقے کے ایک 69 سالہ ریٹائرڈ سینئر اہلکار کو 25 دنوں کے لیے 'ڈیجیٹل گرفتاری' میں رکھا گیا۔ پولیس اور عدالتی اہلکار ظاہر کرتے ہوئے سائبر جرائم پیشہ افراد نے اسے 1.57 کروڑ (تقریباً 1.57 بلین ڈالر) کا دھوکہ دیا۔ ملزم نے ویڈیو کال کے ذریعے جعلی عدالت کی سماعت بھی کی اور متاثرہ کو دھمکانے کے لیے سپریم کورٹ کے سابق جج کا نام استعمال کیا۔ ممبئی پولیس کے مطابق متاثرہ کی شکایت پر فوری کارروائی کرتے ہوئے سائبر سیل نے اس ریکیٹ میں اہم کردار ادا کرنے والے آٹو رکشہ ڈرائیور اشوک پال کو گرفتار کرلیا۔ اس پر الزام ہے کہ اس نے دھوکہ بازوں کو کمیشن کے عوض اپنے بینک اکاؤنٹ کا استعمال کرتے ہوئے فراڈ کی رقم منتقل کرنے کی اجازت دی۔ پولیس نے بتایا کہ یہ واقعہ 6 دسمبر 2025 کو شروع ہوا، جب متاثرہ کو سنجے کمار گپتا نامی ایک شخص کی کال موصول ہوئی، جس نے دعویٰ کیا کہ وہ ٹیلی کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کا اہلکار ہے۔ فون کرنے والے نے الزام لگایا کہ متاثرہ کے موبائل نمبر سے قابل اعتراض ایم ایم ایس پیغامات بھیجے جا رہے ہیں، اور اس کے خلاف باندرہ کرائم برانچ میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ اس کے بعد یہ کال پردیپ ساونت نامی ایک اور شخص کو منتقل کر دی گئی، جس نے پولیس افسر ہونے کا دعویٰ کیا۔ اس نے متاثرہ کو باندرہ کرلا کمپلیکس (بی کے سی) کے پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کرنے کو کہا۔ جعلسازوں نے متاثرہ شخص پر منی لانڈرنگ کیس میں ملوث ہونے کا الزام لگایا۔ انہوں نے خوف اور گھبراہٹ پیدا کرنے کے لیے وجے کھنہ نامی ایک اور افسر کے ذریعے مبینہ تحقیقات کا بھی حوالہ دیا۔ اپنے دعووں کی توثیق کے لیے، ملزمان نے ویڈیو کال کے ذریعے ایک فرضی کمرہ عدالت بنایا اور اسے سابق چیف جسٹس آف انڈیا بی ایس کی نگرانی میں ایک کارروائی کے طور پر پیش کیا۔ گاوائی۔ متاثرہ کو دھمکی دی گئی کہ اگر اس نے تعاون نہ کیا تو قانونی کارروائی کی جائے گی اور اسے فوری گرفتار کیا جائے گا۔ دھوکہ بازوں نے متاثرہ سے کہا کہ تفتیش کے دوران اپنے تمام فنڈز بشمول فکسڈ ڈپازٹ، میوچل فنڈز اور سیونگ اکاؤنٹس کو نامزد بینک اکاؤنٹس میں تصدیق کے لیے منتقل کردیں۔ گرفتاری کے خوف سے، متاثرہ نے رضامندی ظاہر کی اور 8 دسمبر 2025 سے 3 جنوری 2026 کے درمیان متعدد لین دین میں 1.57 کروڑ کی منتقلی کی۔ دھوکہ دہی اس وقت سامنے آئی جب رقم کی منتقلی مکمل ہونے کے بعد ملزم کی کالیں آنا بند ہوگئیں، جس سے شک پیدا ہوا۔ لواحقین اور جاننے والوں سے مشاورت کے بعد متاثرہ نے سائبر سیل سے رابطہ کیا اور باضابطہ شکایت درج کرائی۔ تحقیقات کے دوران، پولیس نے رقم کے لین دین کا سراغ لگایا اور پتہ چلا کہ اشوک پال کے بینک اکاؤنٹ کے ذریعے فنڈز کا ایک اہم حصہ منتقل کیا گیا تھا۔ پوچھ گچھ پر، اس نے اعتراف کیا کہ سائبر جرائم پیشہ افراد کو کمیشن کے بدلے اپنا اکاؤنٹ استعمال کرنے کی اجازت دی گئی۔ پولیس نے پال کو گرفتار کرلیا ہے، جبکہ فراڈ نیٹ ورک کے باقی ارکان کی شناخت اور گرفتاری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

ممبئی خاتون نجومی کو منشیات کیس میں

پھنسانے کی دھمکی دے کر لاکھوں کی لوٹ

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) ممبئی میں ہائی پروفائل ہفتہ وصولی گینگ کا پردہ فاش، صحافی اور سابق پولیس اہلکار سمیت 5 گرفتار، مرکزی ملزم احمد ہنوز فرار ہے۔ ممبئی کے گورگاؤں ایسٹ میں واقع آرے پولیس اسٹیشن کی ٹیم نے لوٹ اور ہفتہ خوری کے ایک سنسنی خیز معاملے میں ایک صحافی، ایک ریٹائرڈ پولیس افسر اور ایک این جی او چلانے والی دو خواتین سمیت کل 5 ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ سینئر پولیس افسر رویندر پاٹل کے مطابق یہ معاملہ فروری کے مہینے کا ہے۔ گرفتار ملزم نے ایک خاتون نجومی (ٹیرو کارڈ ریڈر) کو بلایا اور بتایا کہ اس کے رائل پام بنگلے میں ایک بزرگ شہری کو بہت زیادہ ذہنی مسائل ہیں۔ دوران تفتیش ملزم نے مبینہ طور پر خاتون نجومی کے بنگلے پر بلا کر منشیات کے پیکٹ چھپائے اور پولیس اور صحافیوں بتا کر چھاپہ مار کارروائی کا ڈرامہ کیا۔ اس نے جوتش نجومی تانترک جوڑے سے پہلے سیکس ریکیٹ اور پھر "ڈرگ ریکیٹ" چلانے کے الزام میں پھنسانے کی دھمکی دے کر 5 لاکھ روپے طلب کئے نجومی نے یہ معلومات اپنے ڈینٹسٹ ڈاکٹر شوہر کو بتائی۔ خوفزدہ جوڑے نے ملزمان کے دباؤ میں آکر ایک این جی او کے ذریعے چلائی جانے والی خاتون کے اکاؤنٹ میں 2 لاکھ روپے منتقل کر دیے۔ اس کے بعد تمام ملزمان موقع سے فرار ہوگئے اور رقم آپس میں تقسیم کرلی۔ پولیس نے جن ملزمان کو گرفتار کیا ہے ان میں پردیپ پاٹھک (صحافی، نو بھارت سے وابستہ)، کویتا یادو (مبینہ سماجی کارکن، میرا روڈ کی رہائشی)، ایک ریٹائرڈ اسسٹنٹ سب انسپکٹر آف پولیس (میگھواڑی پولیس اسٹیشن)، ایک اور خاتون (این جی او ڈائریکٹر)، راہل سوریا کانت کامبلی سمیت 5 لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ فی الحال ایک مرکزی ملزم احمد مفرور ہے اور اس سے تفتیش جاری ہے۔ یہ گروہ کافی عرصے سے سرگرم تھا۔ پولیس کے مطابق یہ گینگ کچھ عرصے سے اسی طرح کے طریقہ کار اپنا کر ہائی پروفائل اشخاص کو نشانہ بنا رہا تھا۔ شبہ ہے کہ اس کیس میں مزید افراد ملوث ہیں۔ آرے ڈیٹیکشن ٹیم کے پی ایس آئی سچن پنچال اور ان کی ٹیم پچھلے ایک ہفتے سے ملزم پر نظر رکھے ہوئے تھی۔ کل جب یہ گینگ ایک دوسرے تاجر کو نشانہ بنانے کے لیے آرے کے علاقے میں پہنچے تو پولیس نے جال بچھا کر تمام ملزمان کو رنگے ہاتھوں گرفتار کرلیا۔ پولس نے تمام ملزمین کو اپنی تحویل میں لے کر مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ انہیں بوریولی کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ عدالت نے تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے تمام ملزمان کو 3 اپریل تک پولیس کی تحویل میں بھیج دیا۔ پولیس اب اس بات کی بھی تفتیش کررہی ہے کہ اس گینگ نے اب تک کتنے افراد کو دھوکہ دیا ہے۔

بی ایم سی کمشنر کے عہدہ پر اشونی بھڑے نے چارج سنبھالا

میونسپل کمشنر کا چارج سنبھالنے والی پہلی خاتون چارٹرڈ آفیسر

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) سینئر چارٹرڈ آفیسر اشونی بھیڈے نے آج (31 مارچ 2026) کی شام سبکدوش ہونے والے میونسپل کمشنر بھوشن گگرانی سے ممبئی میونسپل کمشنر کا چارج سنبھال لیا۔ بھیڈے پہلی خاتون چارٹرڈ آفیسر ہیں جنہوں نے ممبئی میونسپل کمشنر کا عہدہ سنبھالا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر (محترمہ) اشونی جوشی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) مسٹر ابھجیت بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھکنے، ڈپٹی کمشنر (میونسپل کمشنر کے دفتر) جناب۔ اس موقع پر پرشانت گائیکواڑ موجود تھے۔ اشونی بھیڈے انڈین سول سروس کے 1995 بیچ کی افسر ہیں اور ان کے پاس سول سروس میں تقریباً 31 سال کا تجربہ ہے۔ وہ اب تک مہاراشٹر میں مختلف اہم عہدوں پر فائز رہ چکی ہیں۔ ان میں، اشونی بھیڈے نے ضلع کونسل کے چیف ایگزیکٹیو آفیسر، ڈویژنل کمشنر آفس کے ایڈیشنل ڈویژنل کمشنر، حکومت مہاراشٹر کے جوائنٹ سکریٹری، ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) کے ایڈیشنل میٹروپولیٹن کمشنر، اسکولی تعلیم اور کھیل محکمہ کے سکریٹری، معزز وزیر اعلی کے ایڈیشنل چیف سکریٹری کے طور پر کام کیا ہے۔ ممبئی میٹرو ریل کارپوریشن کی مینیجنگ ڈائریکٹر کے طور پر ممبئی میں میٹرو ریل نیٹ ورک کی تعمیر میں اہم شراکت کی ہے۔ اشونی بھیڈے اس سے قبل 9 مئی 2020 سے 19 مارچ 2024 تک ممبئی میونسپل کارپوریشن میں ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) کے طور پر خدمات انجام دے چکی ہیں۔ بھیڈے نے ممبئی کوسٹل روڈ (ساؤتھ) پروجیکٹ کی تکمیل میں بھی اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس دوران انہیں مختلف مقامات پر مختلف عہدوں پر فائز رہنے کے دوران ان کے نمایاں کام پر مختلف اداروں اور تنظیموں کی جانب سے ایوارڈز سے نوازا جاچکا ہے۔

وندے ماترم پہ عدالت عظمیٰ کی وضاحت ایک مستحسن قدم: مجلس علمائے اہل سنت

مجلس علمائے اہلِ سنّت و جماعت، بہار، سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے وندے ماترم کے لازمی نہ ہونے سے متعلق وضاحت کا خیر مقدم کرتی ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مجلسِ علمائے اہلِ سنّت و جماعت، بہار، سپریم کورٹ آف انڈیا کی جانب سے وندے ماترم کے لازمی نہ ہونے سے متعلق وضاحت کا خیر مقدم کرتی ہے اور اسے آئینِ ہند کی روح، مذہبی آزادی کے اصول اور ملک کے سیکولر و جمہوری تشخص کے تحفظ کی جانب ایک اہم اور قابلِ ستائش قدم قرار دیتی ہے۔ مجلس کے ذمہ داران نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا کہ ہندستان کا آئین ہر شہری کو اپنے مذہب پہ عمل کرنے اور اپنے عقیدے کے مطابق زندگی گذارنے کی مکمل آزادی فراہم کرتا ہے۔ کسی مخصوص نعرے، ترانے یا گیت کو تمام طبقات کے لیے لازمی قرار دینا نہ صرف آئینی روح کے منافی ہے بلکہ یہ مذہبی حساسیت کو بھی متأثر کر سکتا ہے۔ عدالتِ عظمیٰ کی حالیہ وضاحت نے اس بنیادی اصول کو مضبوطی کے ساتھ واضح کر دیا ہے کہ ملک کی وحدت و سالمیت زبردستی کی بجائے باہمی احترام اور آئینی انصاف کے ذریعے ہی برقرار رہ سکتی ہے۔ مجلسِ علمائے اہلِ سنّت و جماعت، بہار، مختلف مذہبی وسماجی تنظیموں بالخصوص رضا اکیڈمی کے بانی الحاج محمد سعید نوری کو دلی مبارکباد پیش کرتی ہے جنہوں نے آئینی دائرے میں رہتے ہوئے اس مسئلے کو عدالتِ عظمیٰ کے سامنے پیش کیا۔ ان کی یہ کوشش دراصل مذہبی آزادی، شہری حقوق اور آئینی تحفظ کی ایک سنجیدہ اور جمہوری جدوجہد کی مثال ہے۔ مجلسِ علمائے اہل سنت و جماعت بہار کے اراکین نے کہا کہ ایسے اقدامات ملک کا جمہوری نظام مضبوط کرتے ہیں اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان اعتماد کو فروغ دیتے ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ سپریم کورٹ کے معزز جج صاحبان نے جس بصیرت، اعتدال اور آئینی فہم کے ساتھ اس مسئلے پہ وضاحت پیش کی ہے، وہ قابلِ تحسین ہے۔ یہ فیصلہ اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ ہندستان کا عدالتی نظام نہ صرف آئین کا محافظ ہے بلکہ تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کی ضمانت بھی فراہم کرتا ہے۔ اس نوعیت کے فیصلے ملک کا سیکولر ڈھانچہ مستحکم کرتے ہیں اور یہ پیغام دیتے ہیں کہ ہندستان کی طاقت اس کی کثرت میں وحدت اور باہمی احترام میں پوشیدہ ہے۔ مجلس نے اس بات پہ زور دیا کہ ملک کی ترقی اور استحکام اسی وقت ممکن ہے جب تمام طبقات کے مذہبی جذبات کا احترام کیا جائے اور آئین کی بالادستی مقدم رکھی جائے۔ عدالتِ عظمیٰ کی حالیہ وضاحت نے اس سمت میں ایک مثبت مثال قائم کی ہے جس سے امید کی جاتی ہے کہ مستقبل میں ایسے حساس معاملات میں آئینی اصولوں کو ہی رہنما بنایا جائے گا۔ آخر میں مجلسِ علمائے اہلِ سنّت و جماعت، بہار، نے ملک کے تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ باہمی رواداری، آئینی شعور اور جمہوری اقدار کو فروغ دیں تا کہ ہندستان کا سیکولر اور متحدہ تشخص مزید مضبوط ہو سکے۔

مالوانی میں ۳۷ روگانجہ ضبط، ۳ رگرفتار

منشیات سے پاک معاشرہ کیلئے پولس کی منشیات فروشوں کے خلاف کارروائی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مالونی پولیس نے منشیات کے خلاف بڑی کارروائی کرتے ہوئے 37 کلوگرام گانجہ برآمد کر کے تین ملزمان کو گرفتار کرلیا۔ اس معاملے میں مالونی پولیس اسٹیشن میں این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ منگل (31 مارچ) کو صبح تقریباً 3 بجے مالونی پولس کی ایک سرویلنس ٹیم مراوے روڈ پر پونم روز نرسری علاقے میں گشت کر رہی تھی۔ اس وقت مشکوک حرکت دیکھی گئی اور جب پولیس نے تلاشی لی تو ملزم کے قبضے سے فروخت کے لیے رکھا گیا 37 کلوگرام گانجہ برآمد ہوا۔ ضبط منشیات کی مالیت 18 لاکھ 50 ہزار روپے بتائی جاتی ہے۔ اس معاملے میں جن تینوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان میں لاوکوش پھول چندورما (عمر 28)، انکت کمار مان سنگھ (24 سال) اور سیتو رام کمار ورما (24 سال) ہیں۔ پولیس کے مطابق، تینوں فی الحال کنیر، بھیونڈی ضلع، تھانے میں رہتے ہیں اور اصل میں پرتاپ گڑھ، اتر پردیش کے ساکن ہیں۔ اس طرح کے آپریشن بہت اہم ہوتے جا رہے ہیں کیونکہ منشیات کا نیٹ ورک خاص طور پر نوجوان نسل کو متاثر کر رہا ہے۔ اس بات کا خدشہ ہے کہ چرس اور دیگر منشیات نوجوانوں کی صحت، کیریئر اور مستقبل کو خطرے میں ڈال دیں گے، اس لیے پولیس ایسے اسمگلنگ کے خلاف مسلسل سخت کارروائی کر رہی ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس زون 11 سندیپ جادھو کے حکم پر سینئر پولیس انسپکٹر ناگرکر کی رہنمائی میں ایک ٹیم نے یہ کارروائی کی۔ پولیس معاملے کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔

مہاویر جینتی کے موقع پر اسٹاک مارکیٹ بند ہے

اجناس کی مارکیٹ میں تجارت شام کو ہو گی۔

ممبئی، ہندوستان کی اسٹاک مارکیٹ مہاویر جینتی کے موقع پر منگل کو بند ہے۔ نتیجتاً، بی ایس ای اور این ایس ای پر کوئی خرید، فروخت، یا تصفیہ کی کارروائیاں نہیں ہوں گی۔ سرمایہ کاروں کو اب اگلے تجارتی دن، بدھ، اپریل 1، 2026 تک انتظار کرنا پڑے گا، جب بازار عام طور پر دوبارہ کھلیں گے۔ اگرچہ یکم اپریل کو مارکیٹیں دوبارہ کھلیں گی اور تجارت معمول کے مطابق دوبارہ شروع ہوجائے گی، لیکن یہ دن تصفیہ کی چھٹی ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سرمایہ کار حصص کی خرید وفروخت کرسکیں گے، لیکن پے ان اور پے آوٹ، یعنی فنڈز اور حصص کی اصل تصفیہ ایک ہی دن نہیں ہوگی بلکہ بعد میں مکمل ہوگی۔ مہاویر جینتی کی وجہ سے کموڈٹی مارکیٹ میں بھی تبدیلیاں دیکھنے کو ملیں گی۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) کا صبح کا سیشن مکمل طور پر بند رہے گا، یعنی دن کے وقت کوئی ٹریڈنگ نہیں ہوگی۔ تاہم، تجارت شام 5:00 بجے سے رات 11:30 بجے تک دوبارہ شروع ہوگی۔ نیشنل کموڈٹی اینڈ ڈیریویٹوز ایکسچینج لمیٹڈ (این سی ڈی ای ایکس) پورے دن کے لیے بند رہے گا۔ دریں اثنا، نفٹی، جو نفٹی کا ابتدائی اشارہ دیتا ہے، صبح 9:10 بجے کے قریب تقریباً 1 فیصد یا 250 پوائنٹس کے اضافے کے ساتھ 22,690 پر ٹریڈ کرتا دیکھا گیا، جسے مارکیٹ کے لیے ایک مثبت اشارہ سمجھا جارہا ہے۔ عالمی منڈیوں کی بات کریں تو امریکی بازاروں میں مندی دیکھی گئی۔ ایس اینڈ پی 500 0.39 فیصد گرا، جبکہ نیس ڈیک 0.73 فیصد گر کر بند ہوا۔ ایشیائی بازاروں میں بھی کمزوری رہی۔ نکی 100 پوائنٹس یا 0.23 فیصد گرا، ہینگ سینگ 50 پوائنٹس یا 0.24 فیصد سے زیادہ گرا، جبکہ کوسپی تقریباً 2 فیصد گر گیا۔ خام تیل کی قیمتوں میں بھی کمی دیکھی گئی۔ برینٹ کروڈ تقریباً 2.37 فیصد گر کر 104.84 ڈالر فی بیرل پر آ گیا، جبکہ یو ایس ڈبلیو ٹی آئی کروڈ تقریباً 2 فیصد گر کر 100.83 ڈالر فی بیرل پر ٹریڈ ہوا۔ یہ بھی واضح رہے کہ اس ہفتے سرمایہ کاروں کے لیے تجارت کے مواقع محدود رہیں گے۔ 31 مارچ کو چھٹی کے بعد، گڈ فرائیڈے کی وجہ سے مارکیٹ دوبارہ 3 اپریل 2026 (جمعہ) کو بند رہے گی۔ نتیجتاً، مارکیٹ پورے ہفتے میں پانچ تجارتی دنوں میں سے صرف تین کے لیے کھلے گی۔ اہم بات یہ ہے کہ ہندوستان اور امریکہ سمیت بڑے عالمی بازار گڈ فرائیڈے کو بند رہیں گے۔ گڈ فرائیڈے کے بعد اگلی بڑی چھٹی 14 اپریل 2026 کو ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر جینتی کے موقع پر ہوگی، جب اسٹاک مارکیٹ بند رہے گی۔ مزید برآں، 2026 میں، بازار مہاراشٹر کے دن، بقرعید، محرم، گنیش چترتھی، گاندھی جینتی، دسہرہ، دیوالی، گرو پاروا اور کرسمس کے لیے بند رہیں گے۔

اے ٹی ایم سینٹر پر بزرگوں کو ہدف بنانے والا دھوکہ باز گرفتار

چار معاملات میں مطلوب ملزم اڑیسہ سے ممبئی آ کر واردات انجام دیا کرتا تھا، ۱۲۵ اے ٹی ایم کارڈ اور نقدی بھی برآمد کیا ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ڈنڈوشی میں ایک بزرگ کو اس وقت نشانہ بنایا تھا جب وہ اے ٹی ایم سے پیسہ نکال رہے تھے چار معاملات میں مطلوب ملزم اڑیسہ سے ممبئی آ کر واردات انجام دیا کرتا تھا، ۱۲۵ اے ٹی ایم کارڈ اور نقدی بھی برآمد کیا ہے۔ ممبئی اڑیسہ سے ممبئی آ کر اے ٹی ایم مشین سے بزرگوں کو پیسہ نکالنے کے نام پر دھوکہ دینے والے ملزم کو ممبئی پولس نے بے نقاب کیا ہے یہ گزشتہ چار سال سے مطلوب تھا ڈنڈوشی پولس نے اسے گرفتار کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے تفصیلات کے مطابق شکایت کنندہ وشواس سدانند ۵۱ سالہ نے شکایت درج کروائی کہ وہ جب ملاڈ میں واقع اے ٹی ایم سینٹر سے پیسہ نکالنے گئے تو ایک مشتبہ شخص نے ان کی مرضی کے برخلاف اے ٹی ایم سے چالیس ہزار روپے نکال لئے اس معاملہ میں پولس نے شکایت کنندہ کی شکایت پر کیس درج کرلیا پولس نے اس معاملہ میں ۶۰ سے ۷۰ سی سی ٹی وی فوٹیج کا معائنہ کیا اور پھر اس فوٹیج اور مخبر کی اطلاع پر پولس نے نائیگاؤں سے کرشن چندر آچاریہ کو زیر حراست لیا اور اس کی تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے ۱۲۵ اے ٹی ایم کارڈ، نقدی برآمد ہوئی پولس نے ملزم کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا اسے ریمانڈ پر رکھنے کا حکم عدالت نے صادر کیا ہے اس مقدمہ میں گرفتاری کے بعد اس کے خلاف مزید چار معاملات کا انکشاف ہوا ہے پولس کے مطابق ڈنڈوشی اور کستوربا مارگ میں بھی اس پر کل چار معاملات درج ہے اور وہ اس میں بھی مطلوب ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر کی گئی اور ڈی سی پی مہیش چمٹے کی اس ملزم کو گرفتار کرنے کے احکامات جاری کئے تھے یہ ملزم ممبئی، تھانہ، اڑیسہ میں اس قسم کی جرائم کی وارداتیں انجام دیا کرتا تھا پولس اس معاملہ میں مزید تفتیش کرر ہی ہے۔

کانگریس کی کمزور پالیسیوں کی وجہ سے ملک میں نکسل ازم بڑھایا: شری کانت ایکناتھ شندے

ممبئی: حکمراں بی جے پی کی اتحادی جماعت شیوسینا نے کانگریس کی کمزور پالیسیوں کی وجہ سے ملک میں نکسل ازم بڑھنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ہماری حکومت اسے ختم کرنے کیلئے ٹھوس کوششیں کررہی ہے۔ شیوسینا کے شری کانت ایکناتھ شندے نے "بائیں بازو کی شدت پسندی سے ملک کو آزاد کرنے کی کوششیں" کے موضوع پر رول 193 کے تحت بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ایک سال پہلے 31 مارچ 2026 سے پہلے نکسل ازم ختم کرنے کا وعدہ کیا تھا اور یہ بحث اسی کی جھلک ہے۔ میں اپوزیشن کے ناقدین سے کہنا چاہتا ہوں کہ ان کیلئے یہ کرارا جواب ہے جو کہتے تھے کہ نکسل ازم ختم نہیں ہوسکتا۔ وزیر داخلہ نے ملک کو نکسل ازم سے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ اگر اپوزیشن کی حکومت نے کوشش کی ہوتی تو اسے پہلے ہی ختم کیا جاسکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت نے آدیواسیوں اور پسماندہ طبقات کیلئے کچھ نہیں کیا، جس کے باعث وہ ہتھیار اٹھانے پر مجبور ہوئے۔ ہم نے آدیواسی کمزور طبقات کا اعتماد جیتا ہے اور ریڈ کوریڈور ختم کر کے گروتھ کوریڈور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت مجبور تھی اس لیے نکسل ازم سے لڑنے میں ناکام رہی اور یہ دو سو اضلاع تک پھیل گیا۔ اپوزیشن کی مجبوریوں کا فائدہ پاکستان نے بھی اٹھایا۔ آئی ایس آئی نکسل ازم کو ملک میں جڑیں مضبوط کرنے میں مدد دے رہی تھی، لیکن کانگریس حکومت نے ملک کی سلامتی کے ساتھ سمجھوتہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے 11 برسوں میں ہماری حکومت نے کانگریس کی پیدا کردہ ہر بیماری کا علاج کیا ہے۔ جس کانگریس نے ملک کی معیشت کو خراب کردیا تھا، آج وہ دنیا کی چوتھی بڑی معیشت بن چکی ہے۔ آج ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت بن چکا ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

۹ رسینئر ماؤنوازوں کی گڈچرولی پولیس اور سی آر پی ایف کے سامنے خودسپردگی

اے سی ایم کے عہدے پر 03 سینئر ماؤنواز اور ۶ ردیگر نے ہتھیار ڈال دیئے کل ۹ رماؤنواز، مہاراشٹر حکومت نے ان پر کل ۳۰ رلاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اے سی ایم کے عہدے پر 03 سینئر ماؤنواز اور 06 دیگر نے ہتھیار ڈال دیئے کل 09 ماؤنواز، مہاراشٹر حکومت نے ان پر کل 30 لاکھ روپے کے انعام کا اعلان کیا تھا۔ دو ماؤنوازوں نے ایک اے کے 47 اور ایک کاربائن کے ساتھ ہتھیار ڈال دیئے، گڈچرولی پولیس اور سی آر پی ایف کی مشترکہ کوششوں کی وجہ سے 2025 سے اب تک کل 132 ماؤنوازوں نے خودسپردگی کی ہے۔ ہتھیار ڈالنے والے ماؤنوازوں سے موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر چھتیس گڑھ ریاست سے آتشیں اسلحہ اور دیگر مواد ضبط کیا گیا۔ ممبئی گڈچرولی ضلع میں ماؤ ازم تقریباً ختم ہو چکا ہے، اور ماؤنواز تحریک، جو کبھی گڈچرولی ضلع کے 10 سب ڈویژنوں میں سرگرم تھی، اب صرف بھامرا گڑھ میں ہے، یہ سب ڈویژن کے سرحدی علاقے تک محدود ہے۔ اس کے ساتھ ہی حکومت کی طرف سے 2005 سے اعلان کردہ ہتھیار ڈالنے کی اسکیم کی وجہ سے اور تشدد کی زندگی کی وجہ سے آج تک پرجوش ماؤنوازوں سمیت کئی سینئر ماؤنواز پولیس کے سامنے خودسپردگی کر چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی پولیس فورس کے ذریعہ ہتھیار ڈالنے والے ماؤنوازوں کی باز آبادکاری کی وجہ سے اب تک کل 805 ماؤنوازوں نے گڈچرولی پولیس فورس کے سامنے خودسپردگی کی ہے۔ آج، نو ماؤنواز 1) دساری عرف پائیڈ سنوویکو (ACM-نیشنل پارک ڈاکٹر ٹیم)، عمر 35 سال، آڈوارا، تال کا رہنے والا۔ بھیرام گڑھ، ضلع بیجاپور (.Chh.G)، 2) رام جی اداما پوتم (ACM سندرا دلم نیشنل پارک (محکمہ زراعت))، عمر 40 سال، موتھا پسنار، تال کے رہنے والے۔ اور ضلع بیجاپور (چھتیس گڑھ)، 3) شانتی ونجا ودے (ACM اندراوتی دلم)، عمر 35 سال، ریزیڈنٹ۔ کاوندے، ضلع بیجاپور (.Ch.G)، 4) منکو ماسو پوڈام (ممبر-سینڈرا دلم) عمر 35 سال، ریزیڈنٹ۔ ڈوکے، بھیرم گڑھ، ضلع۔ بیجاپور (.Ch.G)، 5) سریتا راماویلکم (ممبر-نیشنل پارک موپوس)، عمر 25 سال، ریزرو۔ گنگن پلی، اواپلی، ضلع۔ بیجاپور (چھتیس گڑھ)، 6) لکھمی ایتو کنجم (ممبر موپوس نیشنل پارک)، عمر 26 سال، ریزیڈنٹ۔ گام پور اور ضلع بیجاپور (چھتیس گڑھ)، 7) نندے جوگا میڈ (ممبر-موپوس، پاگل ایریا)، عمر 22 سال ریزہ۔ رام گندم، کونٹا، ضلع۔ سکما (Ch.G)، 8) راکیش کورکے ماجی (ممبر-ساندرا دلم نیشنل پارک)، عمر 30 سال، تمار گنڈہ، تال کے رہنے والے۔ بھیرام گڑھ، ضلع۔ بیجاپور (Ch.G)، 9) سکھی بامی کنجام (ممبر-پاڈا ایریا دلم)، عمر 22 سال، بسام، تال کا رہائشی۔ عصر، ضلع بیجاپور (Ch.G) نے گڈچرولی پولیس فورس اور سی آر پی ایف کے سامنے خودسپردگی کی ہے۔ ان میں سے، شانتی ونجا وڈے نے آج اپنی اے کے 47 رائفل اور 30 زندہ کارتوس کے ساتھ ہتھیار ڈال دیے اور سکھی بامی کنجم نے اپنی کاربائن رائفل کے ساتھ ہتھیار ڈال دیے۔ انہوں نے پوسٹے کاوندے سے 15 کلومیٹر دور مہاراشٹر چھتیس گڑھ سرحد پر موجا کمنار جنگل کے علاقے میں دفن (ڈمپ کیے گئے) ماؤنواز مواد کے بارے میں بھی معلومات دیں۔ موضع کمنار جنگل کے علاقے سے بھاری مقدار میں اسلحہ اور گولہ بارود بشمول 01 اے کے 47 رائفل، 03 میگزین، 57 زندہ کارتوس، 03 واکی ٹاکیز، 04 واکی ٹاکی بیٹریاں، 20 پین ڈرائیوز ضبط کی گئی ہیں۔ اس کے ساتھ باقی سات ماؤنوازوں نے پانچ دن پہلے گڈچرولی پولیس فورس کے سامنے خودسپردگی اختیار کی تھی۔

قطر: ۱۱ر سو سے زائد افغان مہاجرین کو کیمپ کی بندش کا سامنا

قطر میں ۱۱/سو سے زیادہ افغان انخلاء کو بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہے کیونکہ امریکی زیر انتظام کیمپ بند ہونے کے قریب ہے، جس سے افغانستان واپسی کا خدشہ بڑھ رہا ہے۔

دوحہ: قطر میں 100,1 سے زیادہ افغان انخلاء کو بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہے کیونکہ امریکی زیر انتظام کیمپ بند ہونے کے قریب ہے، جس سے افغانستان واپسی کا خدشہ بڑھ رہا ہے۔ دوحہ کے کیمپ عصیلیہ میں پھنسے ہوئے سیکڑوں افغان مہاجرین کو بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورتحال کا سامنا ہے کیونکہ اس سہولت کو بند کرنے کی آخری تاریخ قریب آ رہی ہے، جبری واپسی، غیر معینہ مدت تک محدود رہنے یا غیر واضح منزلوں پر منتقلی کے خدشات کو بحال کر رہے ہیں۔ یہ کیمپ، جس میں 2021 میں کابل کے سقوط کے بعد بے دخل کیے گئے افغان باشندوں کو رکھا گیا ہے، 31 مارچ کو بند ہونے والا ہے، امریکی حکومت کے کانگریس کو دیے گئے نوٹس اور عوامی رپورٹنگ کے مطابق۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہاں 100,1 سے زیادہ افغان مقیم ہیں، جن میں سابق کمانڈوز، ترجمان اور امریکی فوجی اہلکاروں کے رشتہ دار بھی شامل ہیں۔ این بی سی نیوز کی حالیہ رپورٹنگ میں کہا گیا ہے کہ کچھ رہائشیوں کو افغانستان واپس جانے کے لیے رقم کی پیشکش کی گئی تھی، انخلا کرنے والوں کا کہنا تھا کہ یہ رقم فی شخص $000,1 سے $500,4 تک ہے۔ انٹرویو کرنے والے پناہ گزینوں نے کہا کہ وہ اس پیشکش کو ناقابل قبول سمجھتے ہیں، انتباہ دیتے ہیں کہ واپسی انہیں اور ان کے اہل خانہ کو حراست، انتقامی کارروائی یا موت سے دوچار کرسکتی ہے۔ امریکی حکام نے دوسرے آپشن کے طور پر تیسرے ملک کی نقل مکانی کو بھی پیش کیا ہے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ خاندانوں کو کیمپ میں غیر معینہ مدت تک رکھنا نہ تو مناسب ہے اور نہ ہی انسانی۔ لیکن وکلاء کا کہنا ہے کہ نامزد میزبان ممالک کی کمی اور طویل مدتی ضمانتوں کی عدم موجودگی نے بہت سے افغانوں کو اس بات کے بارے میں گہری تشویش میں مبتلا کر دیا ہے کہ آگے کیا ہوگا۔ اس بندش نے واشنگٹن میں تنقید کو جنم دیا ہے۔ سینئر ڈیموکریٹک قانون ساز، بشمول گریگوری میکس اور جین شاہین، نے خبردار کیا ہے کہ پناہ گزینوں کے محفوظ راستوں کے بغیر کیمپ کو بند کرنے سے افغان اتحادیوں کو ترک کر دیا جا سکتا ہے جنہیں پہلے تحفظ اور امریکہ منتقل کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ خوف خلاصہ نہیں ہیں۔ یوناما اور حقوق گروپوں نے کابل میں موجودہ حکام کی طرف سے معافی کی بار بار یقین دہانیوں کے باوجود، سابق افغان سیکیورٹی اہلکاروں اور سابق اہلکاروں کے قتل، من مانی حراست، تشدد اور بدسلوکی کی دستاویز کرنا جاری رکھا ہے۔ یہ کیمپ قطر میں بڑے امریکی فوجی انفراسٹرکچر کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے صورتحال اور بھی نازک ہوگئی ہے۔ وسیع تر علاقائی جنگ کے آغاز کے بعد سے، پناہ گزینوں کے حامیوں اور بین الاقوامی رپورٹنگ نے خبردار کیا ہے کہ رہائشی اب ان سہولیات کے قریب رہ رہے ہیں جنہیں پہلے ہی میزائل کے خطرات اور وسیع تر سلامتی کے خطرات کا سامنا ہے۔ بہت سے خاندانوں کے لیے، کیمپ کی بندش اب صرف امیگریشن کا مسئلہ نہیں ہے، یہ فوری تحفظ، قانونی تحفظ کا سوال ہے اور کیا کابل کے سقوط کے بعد جنگ کے وقت کیے گئے وعدوں کو اب بھی پورا کیا جائے گا۔ نقل مکانی کے واضح منصوبے کے بغیر، بہت سے مہاجرین افغانستان میں خطرے اور بیرون ملک غیر یقینی صورتحال کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں۔

آئی ایم ایف نے پاکستان سے
15.6 کھرب روپے کا ٹیکس ہدف کا مطالبہ کیا

اسلام آباد: بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) نے 15.6 ٹریلین روپے کے نئے ٹیکس ہدف اور ایندھن اور نئے تعمیر ہونے والے گھروں پر سیلز ٹیکس کی چھوٹ واپس لینے کی تجویز دی ہے لیکن پاکستانی حکام کا کہنا ہے کہ انہوں نے ابھی تک ان میں سے کسی بھی تجویز کو قبول نہیں کیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ آئی ایم ایف نے حال ہی میں عملے کی سطح پر ہونے والی بات چیت کے دوران جو ٹیکس پلان تجویز کیا تھا اس کے لیے جولائی سے شروع ہونے والے مالی سال 2026-27 کے لیے کم از کم 400 ارب روپے اضافی محصولات کی ضرورت ہوگی۔ پاکستانی حکام کے مطابق، آئی ایم ایف نے اگلے مالی سال کے لیے جو اقدامات تجویز کیے ہیں ان میں سولر پینل کے موجودہ صارفین پر سیلز ٹیکس عائد کرنا بھی شامل ہے، جنہیں پہلے نئے نیٹ بلنگ ریگولیشنز سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ آئی ایم ایف نے فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) ٹیکس ٹو جی ڈی پی تناسب کو اگلے مالی سال کے لیے 11.3 فیصد تک بڑھانے کی کوشش کی جو اس سال کے طے شدہ اہداف سے تقریباً 0.3 فیصد یا 400 ارب روپے زیادہ ہے۔ تاہم ٹیکس حکام جی ڈی پی کے 10.7 فیصد سے زیادہ جمع کرنے کے لیے پر امید نہیں تھے، جو ایک وسیع خلیج چھوڑ دیتا ہے۔ واشنگٹن میں مقیم عالمی قرض دہندہ نے پاکستانی حکام سے کہا کہ ٹیکس بیس میں اضافہ بنیادی طور پر محصولات کے اقدامات سے ہونا چاہیے۔ حکام نے کہا کہ ان تمام بات چیت کے دوران، ایک ماہ سے زائد عرصے پر محیط، ٹیکس حکام نے کہا کہ پالیسی کی جگہ مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے اور لوگوں پر مزید بوجھ نہیں ڈالا جا سکتا۔ پاکستان اور آئی ایم ایف نے گزشتہ ہفتے عملے کی سطح پر معاہدہ کیا تھا، لیکن ایگزیکٹو بورڈ سے اس کی حتمی توثیق ایف بی آر کی عدالتی مقدمات سے 322 ارب روپے جمع کرنے کی صلاحیت سے منسلک ہے جن کا فیصلہ حکومت کے حق میں ہو چکا ہے۔ ایف بی آر حکام نے بتایا کہ مشینری اب تک عدالتی مقدمات سے تقریباً 280 ارب روپے جمع کر چکی ہے۔ آئی ایم ایف بجٹ کو حتمی شکل دینے کے لیے مئی کے اوائل میں پاکستان کے لیے ایک اور مشن کا آغاز کرے گا جس میں آئندہ مالی سال کے لیے ٹیکس تجاویز بھی شامل ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ آئی ایم ایف کی جانب سے ٹیکس بیس بڑھانے کے منصوبے کے تحت تجویز کردہ اقدامات اگلے دور میں دوبارہ زیر بحث آسکتے ہیں۔ اس نئے ہدف کو پورا کرنے کے لیے حکومت کو کم از کم 400 ارب روپے کے مزید ٹیکس اقدامات کرنے ہوں گے۔ آئی ایم ایف نے ٹیکس نیٹ بڑھانے کے لیے چند اہم تجاویز پیش کی ہیں جن پر پاکستانی حکام نے فی الحال اتفاق نہیں کیا۔

جاپان نے اپنی پہلی طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل نصب کی

ٹوکیو: جاپان کا پہلا طویل فاصلے تک مار کرنے والا میزائل جنوب مغربی فوجی کیمپ میں تعینات کیا گیا، حکام نے منگل کو بتایا کہ ملک اپنی جارحانہ صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے زور دے رہا ہے۔ اپ گریڈ شدہ قسم-12 زمین سے جہاز تک مار کرنے والے میزائل، جو جاپان کی مٹسوبشی ہیوی انڈسٹریز کی طرف سے تیار کیے گئے ہیں، کماموٹو پریفیکچر کے کیمپ کینگون میں آپریشنل ہو گئے۔ وزیر دفاع شنجیرو کوئزومی نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ چونکہ جاپان کو جنگ کے بعد کے دور میں انتہائی سخت اور پیچیدہ سیکورٹی ماحول کا سامنا ہے، یہ جاپان کی مزاحمت اور ردعمل کو مضبوط بنانے کی ایک انتہائی اہم صلاحیت ہے۔ یہ جاپان کے اپنے دفاع کے پختہ عزم اور صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ "اپ گریڈ شدہ ٹائپ 12 میزائل کی رینج تقریباً 000,1 کلومیٹر ہے، جو اصل کی 200 کلومیٹر (125 میل) رینج سے ایک اہم توسیع ہے جو اسے سرزمین چین تک پہنچنے کی اجازت دے گی۔ طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل کی تعیناتی جاپان کو ایک "اسٹینڈ آف" کی صلاحیت فراہم کرتی ہے، یعنی یہ دشمن کے میزائل اڈوں کو دور سے نشانہ بنا سکتا ہے، جس سے ملک نے طویل عرصے سے اپنے امن پسند آئین کے تحت اپنے دفاع کی پالیسی کو توڑا ہے۔ رہائشی علاقے کے قریب تعیناتی کی مخالفت کرنے والے رہائشیوں نے کینگون کیمپ کے باہر احتجاج کیا، ان کا کہنا تھا کہ اس سے کشیدگی بڑھے گی اور ممکنہ دشمنوں کی جانب سے علاقے کو نشانہ بنانے کے خطرات بڑھ جائیں گے۔ جاپان جنوب مغربی جزائر کی حفاظت کے لیے مزید ہتھیاروں کے نظام کو تیار کر رہا ہے۔

ایران جنگ نے اسٹریٹجک توازن بدل دیا

چین کو بھاری نقصان کے اشارے، جہاں اس کے مفادات کو نقصان پہنچنے کے خدشات بڑھ رہے ہیں

بیجنگ: ایران میں جاری جنگ نے عالمی اسٹریٹجک توازن کو متاثر کرتے ہوئے چین کی علاقائی اور معاشی حکمت عملی کے لیے نئے چیلنجز پیدا کر دیے ہیں، جہاں اس کے مفادات کو نقصان پہنچنے کے خدشات بڑھ رہے ہیں۔ رپورٹس اور تجزیوں کے مطابق چین کی مشرقِ وسطیٰ میں پالیسی طویل عرصے سے اقتصادی روابط، توانائی کے انحصار اور غیر جانبدار سفارتکاری پر مبنی رہی ہے، تاہم موجودہ جنگ نے اس ماڈل کی حدود کو بے نقاب کر دیا ہے۔ چین دنیا کا سب سے بڑا تیل درآمد کرنے والا ملک ہے اور اس کی توانائی کی ضروریات کا بڑا حصہ خلیجی خطے سے آتا ہے، جس کے باعث ایران جنگ سے پیدا ہونے والی سپلائی رکاوٹیں اس کی معیشت کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جنگ کے باعث عالمی توانائی قیمتوں میں اضافہ اور سپلائی چین میں خلل چین کی صنعتی پیداوار، برآمدات اور معاشی نمو کو متاثر کرسکتا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب اس کی معیشت پہلے ہی دباؤ کا شکار ہے۔ اس کے علاوہ، چین کی "کمٹمنٹ کے بغیر اثر و رسوخ" کی حکمت عملی، جس کے تحت وہ خطے میں اقتصادی طور پر سرگرم رہا لیکن سیکیورٹی معاملات میں براہ راست مداخلت سے گریز کرتا رہا، موجودہ بحران میں کمزور نظر آ رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق جنگ نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ خطے میں عسکری طاقت اور سیکیورٹی کردار اب بھی فیصلہ کن ہیں، جہاں امریکہ اور اس کے اتحادی براہ راست اثر انداز ہو رہے ہیں، جبکہ چین کا کردار محدود دکھائی دیتا ہے۔ مزید برآں، چین نے محتاط رویہ اختیار کرتے ہوئے خود کو براہ راست تنازع سے دور رکھا ہے، لیکن اس "انتظار کرو اور دیکھو" پالیسی کو بعض ماہرین اس کی محدود اسٹریٹجک صلاحیت کی علامت بھی قرار دیتے ہیں۔ اگرچہ کچھ تجزیے یہ بھی کہتے ہیں کہ طویل مدت میں چین متبادل توانائی ذرائع اور سفارتی خلا سے فائدہ اٹھا سکتا ہے، تاہم موجودہ صورتحال میں یہ جنگ اس کے لیے ایک اسٹریٹجک دھچکا ثابت ہو رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ایران جنگ نے نہ صرف خطے کی سیاست کو تبدیل کیا ہے بلکہ یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ عالمی طاقتوں کے درمیان مسابقت میں صرف اقتصادی اثر و رسوخ کافی نہیں، بلکہ سیکیورٹی اور عسکری موجودگی بھی کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔

بلوچستان میں گیس پائپ لائن دھماکے سے تباہ، کئی اضلاع میں سپلائی معطل

کوئٹہ: پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں ایک اہم قدرتی گیس پائپ لائن کو دھماکے سے تباہ کر دیا گیا، جس کے نتیجے میں کوئٹہ سمیت متعدد اضلاع میں گیس کی فراہمی معطل ہوگئی۔ رپورٹس کے مطابق 18 انچ قطر کی مرکزی گیس پائپ لائن کو نامعلوم افراد نے کوئٹہ شہر کے مضافات میں نشانہ بنایا۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس واقعے کے باعث شہر کے مختلف علاقوں کے ساتھ کم از کم پانچ دیگر اضلاع میں گیس کی سپلائی متاثر ہوئی ہے۔ اب تک کسی گروہ نے اس حملے کی ذمہ داری قبول نہیں کی، تاہم بلوچستان میں علیحدگی پسند شدت پسند اور دیگر مسلح گروہ ماضی میں بھی اس نوعیت کے حملوں میں ملوث رہے ہیں۔ متعلقہ حکام کے مطابق انجینئرز پائپ لائن کی مرمت کے لیے کام کر رہے ہیں تاکہ جلد از جلد گیس کی فراہمی بحال کی جا سکے۔ ماہرین کے مطابق اس طرح کے حملے نہ صرف توانائی کے نظام کو متاثر کرتے ہیں بلکہ خطے میں سیکیورٹی چیلنجز اور عدم استحکام کو بھی بڑھاتے ہیں۔

چین نے تاکائیچی کے قریبی جاپانی
قانون ساز پر تائیوان کے ساتھ تعلقات پر پابندیاں لگائی

ٹوکیو: چین نے پیر کو اعلان کیا کہ وہ وزیر اعظم سانائے تاکائچی کے قریب ایک قدامت پسند جاپانی قانون ساز پر پابندی عائد کر رہا ہے، جس نے ان پر تائیوان میں علیحدگی پسندوں کے ساتھ "گٹھ جوڑ" کا الزام لگایا، یہ تازہ ترین واقعہ ہے جو ٹوکیو اور بیجنگ کے درمیان خود مختار جزیرے پر بڑھتے ہوئے تناؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔ چین کی وزارت خارجہ نے کہا کہ پابندیوں میں ہانگ کانگ اور مکاؤ سمیت کجی فورویا کے چین میں داخلے پر پابندی اور چین میں تنظیموں اور افراد کے ساتھ ان کی سرگرمیوں پر فوری طور پر پابندی شامل ہے۔ فورویا دوطرفہ جاپان-تائیوان کے قانون سازوں کی مشاورتی کونسل کے سربراہ ہیں اور باقاعدگی سے تائیوان کا دورہ کرتے ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں تائیوان کے دارالحکومت تائی پے کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے مارچ کے وسط میں تائیوان کے صدر لائی چنگ۔ تے سے بات چیت کی۔ فورویا تاکائچی کے قریبی ساتھی ہیں، جنہوں نے فروری میں پارٹی کی انتخابی کامیابی سے قبل ان کی حکومت کرنے والی لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے لیے انتخابی حکمت عملی کی سربراہی کی۔ چین نے فورویا پر چین کی شدید مخالفت کے باوجود بار بار تائیوان کا دورہ کرنے اور "تائیوان کی آزادی کی علیحدگی پسند قوتوں کے ساتھ ملی بھگت" کا الزام لگایا۔ وزارت نے کہا کہ فورویا کی سرگرمیاں ون چائنا اصول کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ جس کے مطابق تائیوان چین کا ایک صوبہ ہے اور "چین کے اندرونی معاملات میں زبردست مداخلت کرتا ہے اور چین کی خود مختاری اور علاقائی سالمیت کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ فورویا نے کہا کہ نوٹس جاپانی وزارت خارجہ کے ذریعے آیا ہے۔ انہوں نے اپنے اقدامات کا دفاع کرتے ہوئے صحافیوں کو بتایا کہ پارلیمانی گروپوں کے لیے مشترکہ اقدار کے ساتھ "ممالک" کے درمیان تبادلے کو فروغ دینا "صرف فطری" ہے۔ فورویا نے کہا کہ اس نے کئی دہائیوں سے چین کا دورہ نہیں کیا ہے اور اس ملک میں ان کے کوئی ذاتی اثاثے نہیں ہیں، اس لیے مجھے نہیں لگتا کہ پابندیوں سے کوئی اثر پڑے گا۔

چین کی مانگ میں کمی، عالمی کان کنی کمپنی ویلے کی نظر بھارت پر مرکوز

نئی دہلی: دنیا کی سب سے بڑی آئرن اور پیدا کرنے والی کمپنی ویلے (Vale) نے چین میں مانگ کی سست روی کے درمیان اپنی توجہ بھارت کی جانب منتقل کر دی ہے، جہاں تیزی سے بڑھتی ہوئی اسٹیل انڈسٹری نئے مواقع فراہم کر رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ویلے بھارت کو اپنی آئرن اور کی برآمدات بڑھانے اور عالمی سطح پر تجارت کو وسعت دینے کی حکمت عملی پر کام کر رہی ہے، کیونکہ بھارت دنیا کی تیزی سے ابھرتی ہوئی اسٹیل مارکیٹس میں شامل ہو چکا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین، جو طویل عرصے سے عالمی آئرن اور کی طلب کا مرکز رہا ہے، اب سست روی کا شکار ہے، جبکہ بھارت میں انفراسٹرکچر اور صنعتی ترقی کے باعث اسٹیل کی مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ویلے کے مطابق بھارت کی بڑھتی ہوئی آبادی، شہری کاری اور بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر منصوبے اسٹیل کی کھپت کو تیزی سے بڑھا رہے ہیں، جس سے آئرن اور کی درآمدات میں بھی اضافہ متوقع ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس کی اعلیٰ معیار کی آئرن اور بھارتی کم معیار کی مقامی پیداوار کے ساتھ ملا کر بہتر اسٹیل تیار کرنے میں مدد دے سکتی ہے، جس سے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات مزید مضبوط ہو سکتے ہیں۔

بچوں کی شادی کی عدالتی منظوری نے پاکستان میں انسانی حقوق کے محافظوں میں غم و غصے کو جنم دیا

کابل: انسانی حقوق کے وکلاء اور دفاع کرنے والے پاکستان کی وفاقی آئینی عدالت کے حالیہ فیصلے کی شدید مذمت کر رہے ہیں، جس میں ایک مسیحی لڑکی ماریہ شہباز کی شادی کے جواز کو برقرار رکھا گیا تھا اور اس کے والد کی طرف سے دائر کی گئی ہیبیس کارپس کی درخواست کو خارج کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے اس فیصلے کو کمزور افراد کے تحفظ کا ایک کھو جانے والا موقع قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس سے عدم مساوات کو گہرا کرنے اور استثنیٰ کے ماحول کو تقویت دینے کا خطرہ ہے۔ 29 جولائی 2025 کو لاہور میں 13 سالہ مسیحی لڑکی ماریہ شہباز کو اغوا کیا گیا اور بعد ازاں جبری تبدیلی مذہب اور زبردستی شادی کا نشانہ بنایا گیا۔ سیشن کورٹ کی ہدایت پر کی گئی دوبارہ تفتیش میں معلوم ہوا کہ نکاح نامہ من گھڑت تھا، متعلقہ یونین کونسل نے سرکاری ریکارڈ کی عدم موجودگی کی تصدیق کی۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ایف آئی آر کو بحال کرتے ہوئے مزید الزامات کا اضافہ کیا۔ اس کے باوجود، وفاقی آئینی عدالت نے شادی کو مؤثر طریقے سے درست قرار دیتے ہوئے لڑکی کو اس کے مبینہ شوہر کے حوالے کر دیا۔ یہ فیصلہ اس کی عمر کے دستاویزی ثبوت کو نظر انداز کرتا ہے، بشمول نادرا کی طرف سے جاری کردہ اس کی پیدائش کے اندراج کے ساتھ ساتھ پنجاب چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ اور متعلقہ ہائی کورٹ کے فقہ کے تحت قابل اطلاق قانونی تحفظات۔ وائس فار جسٹس کے چیئرپرسن جوزف جانسن نے مذہبی تبدیلی کے غیر تصدیق شدہ دعووں پر عدالت کے انحصار اور اس کے کم سے کم ثبوتی معیارات کو قبول کرنے کے حوالے سے شدید تحفظات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے استدلال سے جبر، ہیرا پھیری اور بدسلوکی کو قانونی حیثیت دینے کا خطرہ ہوتا ہے، خاص طور پر اقلیتی لڑکیوں کے معاملات میں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کے فیصلے اقلیتی برادریوں کے تحفظات کو نقصان پہنچاتے ہیں اور متاثرین اور خاندانوں کو قانونی علاج تلاش کرنے کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ ایڈووکیٹ رانا عبدالحمید نے اس بات پر زور دیا کہ یہ فیصلہ اقلیتی لڑکیوں کو درپیش ساختی کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے متنازعہ حالات میں تبدیلی اور شادیوں کی توثیق کی حد کو کم کرتا ہے۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ عدالتوں کو جانچ پڑتال کے اعلیٰ ترین معیارات کا اطلاق کرنا چاہیے، خاص طور پر ممکنہ جبر کے مقدمات میں۔

پاک مقبوضہ گلگت بلتستان میں عدالتی بحران مزید

سپریم اپیلیٹ کورٹ کی آسامیاں ۱۰ر سال سے بھری نہیں گئی

گلگت: پاکستانی اخبار ڈان کی ایک رپورٹ کے مطابق، وفاقی حکومت کے وعدوں اور سپریم کورٹ آف پاکستان کی ہدایت کے باوجود، پاکستان کے زیر قبضہ گلگت بلتستان (پی او جی بی) سپریم اپیلیٹ کورٹ میں خالی آسامیاں گزشتہ ایک دہائی سے خالی ہیں۔ قانونی ماہرین نے اس صورتحال کو خطے میں ایک عدالتی بحران قرار دیا ہے، جس میں دسیوں ہزار مقدمات برسوں سے اعلیٰ ترین عدالت میں زیر التوا ہیں۔ پی او جی بی سپریم اپیلیٹ کورٹ، جو خطے کا سب سے بڑا عدالتی ادارہ ہے، ایک چیف جج اور دو دیگر ججوں پر مشتمل ہے۔ سینئر وکیل عدنان حسین نے بتایا کہ 2016 میں جج شہباز خان کے انتقال کے بعد سے عدالت کا کورم نامکمل ہے جس کے بعد اسامی پر نہیں کی گئی۔ اس کے بعد، ایک اور جج، جاوید احمد، 2018 میں ریٹائر ہوئے۔ اگرچہ ایک عہدہ بعد میں اس وقت بھرا گیا جب پی او جی بی کے چیف کورٹ کے جج وزیر شکیل کو سپریم اپیلٹ کورٹ میں ترقی دی گئی، وہ 2021 میں اپنے عہدے پر تین سال مکمل کرنے کے بعد ریٹائر ہو گئے، جیسا کہ ڈان کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے۔ عدنان حسین نے مزید کہا کہ تین ججوں کے نامکمل کورم کی وجہ سے سپریم اپیلٹ کورٹ 2016 سے مؤثر طریقے سے غیر فعال ہے، انہوں نے نوٹ کیا کہ متعدد مقدمات کی سماعت دو رکنی بینچ نہیں کرسکتا، اور گزشتہ چھ سالوں سے عدالت صرف ایک جج کے ساتھ چل رہی ہے۔ موجودہ قوانین کے تحت، پی او جی بی سپریم اپیلیٹ کورٹ میں ایک جج کو مقدمات سننے کا اختیار نہیں ہے، جس کی وجہ سے ہزاروں اہم مقدمات حل طلب ہیں۔ ایک اور وکیل حفیظ الرحمن نے وضاحت کی کہ پی او جی بی قانون کے تحت اعلیٰ عدلیہ میں ججوں کی تقرری کا اختیار وزیر اعظم پاکستان کے پاس ہے، جو پی او جی بی کونسل کے چیئرمین کے طور پر کام کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہزاروں مقدمات، عوامی اہمیت کے حامل، زیر التوا ہیں، جن میں سروس سے متعلق اپیلیں، ترقیوں اور سنیارٹی پر تنازعات، اور پی او جی بی چیف کورٹ کے فیصلوں کے خلاف فوجداری اپیلیں شامل ہیں، ڈان کی رپورٹ پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ عدالت کا کورم پورا کرنا مقامی آبادی کا بڑا مطالبہ ہے۔ پچھلے سال، پی او جی بی میں قانونی برادری نے نو مہینوں تک احتجاج کیا، عدالتی کارروائیوں کا بائیکاٹ کیا اور پورے علاقے میں مظاہروں کا اہتمام کیا تاکہ سپریم اپیل کورٹ میں تقرریوں کے لیے دباؤ ڈالا جا سکے۔ احتجاج کا آغاز گلگت بلتستان بار کونسل، پی او جی بی سپریم اپیلیٹ کورٹ بار ایسوسی ایشن اور تمام دس اضلاع کی ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشنز نے کیا۔

ترکی سمیت سات دیگر ممالک کی یروشلم میں عبادت پر اسرائیلی پابندیوں کی مذمت

ترکی سمیت سات دیگر ممالک نے یروشلم میں عبادت پر اسرائیلی پابندیوں کی مذمت کی، ساتھ ہی مقدس مقامات تک رسائی کو محدود کرنے والے اسرائیلی اقدامات کو مسترد کر دیا

ترکی سمیت سات دیگر ممالک نے یروشلم میں عبادت پر اسرائیلی پابندیوں کی مذمت کی، ساتھ ہی مقدس مقامات تک رسائی کو محدود کرنے والے اسرائیلی اقدامات کو مسترد کر دیا، انہوں نے خبردار کیا کہ یہ اقدامات مذہبی آزادی اور علاقائی استحکام کو خطرے میں ڈال دیں گے۔ ترکی، مصر، اردن، انڈونیشیا، پاکستان، قطر، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے وزرائے خارجہ نے مقبوضہ مشرقی یروشلم میں مسلمانوں اور عیسائیوں پر مقدس مقامات میں عبادت کے تعلق سے اسرائیل کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کو مسترد کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان اقدامات میں مسلم عبادت گزاروں کو مسجد اقصیٰ تک رسائی سے روکنا شامل ہے۔ تمام وزراء نے یروشلم میں مسلم اور عیسائی مقدس مقامات پر قانونی اور تاریخی حیثیت کو "تبدیل" کرنے کی کوششوں کو مسترد کر دیا۔ بعد ازاں مشترکہ بیان میں کہا گیا، "اسرائیل کے یہ مسلسل اقدامات بین الاقوامی قانون، بشمول بین الاقوامی انسانی قانون، اور موجودہ قانونی و تاریخی حیثیت کی صریح خلاف ورزی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ پابندیاں عبادت گاہوں تک غیر محدود رسائی کے حق کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ وزراء نے ان اقدامات کو بھی مسترد کیا جنہیں انہوں نے "غیر قانونی" قرار دیا، جن میں عیسائیوں کو مقدس کلیسا تک آزادانہ رسائی سے روکنا شامل ہے۔ تاہم وزراء نے مقبوضہ مشرقی یروشلم اور اس کے مقدس مقامات میں قانونی اور تاریخی حیثیت کے احترام کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو "بطور قابض طاقت" مقبوضہ مشرقی یروشلم پر کوئی خود مختاری حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عبادت گاہوں تک رسائی میں رکاوٹ ڈالنے والے تمام اقدامات روکے جائیں۔ ساتھ ہی وزراء نے مسجد اقصیٰ کے دروازوں کو مسلسل ۳۰ر دن سے عبادت گزاروں کے لیے بند رکھنے کی بھی مذمت کی، جس میں مقدس مہینہ رمضان بھی شامل ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مسجد اقصیٰ کا پورا احاطہ، جو تقریباً ۱۴۴ر ہزار مربع میٹر ہے، خصوصی طور پر مسلمانوں کی عبادت گاہ ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردن کی وزارت اوقاف سے منسلک ڈیپارٹمنٹ آف یروشلم اسٹیٹس اینڈ المسجد الاقصیٰ افیئرز کو اس مقام پر خصوصی اختیار حاصل ہے۔ اس کے علاوہ وزراء نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ بطور قابض طاقت، مسجد اقصیٰ/ الحرام الشریف کے دروازوں کی بندش کو فوری طور پر ختم کرے۔" انہوں نے مقبوضہ مشرقی یروشلم کے قدیم شہر تک رسائی کی پابندیاں ہٹانے کا بھی مطالبہ کیا اور اسرائیل پر زور دیا کہ وہ مسلم عبادت گزاروں میں رکاوٹ نہ ڈالے۔ وزراء نے بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ اسلامی اور عیسائی مقدس مقامات کے خلاف اسرائیلی اقدامات کو روکنے کے لیے سخت موقف اختیار کرے۔ مارچ 2026 میں جاری کیے گئے ایک مشترکہ اعلامیے میں ترکی، پاکستان، سعودی عرب، مصر، اردن، انڈونیشیا، قطر اور متحدہ عرب امارات نے اسرائیل کے ان اقدامات کو مسترد کیا جن کے تحت رمضان المبارک کے دوران مسلسل 30 دنوں سے مسجد اقصیٰ کے دروازے بند رکھے گئے ہیں۔

۴۰/دنوں میں پاکستانی حملوں میں
افغانستان میں ۴۸۷ر شہری شہید ہوئے

کابل: طلوع نیوز کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کی فوجی حکومت کے حملوں کے بعد تقریباً 40 دنوں میں 487 شہری شہید ہو چکے ہیں۔ 21 فروری کو پاکستان نے ننگرہار کے ضلع بہسود میں فضائی حملہ کیا، جس میں خواتین اور بچوں سمیت 17 افراد شہید اور 6 زخمی ہوئے۔ تین دن بعد، امارت اسلامیہ افغانستان نے جوابی حملے شروع کیے، جس کے نتیجے میں متعدد پاکستانی فوجی مارے گئے۔ امارت اسلامیہ کی افواج اور پاکستان کی فوجی حکومت کے درمیان جھڑپیں جاری ہیں۔ مہلک ترین واقعات میں سے ایک میں، کابل میں منشیات کے علاج کے مرکز پر حملے میں تقریباً 700 شہری شہید اور زخمی ہوئے۔ سیاسی تجزیہ کار اختر محمد راسخ کا کہنا تھا کہ "ہمیں پاکستان کو اسی طرح جواب دینا چاہیے، اگر وہ توپ خانے سے حملہ کرے تو ہمیں ٹینکوں اور توپ خانے سے جواب دینا چاہیے۔ جیسا کہ وہ ہم پر جنگ مسلط کرتے ہیں، ہمیں بھی افغانستان کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ان کی سرزمین پر لڑنا چاہیے۔" اس کے ساتھ ساتھ ان حملوں نے بڑے پیمانے پر ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ انسانی حقوق کی ایک بین الاقوامی تنظیم نے اپنی تازہ ترین رپورٹ میں ان حملوں کے نتیجے میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور ممکنہ جنگی جرائم سے خبردار کیا ہے۔ تنظیم کے مطابق، پاکستانی فورسز نے فرضی ڈیورنڈ لائن کے ساتھ واقع رہائشی علاقوں کو نشانہ بنانے کے لیے بھاری ہتھیاروں کا استعمال کیا ہے، بشمول پکتیکا، خوست اور کنڑ صوبوں میں۔ سیاسی تجزیہ کار رحمیت اللہ احمدی نے کہا "بین الاقوامی تنظیمیں ان حملوں کو روکنے کے لیے بین الاقوامی قانون کے دائرہ کار میں اور ثالثی کے ذریعے کام کر سکتی ہیں۔ دریں اثناء متعدد سیاسی اور عسکری تجزیہ کاروں نے شہریوں کو نشانہ بنانے کی مذمت کرتے ہوئے اسے جنگی اصولوں کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ عسکری تجزیہ کار صادق شنواری نے کہا پاکستان نے بارہا جنگی اصولوں کو نظر انداز کیا اور شہریوں کو نشانہ بنایا۔ سیاسی تجزیہ کار سرور نیازی نے کہا کہ جنگ جاری رہنے سے نہ صرف افغانستان بلکہ پاکستان کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ یہ بات اس وقت سامنے آئی ہے جب امارت اسلامیہ کے وزیر دفاع، محمد یعقوب مجاہد نے پہلے طلوع نیوز کو بتایا تھا کہ کابل نے مسلسل اسلام آباد کے ساتھ اختلافات کو بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن پاکستان نے اس نقطہ نظر پر عمل نہیں کیا۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا، فارس اور بازنطین، دونوں ریاستوں کے بادشاہ بن گئے۔ ان کے زمانے میں انصاف کا دور دورہ تھا، اور ان کے زیر انتظام علاقوں میں بہت امن تھا۔ انہوں نے ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق رہنے دیا۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا، ان کے پاس، عیسائیوں اور ان کی خانقاہوں کے بارے میں ایک ایسے شخص کی طرف سے احکامات تھے جو ان کا رہنما تھا۔ نیز اس آدمی کی رہنمائی کے نتیجے میں وہ قدیم قانون کے رواج کے مطابق ایک خدا کی عبادت پر قائم رہے۔ ابتدا میں انہوں نے محمد ﷺ کی روایات کو برقرار رکھا، جو ان کے استاد تھے، اس حد تک کہ جو بھی ان کے قوانین کی خلاف ورزی کرتا دیکھا جاتا، اس کو سزائے موت دی جاتی۔"

یہ دلچسپ بات ہے کہ عباسی دور میں لکھے گئے بعد کے کچھ مسلم ذرائع کے برعکس، معاویہ کو ایک ایسے شخص کے طور پر بیان کیا گیا ہے جنہوں نے پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کے مطابق قانون کی حکمرانی کو نافذ کیا۔

اسلامی ماخذ میں پیغمبر ﷺ کا پہلا تفصیلی تذکرہ جو ہم تک پہنچا ہے وہ یروشلم میں بیت المقدس کے گنبد پر درج نوشتہ جات سے ملتا ہے جسے اموی خلیفہ عبد الملک ابن مروان نے 692 عیسوی کے لگ بھگ تعمیر کروایا تھا۔ مثال کے طور پر گنبد کی بیرونی سطح پر مندرجہ ذیل الفاظ تحریر ہیں:

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ ان پر سلامتی عطا فرمائے۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ بے شک خدا اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو ان پر درود بھیجو! محمد اللہ کے رسول ہیں، ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور فرشتے اور اس کے نبیوں کی، اور ان پر سلام ہو، اور اللہ کی رحمت ہو۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، ان پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ وہ قیامت کے دن ان کی شفاعت کو قبول فرمائے۔"

اسلامی تاریخ کے پہلے سو سالہ دور میں حضور ﷺ کے ارشادات کو مرتب کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش نظر نہیں آتی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ اس دور میں اسلام کی ابتدا کے بارے میں کچھ تحریریں ضرور موجود ہوں گی لیکن وہ سلامت نہیں رہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی پر بعد کی تحریریں انہی ابتدائی ماخذوں پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ ان میں سب سے اولین عروہ بن الزبیر تھے جو عائشہ کے بھتیجے تھے۔ عائشہ، رسول اللہ ﷺ کی بیوی اور خلیفہ اول ابوبکر کی بیٹی تھیں۔ بعد کے مؤرخین میں سے اکثر نے نبی ﷺ کی زندگی کے پہلوؤں کے بارے میں عروہ بن الزبیر کی ان روایات کا حوالہ دیا ہے جو انھوں نے اپنی خالہ عائشہ سے حاصل کی تھیں۔ عروہ کا انتقال 713 عیسوی کے لگ بھگ ہوا۔

ایک اور اہم شخصیت وہب بن منبہ ہے جو آٹھویں صدی کے پہلے نصف میں زندہ رہے۔ ان کی کوئی بھی کتاب ہم تک نہیں پہنچی لیکن بعد کے مورخین ابن اسحاق، ابن ہشام اور ابن جریر الطبری نے ان کی تصانیف کا حوالہ دیا۔

ایک اور مرکزی شخصیت ابن شہاب الزہری ہیں جنہوں نے حدیث اور مغازی (فوجی مہمات کی کہانیاں) دونوں کو جمع کیا۔ ان کے شاگرد موسیٰ بن عقبہ نے کتاب المغازی لکھی، جو کہ نبی ﷺ کے دور میں ہونے والی لڑائیوں کو بیان کرتی ہے۔ اس زمانے میں تاریخ لکھنے کا یہ عام طریقہ تھا۔ مخصوص واقعات، خاص طور پر لڑائیوں کو عموماً شاعری میں بیان کیا جاتا تھا۔ ان ذرائع میں سے کوئی بھی نہیں بچا۔

پیغمبر اسلام (ص) کی مسلسل سیرت لکھنے والے پہلے شخص محمد بن اسحاق تھے جو الزہری کے ایک اور شاگرد تھے۔ نبی ﷺ کی زندگی کی تاریخ کے بارے میں جو کچھ ہم جانتے ہیں ان میں سے زیادہ تر ان کی کتاب سیرت رسول اللہ سے آتا ہے جو آٹھویں صدی کے آخر میں لکھی گئی تھی۔

ابن اسحاق کی تصنیف پر بات کرنے سے پہلے، میں ایک مختصر تاریخی جائزہ پیش کرتا ہوں تاکہ اس زمانے کو سمجھا جا سکے جب یہ کتابیں اور ابتدائی اسلام کے دیگر ماخذ لکھے اور مرتب کیے گئے۔

اسلامی دور کے پہلے 150 سال ایک ہنگامہ خیز دور تھا۔ مدینہ کے برسوں (622۔632) کے دوران، تین اہم جنگیں ہوئیں، بدر، احد اور خندق۔ 630 میں، رسول اللہ ﷺ کی وفات سے دو سال پہلے، مکہ فتح ہوگیا۔ کچھ دیگر فوجی مہمات کے نتیجے میں، پورا جزیرہ نما عرب اس وقت تک مسلمان ہو چکا تھا جب 632 میں نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔ یہ وہ وقت تھا جب مسلمان اپنے اطراف کی سلطنتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ عمر بن خطاب (634۔644) کے دور خلافت میں قادسیہ (نومبر 636) اور یرموک (اگست 636) کی مشہور لڑائیوں میں وقت کی دو سپر طاقتوں فارس اور بازنطین (شام) کو شکست دے کر مسلمان عالمی منظر نامے پر نمودار ہوئے۔

عمر بن خطاب کے دور میں فارس، شام اور مصر کی فتوحات نے اسلامی سلطنت کو مشرق وسطیٰ کے ایک بڑے حصے تک پھیلا دیا۔ 662 میں، علی ابن ابو طالب اور معاویہ ابن ابوسفیان کے درمیان خانہ جنگی کے بعد، بنو امیہ نے اقتدار پر قبضہ کیا، اور دمشق کو دارالحکومت قرار دے دیا۔ امیہ بن عبد شمس، جن کی اولاد میں عثمان بن عفان، ابوسفیان، اور مروان بن حکم شامل تھے، ہاشم کے بھتیجے تھے جو نبی ﷺ کے پردادا تھے۔ بنی امیہ اور ہاشم کے درمیان قبیلے کی بالادستی کے لیے خاندانی دشمنی تھی جس کے اسلامی تاریخ اور اس کے نتیجے میں عالمی تاریخ کے لیے اہم نتائج برآمد ہوئے۔

682 عیسوی میں ہونے والے کربلا کے المناک واقعہ میں رسول اللہ ﷺ کے نواسے حسین اور ان کے ساتھیوں کو یزید بن معاویہ کی فوجوں کے ہاتھوں قتل کیا گیا، اس واقعے نے دونوں قبیلوں کے درمیان دشمنی کو مزید مضبوط کیا۔ اموی خاندان (661۔750) کی حکومت کے دوران، شمالی افریقہ، سپین۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

امریکہ میں احتجاج کی نئی تاریخ اور جمہوریت کا کڑا امتحان!

جدید جمہوریتوں میں اکثر اوقات عوامی مسائل کو ثانوی حیثیت دے دی جاتی ہے اور سیاسی بیانیے کو اس انداز میں ترتیب دیا جاتا ہے کہ اصل مسائل پس منظر میں چلے جائیں۔ مگر جب یہ فاصلہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر عوام اپنے وجود کا احساس دلانے کے لیے میدان میں اتر آتے ہیں۔ امریکہ میں ہونے والا یہ احتجاج اسی فاصلے کا نتیجہ ہے جہاں عوام اور اقتدار کے درمیان اعتماد کی ڈور کمزور پڑتی چلی گئی اور بالآخر ٹوٹنے کے قریب جا پہنچی۔ اس احتجاج نے یہ واضح کر دیا ہے کہ عوام اب انتخابی عمل کا حصہ بن کر مطمئن نہیں رہنا چاہتے بلکہ وہ پالیسی سازی میں اپنی عملی موجودگی چاہتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے والے فیصلے ان کی خواہشات اور ضروریات کے مطابق ہوں نہ کہ محض سیاسی حکمتِ عملیوں کا نتیجہ۔ جب یہ خواہش پوری نہیں ہوتی تو پھر احتجاج ایک ناگزیر عمل بن جاتا ہے۔

حافظ افتخار احمد قادری

کہتے ہیں کہ قوموں کی زندگی میں کچھ لمحات ایسے آتے ہیں کہ جب خاموشی جرم بن جاتی ہے اور بولنا فرض۔ یہ وہ گھڑیاں ہوتی ہیں جب عام انسان جو عموماً اپنی روزمرہ کی جدوجہد میں مصروف رہتا ہے اچانک تاریخ کے اسٹیج پر آ کھڑا ہوتا ہے اور اپنے وجود کا اعلان کرتا ہے۔ حالیہ دنوں امریکہ میں ہونے والے وسیع اور غیر معمولی احتجاجی مظاہرے بھی اسی حقیقت کا زندہ ثبوت ہیں جہاں لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں افراد نے اپنے اختلاف کو الفاظ تک محدود رکھنے کے بجائے عملی صورت میں دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ منظر نہ صرف امریکہ بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک اہم اشارہ ہے کہ عوامی طاقت جب بیدار ہوتی ہے تو وہ بڑے سے بڑے نظام کو بھی لرزا سکتی ہے۔ یہ احتجاج اپنی نوعیت وسعت اور شدت کے اعتبار سے غیر معمولی قرار دیے جا رہے ہیں۔ پچاسوں ریاستوں میں بیک وقت عوام کا سڑکوں پر نکل آنا، تین ہزار سے زائد مقامات پر مظاہروں کا انعقاد اور تقریباً اسی لاکھ افراد کی شرکت۔ یہ سب اعداد و شمار نہیں بلکہ ایک گہرے اجتماعی اضطراب کی عکاسی کرتے ہیں۔ نیویارک، واشنگٹن، لاس اینجلس، بوسٹن اور ہیوسٹن جیسے بڑے اور بااثر شہروں میں جب عوامی سیلاب امڈ آئے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ معاملہ سیاسی اختلاف کا نہیں بلکہ عوامی اعتماد کے بحران کا ہے۔ ان مظاہروں کی بنیاد میں کئی عوامل کارفرما ہیں مگر سب سے نمایاں عنصر حکومتی پالیسیوں کے خلاف بڑھتی ہوئی بے چینی ہے۔ ایران کے ساتھ کشیدگی اور ممکنہ جنگی صورتحال نے امریکی عوام کو تشویش میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ایک ایسا ملک جو پہلے ہی مختلف عالمی تنازعات میں الجھا ہوا ہے وہاں مزید جنگی ماحول پیدا کرنا عوام کے لیے ناقابل قبول ہوتا جا رہا ہے۔ عوام اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ جنگیں صرف محاذ پر نہیں لڑی جاتیں بلکہ ان کا بوجھ معیشت سماج اور عام شہری کی زندگی پر بھی پڑتا ہے۔ اسی طرح مہنگائی کا بڑھتا ہوا طوفان بھی عوامی غصے کا ایک اہم سبب ہے۔ ایک عام امریکی شہری جو کبھی دنیا کی سب سے مضبوط معیشت کا حصہ ہونے پر فخر کرتا تھا آج اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے جدوجہد کر رہا ہے۔ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ، روزگار کے مواقع میں کمی اور متوسط طبقے کا سکڑتا ہوا دائرہ یہ سب ایسے عوامل ہیں جو کسی بھی معاشرے میں بے چینی کو جنم دیتے ہیں۔ امریکہ بھی اس اصول سے مستثنیٰ نہیں۔ امیگریشن کے حوالے سے سخت گیر پالیسیاں بھی ان مظاہروں کا ایک بڑا محرک بن کر سامنے آئی ہیں۔ امریکہ کو ہمیشہ سے ایک ایسے ملک کے طور پر پیش کیا جاتا رہا ہے جہاں دنیا بھر سے لوگ بہتر زندگی کی تلاش میں آتے ہیں مگر جب یہی ملک دروازے بند کرنے لگے، جب تارکینِ وطن کے ساتھ سختی برتی جائے اور جب انسانی ہمدردی کے بجائے سیاسی مفادات کو ترجیح دی جائے تو ردعمل فطری ہوتا ہے۔ یہی ردعمل اب سڑکوں پر نظر آ رہا ہے۔ یہ مظاہرے اس لحاظ سے بھی اہم ہیں کہ انہوں نے امریکی معاشرے کی مختلف پرتوں کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے۔ عام طور پر نسلی و سماجی اور نظریاتی بنیادوں پر تقسیم نظر آنے والا معاشرہ اس بار ایک مشترکہ مقصد کے تحت متحد دکھائی دیا۔ یہ اتحاد وقتی ہو سکتا ہے مگر اس کا پیغام بہت واضح ہے کہ جب مسائل حد سے بڑھ جائیں تو اختلافات پسِ پشت چلے جاتے ہیں اور

مشترکہ جدوجہد جنم لیتی ہے۔ جمہوریت کے دعویدار امریکہ کے لیے یہ ایک کڑا امتحان ہے۔ آزادیٔ اظہار اور احتجاج کا حق یقیناً جمہوریت کا حسن ہے مگر جب یہی احتجاج اس قدر وسیع ہو جائے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ آخر وہ کون سی خامیاں ہیں جنہوں نے عوام کو اس حد تک پہنچا دیا۔ کیا یہ محض سیاسی قیادت کی ناکامی ہے یا پورے نظام میں کوئی بنیادی خلل موجود ہے؟ یہ سوالات اب صرف امریکہ تک محدود نہیں رہے بلکہ پوری دنیا میں زیرِ بحث ہیں۔ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ یہ مظاہرے ایک طرح سے عالمی سیاست پر بھی اثر انداز ہو رہے ہیں۔ امریکہ کی پالیسیوں کا اثر دنیا کے ہر کونے میں محسوس کیا جاتا ہے اس لیے جب خود امریکی عوام ان پالیسیوں کے خلاف کھڑے ہو جائیں تو یہ ایک عالمی پیغام بن جاتا ہے۔ یہ پیغام اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ طاقت کے ایوانوں کے اندر بھی بے چینی موجود ہے اور فیصلوں پر سوال اٹھائے جا سکتے ہیں۔ حکومت کے لیے سب سے بڑا چیلنج اب یہ ہے کہ وہ اس صورتحال کو کیسے سنبھالتی ہے۔ طاقت کا استعمال، گرفتاریوں کا سلسلہ یا وقتی اقدامات شاید احتجاج کی شدت کو کم کر دیں مگر اصل مسئلہ حل نہیں کریں گے۔ اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام کی آواز کو سنا جائے، ان کے خدشات کو سمجھا جائے اور ایسی پالیسیاں ترتیب دی جائیں جو واقعی عوامی فلاح کا باعث بنیں۔ جمہوریت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اختلاف کو دبایا نہ جائے بلکہ اسے اصلاح کا ذریعہ بنایا جائے۔ یہ صحیح ہے کہ ایسے مظاہرے ہمیشہ کسی نہ کسی بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔ چاہے وہ تبدیلی فوری ہو یا وقت لے مگر عوامی دباؤ بالآخر اپنا اثر ضرور دکھاتا ہے۔ امریکہ میں جاری یہ احتجاج بھی شاید آنے والے دنوں میں کسی بڑی سیاسی یا سماجی تبدیلی کا سبب بنیں مگر فی الحال انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عوام اب محض تماشائی نہیں رہے بلکہ اپنے حقوق کے لیے میدان میں اترنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ یہ احتجاج صرف امریکہ کا داخلی معاملہ نہیں بلکہ ایک عالمی سبق ہے۔ یہ سبق اس بات کا ہے کہ کوئی بھی نظام خواہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو اگر وہ اپنے عوام کے جذبات اور مسائل کو نظر انداز کرے گا تو اسے ایسے ہی طوفانوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جمہوریت صرف ایک نظام کا نام نہیں بلکہ ایک مسلسل عمل ہے جس میں عوام اور حکمران دونوں کو اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوتی ہیں۔ اگر اس توازن کو برقرار نہ رکھا جائے تو پھر سڑکیں بولنے لگتی ہیں اور جب سڑکیں بولتی ہیں تو تاریخ بدل جاتی ہے اور کوئی بھی احتجاج اچانک جنم نہیں لیتا بلکہ یہ برسوں کے جمع شدہ احساسِ محرومی، نظر انداز کیے گئے مسائل اور حکمرانوں کی بے اعتنائی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ امریکہ میں ہونے والا یہ وسیع احتجاج بھی کسی ایک فیصلے یا ایک دن کے غصے کا اظہار نہیں بلکہ ایک طویل عرصے سے پننے والی بے چینی کا نقطہ عروج ہے۔ جب عوام کو یہ محسوس ہونے لگے کہ ان کی آواز ایوانوں تک نہیں پہنچ رہی، جب پالیسیوں میں ان کی فلاح کے بجائے طاقت اور مفادات کو ترجیح دی جا رہی ہو اور جب ان کے بنیادی خدشات کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہو تو پھر سڑکیں ہی ان کا واحد منبر بن جاتی ہیں۔ آج امریکی عوام اس لیے سب سے بڑا احتجاج کرنے پر مجبور ہوئے کہ ان کے سامنے ایک ایسا نظام کھڑا نظر آیا جو بظاہر جمہوری ہونے کے باوجود ان کی روزمرہ زندگی کے مسائل سے کٹا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ ایران کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی نے انہیں ایک غیر یقینی مستقبل کے خوف میں مبتلا کر دیا، مہنگائی نے ان کی معاشی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور امیگریشن پالیسیوں نے اس ملک کی اس شناخت کو مجروح کیا جس پر وہ ہمیشہ فخر کرتے آئے تھے۔ یہ سب عوامل مل کر ایک ایسی کیفیت پیدا کرتے ہیں جہاں خاموش رہنا ممکن نہیں رہتا بلکہ بولنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

جدید جمہوریتوں میں اکثر اوقات عوامی مسائل کو ثانوی حیثیت دے دی جاتی ہے اور سیاسی بیانیے کو اس انداز میں ترتیب دیا جاتا ہے کہ اصل مسائل پس منظر میں چلے جائیں۔ مگر جب یہ فاصلہ حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر عوام اپنے وجود کا احساس دلانے کے لیے میدان میں اتر آتے ہیں۔ امریکہ میں ہونے والا یہ احتجاج اسی فاصلے کا نتیجہ ہے جہاں عوام اور اقتدار کے درمیان اعتماد کی ڈور کمزور پڑتی چلی گئی اور بالآخر ٹوٹنے کے قریب جا پہنچی۔ اس احتجاج نے یہ واضح کر دیا ہے کہ عوام اب انتخابی عمل کا حصہ بن کر مطمئن نہیں رہنا چاہتے بلکہ وہ پالیسی سازی میں اپنی عملی موجودگی چاہتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی زندگیوں پر اثر انداز ہونے والے فیصلے ان کی خواہشات اور ضروریات کے مطابق ہوں نہ کہ محض سیاسی حکمتِ عملیوں کا نتیجہ۔ جب یہ خواہش پوری نہیں ہوتی تو پھر احتجاج ایک ناگزیر عمل بن جاتا ہے۔ یہ صورتحال دنیا کے دیگر ممالک کے لیے بھی ایک آئینہ ہے کہ اگر عوامی مسائل کو بروقت حل نہ کیا جائے، اگر معاشی انصاف کو یقینی نہ بنایا جائے اور اگر ریاستی پالیسیوں میں انسانی پہلو کو نظر انداز کیا جائے تو نتائج ہمیشہ ایسے ہی نکلتے ہیں۔ طاقت اختیار اور وسائل کے باوجود کوئی بھی نظام اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتا جب تک وہ عوامی اعتماد پر قائم نہ ہو۔ بالآخر یہ کہنا درست ہوگا کہ امریکہ میں ہونے والا یہ سب سے بڑا احتجاج دراصل ایک اجتماعی چیخ ہے، ایک ایسا اعلان ہے جو یہ بتا رہا ہے کہ عوام اپنی تقدیر کے فیصلوں میں نظر انداز ہونا قبول نہیں کریں گے۔ یہ احتجاج اس بات کا ثبوت ہے کہ جب مسائل حد سے بڑھ جائیں تو خاموشی ٹوٹ جاتی ہے اور جب خاموشی ٹوٹتی ہے تو وہ صرف آواز نہیں بنتی بلکہ ایک تحریک میں ڈھل جاتی ہے۔ یہی وہ حقیقت ہے جس نے آج امریکی عوام کو سڑکوں پر آنے پر مجبور کیا، اور یہی وہ پیغام ہے جو آنے والے وقتوں میں دنیا کی سیاست کے رخ کو متعین کر سکتا ہے۔

امریکہ میں حالیہ دنوں میں ہونے والے No Kings (کوئی بادشاہ نہیں) نامی احتجاجی مظاہروں نے امریکی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کر دیا ہے، جسے کئی مبصرین امریکی جمہوریت کے لیے ایک کڑا امتحان قرار دے رہے ہیں۔ 28 مارچ 2026 کو امریکہ بھر میں ہونے والے یہ مظاہرے ملکی تاریخ کے سب سے بڑے یک روزہ احتجاجی سلسلے کے طور پر ابھرے ہیں، جس میں تقریباً 80 سے 90 لاکھ افراد نے شرکت کی۔ اس احتجاج کی بنیادی کئی وجوہات ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

برہانپور میں عظیم الشان اعزازی مشاعرہ

برہانپور میں ایک نہایت شاندار، باوقار اور یادگار اعزازی مشاعرہ منعقد ہوا، جس نے شہر کے ادبی حلقوں میں خوشگوار فضا قائم کر دی۔ اس روح پرور محفل میں شہر و اطراف کے ممتاز شعراء، ادباء، معززین اور شائقینِ ادب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مشاعرہ کا آغاز معروف ثناء خوانِ رسول ﷺ و خوبصورت مترنم نوجوان شاعر جناب افضال دانش صاحب کی پرسوز نعتِ پاک سے ہوا، جس نے محفل کو روحانیت اور عقیدت کے نور سے منور کر دیا۔ اس بابرکت محفل میں بزم فردوس سخن مارول کے سکریٹری جناب الیاس عباسی صاحب (اکل کوا) اور خوش اخلاق و ملنسار خادم اردو اور بہترین شاعر محترم شبیر ساجد صاحب (کھنڈوا) کو بطورِ خاص اعزاز سے نوازا گیا، جن کی شرکت نے محفل کی رونق کو دوبالا کر دیا۔ مشاعرہ کی صدارت برہانپور کی علمی و ادبی شخصیت، استاد شاعر جناب ریاست علی ریاست صاحب نے فرمائی، جبکہ نظامت کے فرائض خوش بیان و قادرالکلام شاعر و ناظمِ مشاعرہ جناب شعور آشنا صاحب نے نہایت خوبصورتی اور سلیقے کے ساتھ انجام دیے۔ محفل میں جن ممتاز شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا، ان میں لطیف شاہد صاحب، جمیل اصغر صاحب، مجاز آشنا صاحب، ریاست علی ریاست صاحب، شعور آشنا صاحب، شبیر ساجد صاحب (کھنڈوا)، الیاس عباسی صاحب (اکل کوا)، عابد قزلباش صاحب، تاج محمد تاج صاحب، سلیم شہزاد صاحب، مذمل احمد صاحب، عابد نظر صاحب، نعیم تاج صاحب، وقار آصفی صاحب، جاوید رانا صاحب، جمیل قاسمی صاحب، قیوم افسر صاحب اور عظیم بقاتی صاحب شامل تھے۔ تمام شعراء نے اپنے منتخب اور معیاری کلام سے سامعین کو محظوظ کیا۔ اور سامعین نے بھی بھرپور محبتوں کے ساتھ داد و تحسین سے نوازا۔ اس موقع پر جناب عبدالغنی صاحب، محترم عابد نواب صاحب، ماسٹر فضل الرحمن صاحب اور ریاض کھوکر صاحب بطورِ مہمانِ خصوصی شریک ہوئے، جن کی موجودگی نے تقریب کی شان میں مزید اضافہ کیا۔ اس کامیاب اور یادگار تقریب کے انعقاد میں سرپرستِ اعلیٰ، جناب اقبال قوسین صاحب، منتظمین جناب عابد نظر صاحب، نعیم تاج صاحب اور عظیم بقاتی صاحب کی خصوصی کاوشیں شامل رہیں، جنہوں نے اپنی محنت اور خلوص سے اس ادبی نشست کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ آخر میں منتظمینِ مشاعرہ اقبال قوسین صاحب نے تمام معزز مہمانانِ گرامی، شعراء کرام اور شائقینِ ادب کا تہہِ دل سے شکریہ ادا کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ مستقبل میں بھی ایسی بامقصد اور روح پرور ادبی محفلوں کا انعقاد جاری رکھا جائے گا تاکہ اردو زبان و ادب کی خدمت کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہے۔

نکاح میں تاخیر نہ کریں

آج ایک طرف والدین اور گارجین حضرات خواہ مخواہ اپنے بچوں کے نکاح میں تاخیر کر کے ان کی زندگی برباد کر رہے ہیں، نکاح کو مشکل ترین عمل بنا کر زنا کو عام و سستا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف دنیا کے حالات یہاں پہنچ چکے ہیں کہ آج کے دور کی بے حیائی اپنے عروج پر ہے زنا عام ہو گیا ہے۔ نہ صرف حقیقی بلکہ آنکھوں کا، کانوں کا، ہاتھوں کا اور اس کو عام کرنے والے آج کے دور کے والدین ہیں جنھوں نے خوب سے خوب تر کی تلاش میں اپنے نوجوان بچوں کو اس نہج پر پہنچایا کہ آج انھیں اپنے گرل فرینڈ بوائے فرینڈ بنانے پڑے۔ جس کا ہمارے نہ دین میں کوئی تصور ہے اور نہ ہی ہمارا اسلامی معاشرہ اس بات کی ہمیں اجازت دیتا ہے۔ سلامتی اسی میں ہے کہ دین داری کی بنیاد پر اپنے بچوں کا نکاح کر دو۔ جب بچے بالغ ہو جائے تو نکاح میں تاخیر ہرگز مت کرو۔ لڑکے و لڑکیا عشق و عاشقی کریں والدین کو یہ تو منظور ہوتا ہے مگر نکاح کر لیں یہ منظور نہیں ہوتا ہے۔ خوب سے خوب تر کی تلاش میں مت رہو اور دین داری کو بنیاد بناؤ۔ اچھے اخلاق و کردار والے لڑکے و لڑکیوں کا انتخاب کرو۔ صورت سے زیادہ سیرت پر توجہ دو۔ نکاح کو بوجھ مت بناؤ، اسے عام اور آسان بناؤ۔

ممبئی رابطہ — مرشدانِ خبر — MUMBAIRAABTA

یکم اپریل ۲۰۲۶

دراندازی کا مسئلہ، بی جے پی جوابدہ

جب کبھی شمالی ہند اور شمال مشرق کی ریاستوں میں اسمبلی انتخابات ہوتے ہیں بی جے پی کو دراندازی کا مسئلہ یاد آ جاتا ہے۔ چاہے جہاں کہیں انتخابات ہوں بی جے پی ترقیاتی اور عوامی مفاد کے حامل مسائل کو فراموش کر بیٹھتی ہے اور عوام کو دراندازی کے مسائل میں الجھا کر اپنے مفادات کی تکمیل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ پہلے رام مندر کے مسئلہ پر چناؤ لڑے جاتے تھے۔ پھر ہندو۔ مسلم راست کر دیا گیا۔ پھر قبرستان۔ شمشان کے مسائل خود وزیراعظم نریندر مودی نے اٹھائے۔ پھر بنگال میں بی جے پی کے قومی صدر کی جانب سے نماز۔ پوجا کے مسائل کو ہوا دی جا رہی ہے تو ملک کے وزیر داخلہ امیت شاہ کی جانب سے بنگال ہو یا آسام ہو دراندازی کے مسائل اٹھائے جا رہے ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ صرف دراندازی کو روکنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ تمام دراندازوں کو ملک سے نکال باہر کرنے کی ضرورت ہے۔ بہار میں بھی بی جے پی نے دراندازی کا مسئلہ اٹھایا تھا اور انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی۔ اب ملک کی پانچ ریاستوں میں اسمبلی انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان میں بنگال اور آسام کو بہت اہمیت حاصل ہے اور ان ہی ریاستوں میں دراندازی کے مسائل اٹھائے جا رہے ہیں۔ دراندازی اگر واقعی کوئی بڑا مسئلہ ہے جس طرح سے بی جے پی بیان کرتی ہے تو اس کی ذمہ داری بھی بی جے پی پر ہی عائد ہوتی ہے۔ مرکز میں گذشتہ 12 سال سے بی جے پی اقتدار میں ہے۔ ملک کی سرحدات کی حفاظت کرنا مرکزی حکومت اور وزارت داخلہ کا کام ہے جس کا قلمدان امیت شاہ سنبھالتے ہیں۔ اگر ملک میں دراندازی ہو رہی ہے تو پھر بی جے پی حکومت کیوں سرحدات کے تحفظ میں ناکام ثابت ہوئی ہے۔ بی جے پی کو اس کا جواب دینے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر وزیر داخلہ امیت شاہ کو اس تعلق سے وضاحت کرنی چاہئے کہ ان کی وزارت کیوں ملک کی سرحدات کو محفوظ بنانے میں ناکام ہے اور کس طرح سے درانداز ملک میں گھس آنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ ان سوالات کا جواب دینے کی بجائے بی جے پی خود ہی دراندازی کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے اپنی ناکامی کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔ امیت شاہ کا کہنا تھا کہ صرف دراندازی روکنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ دراندازوں کو ملک سے نکال باہر بھی کیا جانا چاہئے۔ یقینی طور پر یہ ایک اہمیت کا حامل اور سنگین مسئلہ ہے۔ اس کی ذمہ داری بھی مرکزی حکومت پر ہی عائد ہوتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ مرکز میں بی جے پی کو اقتدار سنبھالے ہوئے چند ماہ ہی ہوئے ہوں۔ ایک دہے سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا ہے بی جے پی اقتدار پر فائز ہے۔ اگر اتنے طویل عرصہ میں بھی بی جے پی اگر ملک کی سرحدات کی موثر ڈھنگ سے حفاظت نہیں کر سکتی اور درانداز کسی رکاوٹ کے بغیر ملک میں گھس کر آ سکتے ہیں تو یہ بی جے پی کی سب سے بڑی ناکامی ہے اور اس ناکامی کا بی جے پی کو ملک کے عوام کے سامنے جواب دینا چاہئے۔ اسے اپنی ناکامی چھپا کر سیاست کرنے کی بجائے سرحدات کی حفاظت کیلئے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کی نااہلی کو انتخابی حربہ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے ملک کے عوام کو گمراہ کرنے سے گریز کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک دراندازوں کو ملک سے نکال باہر کرنے کا سوال ہے تو یہ بھی بی جے پی کی ہی ذمہ داری بنتی ہے۔ محض نعروں یا اشتعال انگیز بیانات کے ذریعہ عوام کو گمراہ کرنے کی بجائے بی جے پی کو چاہئے کہ وہ یہ اعداد و شمار ملک کے سامنے پیش کرے کہ گذشتہ 12 سال کے عرصہ میں کتنے دراندازوں کو ملک سے نکال باہر کرنے میں کامیاب ہوئی ہے۔ اگر کسی کو ملک سے نکالا نہیں گیا تو پھر اس کی وجوہات کیا ہیں اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے۔ محض انتخابات کے موسم میں سیاسی فائدہ حاصل کرنے اور عوام کو گمراہ کرنے کی بجائے سنجیدگی سے اس مسئلہ کا حل دریافت کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔ ملک کی سرحدات کی موثر حفاظت کیلئے اقامات کئے جانے چاہئیں۔ تاحال جو درانداز ملک میں گھس آئے ہیں اس ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ ان سے جواب طلب کیا جانا چاہئے اور ملک کے سامنے حقائق کو پیش کرتے ہوئے اپنی ناکامیوں پر معذرت خواہی کرنے کی ضرورت ہے۔ ملک کے عوام کو بھی چاہئے کہ اس اہمیت کے حامل مسئلہ پر بی جے پی سے سوال کرے اور جواب طلب کیا جائے۔

آج کے اس ڈیجیٹل ترقی یافتہ دور میں اگر اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ بقیدِ حیات ہوتے تو وہ اس زمانے کو دیکھ کر یقیناً حیران بھی ہوتے اور اس پر گہری نظر بھی ڈالتے۔ یہ وہ دور ہے جہاں ایمان موضوعِ بحث بن چکا ہے اور گستاخیِ خدا و رسول کو آزادیٔ اظہارِ رائے کا نام دیا جاتا ہے۔ یہاں سیاست دین کو استعمال کرتی ہے اور دین کو سیاست سے ڈرایا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کی زندگی اور فکر کو جانتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ خاموش نہ رہتے، وہ شور بھی نہ کرتے، وہ تعمیر کرتے، علم کی از سرِ نو تعمیر۔ مفکرِ اسلام امام احمد رضا خان نے اپنے دور میں تلوار نہیں اُٹھائی تھی، آپ نے قلم اٹھایا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ جب نظریہ کمزور ہو جائے تو سلطنتیں بھی اسے نہیں بچا سکتیں۔

اگر امام احمد رضا خان بقیدِ حیات ہوتے تو......؟

رضوی سلیم شہزاد

آج کے اس ڈیجیٹل ترقی یافتہ دور میں اگر اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ بقیدِ حیات ہوتے تو وہ اس زمانے کو دیکھ کر یقیناً حیران بھی ہوتے اور اس پر گہری نظر بھی ڈالتے۔ یہ وہ دور ہے جہاں ایمان موضوعِ بحث بن چکا ہے اور گستاخیِ خدا و رسول کو آزادیٔ اظہارِ رائے کا نام دیا جاتا ہے۔ یہاں سیاست دین کو استعمال کرتی ہے اور دین کو سیاست سے ڈرایا جاتا ہے۔ مگر جو لوگ امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کی زندگی اور فکر کو جانتے ہیں وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ خاموش نہ رہتے، وہ شور بھی نہ کرتے، وہ تعمیر کرتے، علم کی از سرِ نو تعمیر۔ مفکرِ اسلام امام احمد رضا خان نے اپنے دور میں تلوار نہیں اُٹھائی تھی، آپ نے قلم اٹھایا تھا۔ وہ جانتے تھے کہ جب نظریہ کمزور ہو جائے تو سلطنتیں بھی اسے نہیں بچا سکتیں۔

اگر وہ آج موجود ہوتے تو سب سے پہلے علم کی از سرِ نو تعمیر پر توجہ مرکوز کرتے۔ وہ ایسے مدارس اور ادارے بناتے جو صرف تقریر نہیں بلکہ تحقیق پیدا کریں۔ وہ ایسے علماء تیار کرتے جو عربی کے ساتھ انگریزی بھی جانتے ہوں، جو حدیث بھی پڑھتے اور عالمی قوانین کو اچھی طرح سمجھتے بھی ہوں، جو فقہ بھی جانتے ہوں اور جدید فلسفہ اور سائنس بھی۔ کیونکہ آج کی جنگ صرف مسجدوں میں نہیں رہی، یہ جنگ یونیورسٹیوں میں ہے، میڈیا میں ہے اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ہے۔ اور اگر امت علم کے میدان میں ہار جائے تو صرف جذبات اسے نہیں بچا سکتے۔ امت کو نعرہ نہیں نظام چاہیے۔ یہ باتیں اتنے وثوق سے کیوں کہی جا رہی ہیں؟ کیونکہ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان نے تنِ تنہا فقہ کا جو نظام امت کو دیا اُس کی مثال نہیں ملتی۔ فتاویٰ رضویہ اس کی ایک زندہ مثال ہے اور جس کی گواہی کوئی اور نہیں علامہ محمد اقبال خود دیتے ہیں کہ:

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری اس دور کے امام ابو حنیفہ ہیں۔ اگر آج کے اس پُرفتن دور میں امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ بقیدِ حیات ہوتے تو ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر کیسی حکمت سے پہرہ دیتے؟ جب کبھی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی ہوتی ہے تو مسلمانوں کے دل جلتے ہیں، دل کا جلنا ایمان کی علامت ہے، مگر امام احمد رضا خان قادری کی فکر یہ سکھاتی ہے کہ غصہ غیرت ہے اور حکمت حفاظت۔ اگر وہ آج بقیدِ حیات ہوتے تو سڑک پر سب سے اونچی آواز نہ بنتے بلکہ وہ عالمی سطح پر سب سے مضبوط دلیل بنتے۔ وہ عالمی قانونی محاذ قائم کرتے، تحقیقاتی ادارے بناتے، مختلف زبانوں میں سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عام کرتے۔ نوجوانوں کو سکھاتے کہ محبت دلیل کے ساتھ ہو، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس محبت میں شعور نہ ہو وہ دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل بن جاتی ہے۔ سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بیان کرنے کا طریقہ بھی اعلیٰحضرت امام احمد رضا نے ہی ہمیں سکھایا، حدائقِ

بخشش اس بات کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ ناموسِ رسالت کا دفاع اشتعال سے نہیں استقامت سے ہوتا ہے اور آج اسی طرزِ عمل کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

اندرونی اصلاح اور اہلِ سنت کا احتساب: اگر آج امتِ مسلمہ کمزور ہے تو صرف بیرونی طاقت کو الزام دینا کافی نہیں۔ امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کی فکر یعنی "فکرِ رضا" سب سے پہلے اندرونی احتساب کا مطالبہ کرتی ہے۔ وہ سوال اٹھاتے کہ ہم تحقیق کر رہے ہیں یا صرف ردِ عمل دے رہے ہیں؟ کیا ہم متحد ہیں یا شخصیات میں بٹے ہوئے ہیں؟ کیا ہمارے مدارس عالمی معیار کے ہیں یا محض رسمی؟ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اندر سے کمزور قوم باہر کے طوفانوں سے نہیں بچ سکتی۔ اعلیٰحضرت اگر بقیدِ حیات ہوتے تو وہ امتِ مسلمہ کی اصلاح اپنے فکری سماج سے شروع کرتے، بالکل اسی طرح جیسے انہوں نے مزارات پر جانے کے آداب سے لے کر خرافات اور شرک و بدعات کی وضاحت نہایت شفاف انداز میں بیان کی کہ مخالف آج بھی جواب دینے سے قاصر ہے۔ مالی خودمختاری: فکری آزادی کی بنیاد: آج کے نفسا نفسی کے اس دور میں معاشی خودمختاری کسی بھی نظریہ کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ امام احمد رضا خان قادری صرف عقیدے کے عالم نہیں تھے بلکہ وہ معاشرے کی طاقت کے اس اصول کو بھی سمجھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ جس قوم کا تعلیمی نظام دوسروں کے پیسوں پر چلتا ہو اُس کا نظریہ آزاد نہیں رہ سکتا۔ اگر وہ آج ہوتے تو آزادانہ وقف کا نظام قائم کرتے، عالمی اسلامی فنڈز بنانے پر زور دیتے اور مغربی امداد کے نام پر ہونے والی تعلیمی مداخلت کو ختم کرتے۔ وہ پبلشنگ اور علمی ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کو مضبوط کرتے۔ وہ جانتے تھے کہ غربت صرف پیٹ نہیں جھکاتی بلکہ نظریہ بھی جھکا دیتی ہے۔ اسی تناظر میں آپ نے سن 1912ء عیسوی میں وہ فتویٰ دیا جو مسلمانوں کی معاشی خودمختاری کے لیے اہم تھا۔ آپ نے اپنے فتوی کے ذریعہ "اسلامک بینکنگ" کا نظریہ پیش کیا، جسے عملی طور پر تقریباً چالیس سال بعد 1960ء میں عرب دنیا میں نافذ کیا گیا۔

عالمی اتحاد، سیاست اور فکری قیادت: امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کی فکر کسی ایک خطے تک محدود نہ تھی۔ اگر وہ آج ہوتے تو وہ پوری دنیا کے اہلِ سنت کو ایک فکری ربط میں جوڑتے۔ وہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اتحادِ امت کی بنیاد بناتے، کیونکہ وحدت طاقت ہے اور انتشار سیاست کا ہتھیار۔ ان کے سیاسی افکار دور اندیشی سے لبریز تھے۔ وہ جانتے تھے کہ سیاست دین اور طاقت کا معرکہ ہے۔ اگر وہ آج ہوتے تو نہ سیاست سے دور ہٹتے اور نہ کسی کو اس کا غلام بننے دیتے بلکہ وہ سیاست کو اسلامی اخلاق کا پابند بناتے۔ وہ اعلان کرتے کہ اسلام کسی جغرافیے یا بلاک کا محتاج نہیں بلکہ ایک عالمگیر تہذیب کا نام ہے۔

ڈیجیٹل خلافت، ایک فکری تصور: آج کے ڈیجیٹل دور میں اگر اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ موجود ہوتے تو ڈیجیٹل خلافت کا تصور محض سیاسی نعرہ نہ ہوتا بلکہ ایک علمی و فکری قیادت کا نظام ہوتا۔ وہ ایک عالمی علمی مرکزیت قائم کرتے، ایک ایسا پلیٹ فارم جہاں سے پوری دنیا کے مسلمانوں کو مستند رہنمائی ملتی۔ وہ ڈیجیٹل "دارالافتاء" قائم کرتے، بلاک چین ٹیکنالوجی کے ذریعے دینی اسناد اور فتاویٰ کی حفاظت کرتے، اور ایک ایسا آرٹیفیشل اسلامک بوٹ تیار کرواتے جو فتاویٰ رضویہ جیسے علمی ذخیرے سے فوری رہنمائی فراہم کرے۔

میڈیا وار فیئر اور فکری دفاع: آج کی جنگ سوشل میڈیا پر لڑی جا رہی ہے۔ اگر آج اعلیٰحضرت امام احمد رضا قادری ہوتے تو وہ ایک مضبوط میڈیا سیل قائم کرتے جو اسلاموفوبیا، الحاد اور لبرلزم کا منطقی اور مؤثر جواب دیتا۔ ان کے قلمی جہاد کو ڈیجیٹل مواد، ویڈیوز، پوڈکاسٹ اور انفوگرافی کے ذریعے عام کیا جاتا۔ وہ ڈیجیٹل اخلاقیات مرتب کرتے، سائبر بُلنگ، فیک نیوز اور ڈیجیٹل معیشت کے مسائل پر واضح رہنمائی فراہم کرتے۔ ساتھ ہی ایک "ڈیجیٹل اکنامک زون" کا تصور پیش کرتے جہاں مسلمان اپنی معاشی خودمختاری حاصل کر سکیں۔

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اپنی نسبتاً مختصر زندگی میں ہزاروں صفحات پر مشتمل علمی خزانہ چھوڑا۔ آج اگر وہ ہوتے تو ٹیکنالوجی کو مسخر کر کے مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو دنیا کے آخری کونے تک پہنچانے کا عزم کرتے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا آج ان کے بعد کوئی اس مشن کو آگے بڑھانے والا نہیں؟ یہ سوال آج کے نوجوانوں سے ہے۔ ہمیں کسی حکومتی اعانت کا انتظار نہیں کرنا ہوگا بلکہ خود آگے بڑھنا ہوگا اور امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمۃ کے مشن سب سے اول عشقِ رسول کے مشن کو، اسلام کی فکری روح کو ڈیجیٹل دنیا میں نئی پہچان دینی ہوگی۔ بقولِ علامہ محمد اقبال:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نرسیدی، تمام بولہبی است

اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذاتِ مبارک اور سیرتِ مبارک تک پہنچاؤ، کیونکہ دینِ اسلام سراپا آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی ہے۔ اگر تم نے آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع نہ کی تو تمہارا دین بے کار اور بولہبی (گمراہی) ہے۔

□□□

جنگ کی آگ میں گھرتی دنیا کا خطرناک مستقبل

عالمی معیشت پر اس جنگ کے اثرات بھی انتہائی گہرے ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ، تجارتی راستوں میں رکاوٹ، اور سرمایہ کاری میں کمی جیسے عوامل عالمی اقتصادی نظام کو ہلا سکتے ہیں۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے یہ صورتحال مزید مشکلات پیدا کر سکتی ہے، کیونکہ وہ پہلے ہی معاشی دباؤ کا شکار ہیں۔ اس جنگ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ کسی ایک خطے کی کشیدگی اب پوری دنیا کو متاثر کر سکتی ہے۔ یہ جنگ انسانی المیے کا بھی ایک دردناک باب ہے۔ ہزاروں افراد کی ہلاکت، لاکھوں کا بے گھر ہونا، اور بنیادی سہولیات کی تباہی اس جنگ کی تلخ حقیقت ہیں۔ بچوں، خواتین اور عام شہریوں پر اس کے اثرات سب سے زیادہ ہیں، جو کسی بھی جنگ کا سب سے افسوسناک پہلو ہوتا ہے۔ عالمی ادارے اگرچہ امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندویؔ

مشرقِ وسطیٰ تاریخ کے اس موڑ پر کھڑا ہے جہاں بارود کی بو، سفارتی بیانات سے زیادہ طاقتور محسوس ہو رہی ہے۔ ایک طرف ایران اپنی عسکری حکمتِ عملی کے تحت مسلسل حملوں کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، تو دوسری جانب اسرائیل اور امریکہ کی مشترکہ کارروائیاں اس خطے کو ایک ہمہ گیر جنگ کی طرف دھکیلتی نظر آتی ہیں۔ یہ محض ایک علاقائی تنازع نہیں رہا بلکہ اس کے اثرات عالمی معیشت، بین الاقوامی سیاست اور انسانی بقا تک پھیلتے دکھائی دے رہے ہیں۔ جنگ کا یہ تسلسل اب ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے جہاں ہر نیا دن پچھلے دن سے زیادہ خطرناک اور غیر یقینی ہوتا جا رہا ہے۔ ایران کی جانب سے مسلسل عسکری کارروائیوں کا اعلان محض ایک ردِ عمل نہیں بلکہ ایک منظم حکمتِ عملی کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ جدید میزائل ٹیکنالوجی، ڈرون حملوں اور سمندری راستوں پر کنٹرول کے ذریعے ایران یہ پیغام دینا چاہتا ہے کہ وہ نہ صرف دفاعی پوزیشن میں ہے بلکہ جارحانہ صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ اس کے برعکس امریکہ اور اسرائیل کی حکمتِ عملی میں ایران کے عسکری ڈھانچے کو کمزور کرنے اور اس کے علاقائی اثر و رسوخ کو محدود کرنے کا واضح مقصد جھلکتا ہے۔ دونوں اطراف کی اس کشمکش نے خطے کو ایک ایسے دائرے میں قید کر دیا ہے جہاں سے نکلنے کا راستہ فی الحال دکھائی نہیں دیتا۔

اس جنگ کی سب سے اہم جہت اس کا جغرافیائی پھیلاؤ ہے۔ خلیج فارس، آبنائے ہرمز، شام، عراق اور یمن جیسے خطے اس کشیدگی کے دائرے میں شامل ہو چکے ہیں۔ یہ وہ علاقے ہیں جو نہ صرف عسکری اعتبار سے اہم ہیں بلکہ عالمی توانائی کی ترسیل کے لیے بھی انتہائی حساس حیثیت رکھتے ہیں۔ آبنائے ہرمز میں کشیدگی کا مطلب عالمی تیل کی قیمتوں میں اضافہ، تجارتی راستوں میں رکاوٹ اور عالمی معیشت پر شدید دباؤ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تنازع نے صرف خطے کے ممالک ہی نہیں بلکہ یورپ، چین اور دیگر عالمی طاقتوں کو بھی تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔

امریکہ کی پالیسی اس وقت بظاہر دوہری حکمتِ عملی پر مبنی ہے۔ ایک جانب وہ عسکری دباؤ بڑھا رہا ہے، جبکہ دوسری طرف سفارتی راستے بھی کھلے رکھنا چاہتا ہے۔ تاہم اس پالیسی میں تضادات واضح نظر آتے ہیں۔ ایک طرف مذاکرات کی بات کی جاتی ہے، تو دوسری طرف فوجی کارروائیوں میں شدت لائی جاتی ہے۔ اس تضاد نے نہ صرف ایران کو مزید سخت مؤقف اختیار کرنے پر مجبور کیا ہے بلکہ عالمی برادری میں بھی امریکہ کی ساکھ کو

متاثر کیا ہے۔ یورپی ممالک اگرچہ بظاہر امریکہ کے اتحادی ہیں، لیکن وہ اس جنگ کے پھیلاؤ سے خوفزدہ بھی ہیں، کیونکہ اس کے براہ راست اثرات ان کی معیشت اور داخلی استحکام پر پڑ سکتے ہیں۔ اسرائیل کی پوزیشن بھی اس تنازع میں نہایت حساس ہے۔ ایک طرف وہ اپنی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھا رہا ہے، تو دوسری طرف اس کی کارروائیاں پورے خطے کو جنگ کی آگ میں جھونکنے کا سبب بن رہی ہیں۔ اسرائیل کی عسکری برتری اور جدید ٹیکنالوجی اسے ایک مضبوط پوزیشن فراہم کرتی ہے، لیکن ایران کی غیر روایتی جنگی حکمتِ عملی، جس میں پراکسی گروپس اور غیر متوقع حملے شامل ہیں، اس برتری کو چیلنج کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جنگ روایتی میدانِ جنگ سے نکل کر ایک پیچیدہ اور غیر متوازن تصادم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

ایران کی داخلی صورتحال بھی اس جنگ میں ایک اہم عنصر ہے۔ شدید معاشی پابندیوں، سیاسی دباؤ اور عوامی مشکلات کے باوجود ایران نے جس طرح اپنی عسکری صلاحیت کو برقرار رکھا ہے، وہ اس کی حکمتِ عملی کا ایک اہم پہلو ہے۔ ایرانی قیادت اس جنگ کو محض دفاعی جنگ کے طور پر نہیں بلکہ اپنی خودمختاری اور وقار کی جنگ کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ یہی بیانیہ اسے داخلی سطح پر عوامی حمایت فراہم کرتا ہے، اگرچہ اس کی قیمت عوام کو معاشی مشکلات کی صورت میں چکانی پڑ رہی ہے۔ اس جنگ کا ایک اور پہلو اطلاعاتی جنگ ہے، جو شاید روایتی جنگ سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ہر فریق اپنی کامیابیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے اور مخالف کے نقصانات کو نمایاں کرتا ہے۔ سوشل میڈیا اور عالمی میڈیا اس بیانیے کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس اطلاعاتی جنگ نے حقیقت اور پروپیگنڈے کے درمیان فرق کو مزید دھندلا دیا ہے، جس کے نتیجے میں عالمی رائے عامہ کو متاثر کرنا ایک اہم ہتھیار بن چکا ہے۔

عالمی معیشت پر اس جنگ کے اثرات بھی انتہائی گہرے ہیں۔ تیل کی قیمتوں میں اضافہ، تجارتی راستوں میں رکاوٹ، اور سرمایہ کاری میں کمی جیسے عوامل عالمی اقتصادی نظام کو ہلا سکتے ہیں۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے یہ صورتحال مزید مشکلات پیدا کر سکتی ہے، کیونکہ وہ پہلے ہی معاشی دباؤ کا شکار ہیں۔ اس جنگ نے یہ واضح کر دیا ہے کہ کسی ایک خطے کی کشیدگی اب پوری دنیا کو متاثر کر سکتی ہے۔ یہ جنگ انسانی المیے کا بھی ایک دردناک باب ہے۔ ہزاروں افراد کی ہلاکت، لاکھوں کا بے گھر ہونا، اور بنیادی سہولیات کی تباہی اس جنگ کی تلخ حقیقت ہیں۔ بچوں، خواتین اور عام شہریوں پر اس کے اثرات سب سے زیادہ ہیں، جو کسی بھی جنگ کا سب سے افسوسناک پہلو ہوتا ہے۔ عالمی ادارے اگرچہ امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں، لیکن ان کی کوششیں اس تباہی کے مقابلے میں ناکافی دکھائی دیتی ہیں۔ مستقبل کے حوالے سے صورتحال مزید پیچیدہ نظر آتی ہے۔ اگر یہ جنگ اسی شدت کے ساتھ جاری رہی تو اس کے عالمی سطح پر سنگین نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ ایک وسیع جنگ، جس میں مزید ممالک شامل ہو جائیں، کوئی بعید امکان نہیں رہا۔ ایسے میں عالمی برادری کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوری طور پر مؤثر اقدامات کرے اور اس تنازع کو سفارتی طریقے سے حل کرنے کی کوشش کرے۔

یہ حقیقت بھی نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ جنگ کبھی بھی کسی مسئلے کا مستقل حل نہیں ہوتی۔ یہ صرف مسائل کو مزید پیچیدہ بناتی ہے اور نفرت کے بیج بوتی ہے، جو آنے والی نسلوں تک منتقل ہوتے ہیں۔ طاقت کے استعمال سے وقتی کامیابیاں تو حاصل کی جا سکتی ہیں، لیکن دیرپا امن صرف مذاکرات، برداشت اور باہمی احترام کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ آج دنیا ایک ایسے نازک موڑ پر کھڑی ہے جہاں ہر فیصلہ آنے والے کل کا رخ متعین کرے گا۔ اگر عالمی طاقتیں اپنی انا اور مفادات سے بالاتر ہو کر انسانیت کو ترجیح دیں تو شاید اس جنگ کو روکا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر یہی روش جاری رہی تو یہ آگ صرف مشرقِ وسطیٰ تک محدود نہیں رہے گی بلکہ پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے۔ آخرکار سوال یہ نہیں کہ کون جیتے گا، بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ اس جنگ کے بعد بچ کیا جائے گا، ایک محفوظ دنیا یا صرف ملبے کا ایک ڈھیر، جہاں انسان اپنی ہی بنائی ہوئی تباہی کا ماتم کر رہا ہوگا۔ موجودہ عالمی حالات کے تناظر میں، دنیا ایک بار پھر خطرناک موڑ پر کھڑی نظر آتی ہے جہاں علاقائی تنازعات کسی بھی وقت ایک بڑی عالمی جنگ کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ جنگ کی آگ میں گھرتی اس دنیا کا مستقبل کئی پہلوؤں سے تشویشناک ہے: جنگیں عالمی سپلائی چین کو بری طرح متاثر کرتی ہیں۔ اگر موجودہ تنازعات طویل ہوتے ہیں تو: دنیا بھر میں اناج اور بنیادی ضرورت کی اشیاء کی قلت پیدا ہو سکتی ہے۔

□□□

غزل

گلاب ہاتھ میں ہو آنکھ میں ستارہ ہو
کوئی وجود محبت کا استعارہ ہو
میں گہرے پانی کی اس رو کے ساتھ بہتی رہوں
جزیرہ ہو کہ مقابل کوئی کنارہ ہو
کبھی کبھار اسے دیکھ لیں کہیں مل لیں
یہ کب کہا تھا کہ وہ خوش بدن ہمارا ہو
قصور ہو تو ہمارے حساب میں لکھ جائے
محبتوں میں جو احسان ہو تمہارا ہو
یہ اتنی رات گئے کون دستکیں دے گا
کہیں ہوا کا ہی اس نے نہ روپ دھارا ہو
افق تو کیا ہے در کہکشاں بھی چھو آئیں
مسافروں کو اگر چاند کا اشارا ہو
میں اپنے حصے کے سکھ جس کے نام کر ڈالوں
کوئی تو ہو جو مجھے اس طرح کا پیارا ہو
اگر وجود میں آہنگ ہے تو وصل بھی ہے
وہ چاہے نظم کا ٹکڑا کہ نثر پارہ ہو

پروین شاکر

بڑھاپے کی دہلیز پر تنہاء سایے

محبت کا وہ قرض جو ہم ادا نہ کر سکے

مسعود محبوب خان (ممبئی)

انسانی معاشرے کی بنیاد محض رشتوں پر نہیں، بلکہ ان رشتوں کی قدردانی، خدمت اور وفاداری پر قائم ہوتی ہے۔ ان ہی رشتوں میں سب سے عظیم اور مقدّس رشتہ والدین کا ہے، جن کے بارے میں اللّٰہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے فوراً بعد ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا۔ یہ محض ایک اخلاقی ہدایت نہیں، بلکہ ایک دینی فریضہ ہے۔ ایسا فریضہ جس میں کوتاہی انسان کو نہ صرف دنیا میں بے سکونی دیتی ہے بلکہ آخرت میں جواب دہ بھی بناتی ہے۔ والدین وہ ہستیاں ہیں جو اپنی نیندیں، اپنی خواہشیں، اپنی راحتیں قربان کر کے ہماری زندگی کو سنوارتے ہیں۔ ماں اپنی آغوش میں ہمیں محبت کا پہلا سبق دیتی ہے، اور باپ اپنی محنت سے ہمارے لیے مستقبل کی بنیاد رکھتا ہے۔ ان کی ہر مسکراہٹ کے پیچھے ہماری خوشی چھپی ہوتی ہے، اور ان کی ہر تکلیف ہمارے آرام کے لیے برداشت کی گئی ہوتی ہے۔ مگر افسوس کہ جیسے جیسے ہم زندگی کی دوڑ میں آگے بڑھتے ہیں، ویسے ویسے وہی والدین ہماری ترجیحات کی فہرست میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ دینِ اسلام ہمیں صرف عبادات کا درس نہیں دیتا، بلکہ حقوق العباد کی ادائیگی کو بھی ایمان کا لازمی جز قرار دیتا ہے اور ان حقوق میں سب سے مقدم حق والدین کا ہے۔ ان کے ساتھ نرم لہجہ، ان کی خدمت، ان کے ساتھ وقت گزارنا، اور بڑھاپے میں ان کا سہارا بننا یہ سب عبادت کے زمرے میں آتے ہیں۔ اس کے برعکس، ان کی بے توجہی، ان کی دل آزاری، یا انہیں تنہاء چھوڑ دینا ایک ایسا رویہ ہے جو انسان کو اندر سے کھوکھلا کر دیتا ہے۔ زیرِ نظر تحریر محض ایک کہانی نہیں، بلکہ ہمارے معاشرے کے ایک تلخ سچ کی عکاسی ہے، ایسا سچ جس سے ہم میں سے اکثر نظریں چرا لیتے ہیں۔ یہ ہمیں دعوت دیتی ہے کہ ہم رک کر سوچیں، اپنے رویوں کا جائزہ لیں، اور اس سے پہلے کہ بہت دیر ہو جائے، اپنے والدین کی قدر پہچان لیں۔ آیئے، اس تحریر کو صرف ایک قصہ سمجھ کر نہ پڑھیں، بلکہ ایک آئینہ سمجھ کر دیکھیں کہ کہیں اس میں جھلکتی تنہائی ہمارے اپنے گھر کی حقیقت تو نہیں......؟ ایک چھوٹے سے قصبے کا بوڑھا استاد ریلوے اسٹیشن کے بینچ پر بیٹھا تھا۔ ہاتھ میں ایک پرانا سا ٹفن اور کندھے پر بوسیدہ چادر تھی۔ چہرے پر تھکن تو تھی، مگر آنکھوں میں عجیب سی تسکین بھی جھلک رہی تھی۔ وہ بار بار جیب سے ایک پرانا سا کاغذ نکالتے، اس پر لکھا پتہ دیکھتے، پھر آہستہ سے واپس رکھ دیتے۔ شاید یہ یقین دہانی کر رہے تھے کہ وہ واقعی اپنے بچّوں کے شہر ہی آئے ہیں...... کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہے۔ یہ وہی استاد تھا جس نے اپنی پوری زندگی ایک سرکاری اسکول میں بچّوں کو پڑھاتے ہوئے گزار دی۔ تنخواہ معمولی تھی، مگر اس کے خواب بہت بڑے تھے!!! اپنے بچّوں کے لیے۔ وہ خود سائیکل پر میلوں کا سفر طے کرتا، پرانے کپڑوں میں گزارہ کرتا، مگر اپنے بچّوں کو بہترین اسکولوں میں پڑھایا۔ کبھی فیس کے لیے اپنی ضرورتیں قربان کیں، کبھی بیماری میں بھی چھٹی نہ لی تاکہ گھر کا خرچ چلتا رہے۔ ایک بار بیٹے کی فیس جمع کرانے کے لیے انہوں نے اپنی واحد گھڑی بیچ دی تھی...... اور ایک سرد رات، جب بخار سے کانپ رہے تھے، تب بھی صبح سویرے سائیکل اٹھا کر اسکول نکل پڑے۔ صرف اس لیے کہ بچّوں کی پڑھائی میں خلل نہ آئے۔ وقت گزرتا گیا...... بیٹا انجینئر بن گیا، بیٹی ڈاکٹر، سب اپنے اپنے گھروں میں آباد ہو گئے۔ شہر بدل گئے، مصروفیات بڑھ گئیں، اور والدین آہستہ آہستہ پیچھے رہ گئے۔ ایک دن استاد صاحب شہر آئے، صرف اس امید میں کہ کچھ وقت بچّوں کے ساتھ گزاریں گے۔ مگر ہر ایک کے پاس مصروفیت کا عذر تھا: "ابو! آج آفس بہت ضروری ہے......" "ابو! کل کلینک میں بہت رش ہے......" "ابو! آپ سمجھتے کیوں نہیں، ہم بہت بزی ہیں۔ وہ مسکرا کر ہر بات سن لیتے، جیسے ہمیشہ سنتے آئے تھے۔ وہ ہر بار "کوئی بات نہیں بیٹا" کہہ کر مسکرا دیتے...... مگر ان کی آنکھوں میں ایک سوال ٹھہر جاتا تھا؟؟ کیا واقعی میں اب تمہاری زندگی میں اتنا بھی ضروری نہیں رہا؟ شام کو وہی استاد ریلوے اسٹیشن پر بیٹھا واپس جانے والی ٹرین کا انتظار کر رہا تھا۔ ٹرین آنے میں ابھی دیر تھی...... وہ سامنے کھیلتے ہوئے ایک بچّے کو دیکھ کر کچھ دیر مسکراتے رہے، پھر اچانک نظریں چرا لیں...... شاید انہیں اپنے بچّوں کا بچپن یاد آ گیا تھا!!! وہی انگلی پکڑ کر چلنا، وہی ضدیں، وہی ہنسی...... کسی نے پاس آ کر پوچھا: "بابا! آپ اکیلے ہیں؟" انہوں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا: "نہیں بیٹا...... بچّے سب اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں، یہ کہتے ہوئے ان کی آواز ذرا بھرائی۔ بس، اب ہماری باری ہے کہ ہم ان کی خوشیوں کے لیے تنہاء رہنا سیکھ لیں......" یہ کہہ کر انہوں نے نظریں جھکا لیں۔ سوچیے...... جنہوں نے ہماری انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا، ہماری ہر کامیابی کے پیچھے اپنی ناکام خواہشات قربان کیں، آج وہی ہمارے ایک لمحے کے منتظر رہ جاتے ہیں۔ خدارا...... اپنے والدین کو وقت دیجئے۔ ان کی موجودگی کو معمولی نہ سمجھیں، کیونکہ جب وہ نہیں ہوں گے، تو وقت بھی ہوگا اور پچھتاوا بھی...... مگر وہ نہیں ہوں گے۔

چھاؤں تھی جن کی، وہی دھوپ میں چھوڑ آئے ہم
کتنے بے حس ہیں کہ یہ جرم بھی یاد نہیں

زندگی کی تیز رفتار دوڑ میں ہم اکثر یہ بھول جاتے ہیں کہ اصل کامیابی صرف مقام، دولت اور مصروفیت کا نام نہیں، بلکہ ان رشتوں کو نبھانے کا نام ہے جنہوں نے ہمیں اس مقام تک پہنچایا۔ والدین کی محبت کوئی عام جذبہ نہیں، یہ ایک ایسی بے لوث نعمت ہے جس کا بدل نہ دنیا میں ممکن ہے اور نہ ہی آخرت میں اس کا کوئی نعم البدل مل سکتا ہے۔ یہ حقیقت بھی نہایت تلخ ہے کہ انسان جب تک والدین کی شفقت کے سائے میں ہوتا ہے، اسے اس نعمت کی قدر پوری طرح محسوس نہیں ہوتی۔ اور جب یہ سایہ اٹھ جاتا ہے، تو پھر زندگی کی ہر آسائش بھی ایک خلا کو پُر نہیں کر پاتی۔ وہ ایک آواز، ایک دعا، ایک انتظار...... سب کچھ یاد آتا ہے، مگر تب واپسی کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ والدین کی خدمت صرف ایک اخلاقی ذمّہ داری نہیں، بلکہ یہ ہماری اپنی انسانیت کا امتحان ہے۔ جو اپنے ماں باپ کے لیے وقت نہیں نکال سکتا، وہ درحقیقت زندگی کی اصل قدروں سے محروم ہے۔ ان کے ساتھ بیٹھنا، ان کی باتیں سننا، ان کے چہرے پر مسکراہٹ لانا۔ یہ چھوٹے چھوٹے عمل ہی دراصل بڑے اجر اور گہری تسکین کا ذریعہ بنتے ہیں۔ آیئے...... آج، ابھی، اسی لمحے ایک عہد کریں کہ ہم اپنے والدین کو اپنی مصروفیات کی نذر نہیں کریں گے۔ ان کے ساتھ وقت گزاریں گے، ان کی خدمت کو سعادت سمجھیں گے، اور ان کی موجودگی کو اپنے لیے باعثِ رحمت جانیں گے۔ کیونکہ حقیقت یہی ہے...... والدین کا سایہ نصیب والوں کو ملتا ہے، اور جو اس سایے کی قدر نہ کرے، وہ زندگی کی تپتی دھوپ میں خود کو اکیلا پاتا ہے۔ ذرا رک کر خود سے پوچھئے...... کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم بھی اپنے والدین کو اسی اسٹیشن پر تنہاء چھوڑ آئے ہوں!!! فرق صرف یہ ہے کہ وہ اسٹیشن ہمارے ہی گھر کا ایک کونا ہے؟ اللّٰہ ہمیں اپنے والدین کی صحیح قدر کرنے، ان کی خدمت بجا لانے، اور ان کے لیے باعثِ سکون بننے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

دیہی بھارت میں ڈیجیٹل کوششوں کی توسیع، آن لائن ادائیگیوں میں ای گرام سوراج نے

۳ر لاکھ کروڑ سے زائد کی رقم کا لین دین ریکارڈ کیا

نئی دہلی: پنچایتی راج کی وزارت نے ملک بھر میں ڈیجیٹل اور جامع دیہی حکومت کو آگے بڑھانے میں دو اہم سنگ میل حاصل کیے ہیں۔ ہندوستان کی گرام پنچایتیں ڈیجیٹل حکمرانی میں ایک بڑی ترقی ملاحظہ کر رہی ہیں، جس میں گرام سواراج پلیٹ فارم کے ذریعے 3 لاکھ کروڑ روپے (مجموعی) کی ادائیگیاں کی گئی ہیں، جبکہ اے آئی کے تابع سبھا سار ٹول اب 23 ہندوستانی زبانوں میں دستیاب ہے، جو مالیاتی شفافیت اور نچلی سطح پر شمولیت دونوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ٹکنالوجی پر مبنی حکمرانی کی جانب ایک بڑے قدم کے تحت، ای گرام سواراج کے ذریعہ ادائیگیاں راست طور پر فروخت کنندگان اور خدمات فراہم کاروں کو آن لائن طریقے سے کی گئی ہیں، اور اس طرح مکمل ڈیجیٹل شفافیت کو یقینی بنایا گیا ہے۔ ای- پنچایت مشن موڈ پروجیکٹ کے تحت تیار کردہ عوامی مالی انتظام کاری نظام (پی ایف ایم ایس) سے مربوط، اس پلیٹ فارم نے پنچایتی سطح پر منصوبہ بندی، جوابدہی اور صرفے کو سہل بنایا ہے، اور نقد پر مبنی اور کاغذی کارروائیوں کو تیز رفتار، جوابدہ اور جعل سے محفوظ نظام سے تبدیل کیا ہے۔ مالی برس 2025-26 میں پنچایتی راج اداروں نے ای گرام سواراج۔ پی ایف ایم ایس انٹرفیس کے ذریعہ 53342 کروڑ روپے منتقل کیے، جبکہ 255254 گرام پنچایتوں نے پلیٹ فارم پر اپنے ترقیاتی منصوبے اپلوڈ کیے۔ مجموعی طور پر 259798 پنچایتی راج اداروں کو شامل کیا گیا ہے، اور 250807 پنچایتی راج اداروں نے مالی برس 2025-26 میں ای گرام سواراج کے ذریعہ آن لائن ادائیگیاں کیں۔ پلیٹ فارم نے 16079737 وینڈرس کو درج رجسٹر کیا ہے، جس سے اس کی وسعت اور بڑے پیمانے پر اسے اپنانے کا پتہ چلتا ہے۔ اس تبدیلی کی تکمیل کرتے ہوئے، سبھا سار- وزارت کا اے آئی سے چلنے والا وائس ٹو ٹیکسٹ میٹنگ سمرائزیشن ٹول 14 اگست 2025 کو شروع کیا گیا جس کی توسیع 13 سے 23 ہندوستانی زبانوں تک ہوگئی ہے۔ نئی شامل کی جانے والی زبانوں میں آسامی، بوڈو، ڈوگری، کشمیری، کونکنی، میتھلی، منی پوری، نیپالی، سنتھالی اور سندھی شامل ہیں، جو گرام سبھا کی کارروائیوں کو مقامی زبانوں میں ریکارڈ اور دستاویز کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ سبھا سار منٹس، حاضری، قراردادوں اور ایکشن پوائنٹس کی خودکار ریکارڈنگ کی سہولت فراہم کرتا ہے، جو گرام سبھا کے عمل کو زیادہ قابل رسائی اور شراکت دار بناتا ہے۔ یہ پلیٹ فارم، جو پہلے ہندی، بنگالی، انگریزی، گجراتی، کنڑ، مراٹھی، ملیالم، اُڑیہ، پنجابی، سنسکرت، تامل، تیلگو اور اردو میں دستیاب تھا، اب ہندوستان بھر کے پنچایتی راج اداروں کے لسانی تنوع کا احاطہ کرتا ہے۔ 29 جنوری 2026 تک، 486,11,1 گرام پنچایتیں اجلاس کے خلاصے کے لیے پلیٹ فارم کا استعمال کرچکی ہیں۔ پلیٹ فارم کو قومی شناخت بھی ملی ہے، جسے دی انڈین ایکسپریس گروپ کے ذریعہ ٹیکنالوجی سبھا ایکسی لینس ایوارڈز 2026 میں مصنوعی ذہانت کے زمرے میں فاتح قرار دیا گیا ہے اور اکنامک ٹائمز گورنمنٹ ٹیک ایوارڈز 2026 میں اے آئی برائے سماجی اثرات کے زمرے میں سلور ایوارڈ دیا گیا ہے۔ یہ پیشرفت ڈیجیٹل طور پر بااختیار، شفاف اور مبنی بر شمولیت پنچایتوں کے لیے پنچایتی راج کی پیہم کوششوں کو اجاگر کرتی ہیں، جن کا مقصد زمینی سطح پر مالیاتی حکمرانی اور جمہوری شرکت دونوں کو مضبوطی فراہم کرنا ہے۔

قومی تعلیمی سوسائٹی برائے قبائلی طلبا

یکم اپریل کو اپنا 8 واں یوم تاسیس منائے گی

نئی دہلی: قومی تعلیمی سوسائٹی برائے قبائلی طلبا (این ای ایس ٹی ایس) جو کہ قبائلی امور کی وزارت کے تحت ایک خودمختار تنظیم ہے، یکم اپریل 2026 کو، ڈاکٹر امبیڈکر بین الاقوامی مرکز، نئی دہلی میں اپنا 8 واں یوم تاسیس منائے گی۔ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں، این ای ایس ٹی ایس ملک بھر میں قبائلی برادریوں کے لیے تعلیمی مواقع کو مضبوط بنانے کے اپنے مشن کو آگے بڑھا رہی ہے۔ تنظیم کو ایکلویہ ماڈل رہائشی اسکولوں (ای ایم آر ایس) کے قیام، انتظام اور تعاون اور قبائلی طلباء کے لیے معیاری اور جامع تعلیم کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔ اس تقریب میں قبائلی امور کی وزارت کے عزت مآب وزیر محترم جناب جوال اوراؤں بطور مہمان ذی وقار کے طور پر شرکت کریں گے۔ قبائلی امور کے عزت مآب وزیر مملکت جناب درگا داس اُوئیکے، خواتین و اطفال کی ترقی کی عزت مآب وزیر مملکت محترمہ ساوتری ٹھاکر، درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کی فلاح و بہبود کی پارلیمانی کمیٹی کے عزت مآب چیئرمین جناب فگن سنگھ کلاستے اور قبائلی امور کی وزارت کی سکریٹری محترمہ رنجنا چوپڑا مہمانان خصوصی کے طور پر اس تقریب میں شرکت کریں گے۔ اس تقریب کے دوران متعدد محترم اراکین پارلیمنٹ کی موجودگی بھی متوقع ہے۔ پروگرام میں معززین کے خطابات اور ایک پریزنٹیشن شامل ہوگی جس میں گزشتہ سال کے دوران ای ایم آر ایس کے اہم اقدامات اور کامیابیوں کو اجاگر کیا جائے گا۔ ای ایم آر ایس منی پور کے طلباء قبائلی برادریوں کی بھرپور روایات اور ورثے کی نمائش کرتے ہوئے ثقافتی پرفارمنس پیش کریں گے۔ مزید برآں، ملک بھر کے ہونہار طلباء کو تعلیمی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں ان کی شاندار کارکردگی پر نوازا جائے گا۔ اپنے قیام کے بعد سے، این ای ایس ٹی ایس نے ای ایم آر ایس نیٹ ورک کے ذریعے قبائلی طلباء کے لیے معیاری تعلیم تک رسائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے، تعلیمی سپورٹ سسٹم کو بڑھانے اور قبائلی نوجوانوں کے لیے نئے مواقع پیدا کرنے میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ ای ایم آر ایس پہل قدمی کے ذریعے، قبائلی امور کی وزارت تعلیم کے ذریعے قبائلی برادریوں کو بااختیار بنانے کے اپنے عزم کا اعادہ کرتی ہے، طلباء کو اپنے ثقافتی ورثے میں جڑے رہتے ہوئے تعلیمی فضیلت حاصل کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔

ہندوستان کی آواز مغربی ایشیا میں اہم وزن اور اعتبار رکھتی ہے

ہندوستان میں متحدہ عرب امارات (یواے ای) کے سفیر عبدالناصر الشالی نے مغربی ایشیا کے جاری بحران میں نئی دہلی کے کردار کی تعریف کی

نئی دہلی: ہندوستان میں متحدہ عرب امارات (یواے ای) کے سفیر عبدالناصر الشالی نے مغربی ایشیا کے جاری بحران میں نئی دہلی کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ ہندوستان کی گہری علاقائی مصروفیت اور تعمیری سفارتی روایت ہے۔ سفیر نے نوٹ کیا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان کے ساتھ ٹیلی فونک بات چیت کو یکجہتی کے اشارے کے طور پر دیکھا گیا اور اس سے دونوں رہنماؤں کے درمیان ایک دہائی سے زائد عرصے میں قائم قریبی تعلقات کی عکاسی کی گئی۔ خبر رساں ایجنسی سے خصوصی بات کرتے ہوئے، الشالی نے کہا، "اس بحران میں ہندوستان کے کردار کو پہلے ہی بہت سراہا گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی حملوں کے آغاز کے بعد متحدہ عرب امارات کے صدر عزت مآب شیخ محمد بن زید النہیان کو ٹیلی فون کرنے والے پہلے عالمی رہنماؤں میں شامل تھے۔ یہ کال بھائی چارے کے عمل کے طور پر موصول ہوئی تھی اور دو رہنماؤں کے درمیان اس شراکت داری کی عکاسی کی گئی تھی جنہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ زیادہ سے زیادہ شراکت داری کی ہے۔ اس کے بعد ہندوستان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2817 میں اپنا نام ڈالا، جس میں 135 ممالک کے ساتھ متن کو شریک کیا گیا۔ قرارداد ایک طاقتور پیغام بھیجتی ہے کہ بین الاقوامی برادری ریاستی خود مختاری پر حملوں یا شہریوں اور اہم انفراسٹرکچر کو جان بوجھ کر نشانہ بنانے کو برداشت نہیں کرے گی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ ایران اسرائیل جنگ کے دوران خلیج میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کو کس نظر سے دیکھتے ہیں، الشالی نے کہا کہ، 28 فروری سے، ایران نے متحدہ عرب امارات اور اس کے پڑوسیوں کو دہشت گردانہ جارحیت" کی مسلسل مہم کا نشانہ بنایا ہے۔ 29 مارچ تک، اس نے انکشاف کیا، 414 بیلسٹک میزائل، 15 کروز میزائل، اور 914,1 ڈرونز نے متحدہ عرب امارات کو دیگر تمام ممالک سے زیادہ نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خاص طور پر پریشان کن بات یہ ہے کہ یہ حملے ایران کے ساتھ تنازعہ میں مصروف ریاستوں پر نہیں کیے گئے ہیں، بلکہ اس کے ہمسایہ ممالک پر کیے گئے ہیں، جن میں وہ ممالک بھی شامل ہیں جنہوں نے کشیدگی سے بچنے کے لیے مسلسل کام کیا ہے۔

مولانا سید اسجد مدنی نائب صدر جمعیۃ علماء ہند کی دعوت پر مولانا حلیم اللہ قاسمی کے ہمراہ

جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا ایک مؤقر وفد پہلے دیوبند پہونچا

شبیہ وجگر گوشۂ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید اسجد مدنی دامت برکاتہم العالیہ (نائب صدر جمعیۃ علماء ہند) کی دعوت پران کے ہونہار پوتے حافظ سید احمد سلمہ ابن حضرت مولانا سید حسن مدنی مدظلہ کی نورانی مجلسِ تکمیل قرآن کریم میں جو حضرت ہی کے قائم کردہ بچیوں کے پُرشکوہ ادارے کے گراؤنڈ میں نہایت تزک واحتشام کے ساتھ 30/مارچ 2026 پیر کو بعد نماز عصر منعقد تھی، حضرت مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی مدظلہ العالی صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے ہمراہ ایک وفد اس بافیض وپُروقار محفل میں شریک رہا حافظ سید احمد سلمہ نے قرآن کریم کی بڑی ہی مسحور کن لہجے میں تلاوت فرما کر رسم ختم قرآن پوری کی پھر جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ العالی صدر جمعیۃ علماء ہند کا مختصر اور جامع خطاب ہوا، ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مفتی ابوالقاسم صاحب نعمانی کی دعا پر مجلس اختتام پذیر ہوئی، اس مجلسِ تکمیلِ قرآن کریم میں دارالعلوم وقف کے مہتمم حضرت مولانا محمد سفیان صاحب قاسمی، حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی صدر جمعیۃ علماء ہند، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب اعظمی، مفتی محمد راشد صاحب قاسمی اعظمی نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد سلمان بجنوری نقشبندی مدظلہ العالی، حضرت مولانا شکیب احمد صاحب قاسمی اور دونوں دارالعلوم کے معزز اساتذہ کرام، اعزہ واقارب سمیت جمعیۃ وجامعات کے اکابر ومعززین تشریف فرما رہے، حضرت مولانا سید حسن مدنی صاحب مدظلہ العالی نے والدِ محترم کے ساتھ سب کا والہانہ استقبال کیا، امجد بھائی ملاڈ، مولانا سرفراز احمد صاحب قاسمی ممبرا، اپنے والد اور رفقاء کے ساتھ یہیں موجود ملے، اس تقریب کے انعقاد پر شیخ الاسلامی خانوادے میں ایک جوش وخروش تھا جو قدم قدم پر نمایاں تھا۔ واپسی پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا یہ مؤقر وفد جمعیۃ علماء ہند کے دفتر میں فروکش ہوا اور حسنِ اتفاق سے حضرت قاری محمد یونس صاحب چودھری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ (نائب خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر) بھی صبح سویرے مفکر قوم وملت حضرت مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) اور دیگر احباب سے بغرضِ ملاقات دفتر جمعیۃ علماء ہند میں تشریف فرما ہوئے حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر صاحب (ناظم تنظیم وترقی جمعیۃ علماء ہند) جو رات ہی سے ماشاءاللہ اپنی عنایتیں نچھاور فرما رہے تھے، صبح میں جمعیۃ علماء کے باوقار آفس سکریٹری حضرت مولانا سراج احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تشریف آوری کے بعد پذیرائی اور عنایت کا یہ سلسلہ دوچند ہوگیا، جانشین شیخ الاسلام، امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ العالی (صدر جمعیۃ علماء ہند) کے معتمد خاص عالی جناب قاری محمد حماد صاحب، جمعیۃ علماء دہلی کے جنرل سکریٹری حضرت مفتی عبدالرازق صاحب قاسمی، محترم ڈاکٹر عبداللہ صاحب اور مہتاب بھائی، سعید الزماں وغیرہ احباب نے بڑی محبتوں کا اظہار فرمایا پھر بعد نماز ظہر مدرسہ امینیہ کے شیخ الحدیث، صدر المدرسین ونائب امیر شریعت دہلی صدیق محترم حضرت مولانا مفتی ذکاوت حسین صاحب قاسمی، مدرسہ امینیہ دہلی کے نائب مہتمم حضرت مولانا محمد طیب صاحب قاسمی، اور امینیہ کے نہایت مؤقر اساتذۂ کرام بالخصوص مولانا صداقت علی صاحب وغیرہ سے کافی دلچسپ ملاقات رہی۔

سید احمد بخاری کی والدہ کے انتقال پر انڈین یونین مسلم لیگ کا تعزیتی اجلاس

مولانا نثار احمد نقشبندی کی صدارت میں قائد ملت سنٹر، دریا گنج میں دعائیہ نشست

نئی دہلی (دریا گنج): جامع مسجد دہلی کے امام اور معروف مذہبی شخصیت سید احمد بخاری کی والدہ محترمہ کے انتقال پر انڈین یونین مسلم لیگ (دہلی پردیش) کی جانب سے آج ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ یہ اجلاس قائد ملت سنٹر (انڈین یونین مسلم لیگ کے مرکزی دفتر)، دریا گنج میں منعقد ہوا، جس کی صدارت دہلی پردیش کے صدر مولانا نثار احمد نقشبندی نے کی۔ اجلاس میں مولانا نثار احمد نقشبندی اور دیگر شرکاء نے مرحومہ کے لیے ایصالِ ثواب کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ مولانا نقشبندی نے اپنے خطاب میں کہا کہ سید احمد بخاری کی والدہ محترمہ مرحوم سید عبداللہ بخاری کی اہلیہ تھیں اور ان کا انتقال ایک بڑا صدمہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈین یونین مسلم لیگ اس غم کی گھڑی میں سید احمد بخاری اور ان کے اہلِ خانہ کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ میں برابر کی شریک ہے۔ اجلاس میں شریک افراد نے بھی سید احمد بخاری سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے مرحومہ کے لیے مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعائیں کیں۔ آخر میں مولانا نثار احمد نقشبندی نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ مرحومہ کے لیے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں کہ وہ اہلِ خانہ کو صبر واستقامت عطا فرمائے۔ اجلاس دعائیہ کلمات کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

اس سال ہندوستان میں چار سیمی کنڈکٹر پلانٹس تیار ہوں گے۔ اشونی ویشنو

سانند (گجرات): مرکزی الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر اشونی ویشنو نے منگل کو کہا کہ ہندوستان میں 2026 تک چار سیمی کنڈکٹر پلانٹس تیار ہونے کی امید ہے، کیونکہ انہوں نے اس شعبے کے لیے ایک تیز رفتار روڈ میپ کا خاکہ پیش کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سانند میں کینس سیمیکون کے او ایس اے ٹی پلانٹ کا افتتاح کرنے کے بعد تبصروں میں، ویشنو نے کہا 2026 میں، چار پلانٹ تیار ہو جائیں گے، اور 2027 میں دو پلانٹ۔ بھارت کا پہلا فیبریکیشن یونٹ 2028 تک دھولیرا میں تیار ہو جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ سانند یونٹ ملک کا دوسرا سیمی کنڈکٹر پلانٹ ہے جس کا یکے بعد دیگرے افتتاح کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مائیکرون ٹیکنالوجی کے پہلے پلانٹ کا افتتاح 28 فروری کو کیا گیا تھا اور آج 31 مارچ کو دوسرے پلانٹ کا افتتاح کیا گیا ہے۔ تیسرے پلانٹ کا افتتاح جولائی میں کیا جائے گا۔ عمل درآمد کی رفتار پر روشنی ڈالتے ہوئے، ویشنو نے کہا کہ یہ سہولت 14 ماہ کے اندر فاؤنڈیشن سے کمرشل پروڈکشن میں منتقل ہو گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ترقی ہندوستان کے سیمی کنڈکٹر ماحولیاتی نظام کی بڑھتی ہوئی صلاحیتوں کی عکاسی کرتی ہے اور اس سے انجینئرز کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ عالمی مسابقت کے بارے میں، وزیر نے کہا: ہمیں معیار اور قیمت پر جیتنا ہوگا، تب ہی ہم برقرار رہ سکیں گے اور دنیا میں اپنا مقام بنا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیمی کنڈکٹر پروگرام کو وسیع تر ایکو سسٹم کی ترقی کے ذریعے سپورٹ کیا جا رہا ہے جس میں مشینری، کیمیکلز، گیسز اور ٹیسٹنگ انفراسٹرکچر شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 000,60 نوجوان انجینئروں کو خصوصی عالمی آلات جیسے Synopsys اور Cadence میں تربیت دی گئی ہے۔ ویشنو نے مزید کہا کہ 315 یونیورسٹیوں سے تیار کردہ یہ انجینئر چپ ڈیزائن کی کوششوں میں حصہ ڈال رہے ہیں۔

زرعی فضلے سے سڑکوں تک، بھارت میں بایو بٹومین انقلاب کی شروعات

نئی دہلی: بھارت میں انفراسٹرکچر کے شعبے میں ایک بڑی تبدیلی سامنے آرہی ہے، جہاں زرعی فضلے کو استعمال کرتے ہوئے سڑکیں بنانے کی نئی ٹیکنالوجی "بایو بٹومین" تیزی سے فروغ پا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق بایو بٹومین روایتی پیٹرولیم پر مبنی بٹومین کا متبادل ہے، جو فصلوں کے باقیات جیسے دھان کے بھوسے اور دیگر نامیاتی مواد سے تیار کیا جاتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ ٹیکنالوجی نہ صرف ماحول دوست ہے بلکہ کارکردگی کے لحاظ سے روایتی بٹومین کے برابر یا بعض صورتوں میں بہتر بھی ثابت ہو رہی ہے۔ حکام کے مطابق اس اقدام سے سڑکوں کی تعمیر میں لاگت کم ہوگی، کاربن اخراج میں کمی آئے گی اور ملک کی درآمدی تیل پر انحصار بھی گھٹے گا۔ مزید برآں، زرعی فضلے کے استعمال سے پرالی جلانے کے مسئلے کو کم کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے، جو شمالی بھارت میں فضائی آلودگی کی ایک بڑی وجہ ہے۔ بھارت اس ٹیکنالوجی کو تجارتی سطح پر اپنانے والا دنیا کا پہلا ملک بن چکا ہے، اور اسے "ویسٹ ٹو ویلتھ" ماڈل کی ایک اہم مثال قرار دیا جا رہا ہے۔ حکام کے مطابق بایو بٹومین کے محدود استعمال سے ہی سالانہ ہزاروں کروڑ روپے کی بچت ممکن ہے، جبکہ اس سے دیہی معیشت کو بھی فروغ ملے گا کیونکہ کسانوں کو اپنے زرعی فضلے کی فروخت سے اضافی آمدنی حاصل ہوگی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بایو بٹومین نہ صرف بھارت کے انفراسٹرکچر سیکٹر میں ایک انقلابی قدم ہے بلکہ یہ پائیدار ترقی، توانائی خود کفالت اور ماحولیاتی تحفظ کی جانب ایک اہم پیش رفت بھی ہے۔

سول فل نرچرنگ ویب سائٹ کا آن لائن

والدین کی رہنمائی اور بچوں کے تحفظ پر خصوصی توجہ

نئی دہلی (خصوصی رپورٹ): آج کے تیز رفتار اور ڈیجیٹل دور میں بچوں کی پرورش والدین کے لیے ایک بڑا چیلنج بنتی جا رہی ہے۔ اس اہم معاشرتی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے معروف ماہرِ تعلیم، جینڈر راسٹڈیز ریسرچر، پیرنٹنگ کوچ اور POSH و POCSO ٹرینر ڈاکٹر ثمن احمد نے اپنی باضابطہ ویب سائٹ اور پلیٹ فارم سول فل نرچرنگ (Soulful Nurturing) کا ایک پروقار آن لائن تقریب میں باقاعدہ آغاز کیا۔ ڈاکٹر ثمن احمد نے کہا کہ اس پلیٹ فارم کا بنیادی مقصد والدین کی رہنمائی کرنا، بچوں کی نفسیاتی و جذباتی تربیت کے حوالے سے شعور بیدار کرنا اور معاشرے میں خواتین و بچوں کے لیے محفوظ اور سازگار ماحول تشکیل دینا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسکرین ٹائم، انٹرنیٹ اور مصروف طرزِ زندگی کے سبب والدین اور بچوں کے درمیان فاصلے بڑھ رہے ہیں، جس کے نتیجے میں ذہنی و جذباتی دباؤ میں اضافہ ہو رہا ہے، ایسے میں "سول فُل نرچرنگ" والدین کے لیے ایک مؤثر اور عملی پلیٹ فارم ثابت ہوگا۔ آن لائن افتتاحی تقریب کی میزبانی ممتاز ایجوکیٹر عفت بیگ نے انجام دی، جبکہ بطور مہمانِ خصوصی معروف ماہرِ نفسیات، TEDx اسپیکر اور پیرنٹنگ کوچ ڈاکٹر روزینہ رانا نے ویب سائٹ کا باضابطہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر ممتاز اسکالر اور صوفی پیس فاؤنڈیشن کے بانی صدر ڈاکٹر حفیظ الرحمن اور ایجوفیم انٹرنیشنل اکیڈمی (یواے ای) کی بانی و ڈائریکٹر ڈاکٹر حلیمہ سعدیہ نے بطور مہمانانِ اعزازی شرکت کی۔ اس کے علاوہ تعلیمی و تحقیقی شعبے سے تعلق رکھنے والی شخصیات میں ڈاکٹر توصیف (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی)، ڈاکٹر شازیہ ملک (کشمیر یونیورسٹی)، ڈاکٹر تنزیل (کرائسٹ یونیورسٹی) اور ماہرِ معاشیات ڈاکٹر فراز شامل رہے، جنہوں نے اس پلیٹ فارم کو بچوں کی بہتر تربیت اور محفوظ سماج کے قیام کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا۔ مہمانوں نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں بچوں کی صرف مادی ضروریات نہیں بلکہ جذباتی و اخلاقی تربیت بھی انتہائی ضروری ہے۔ ڈاکٹر ثمن احمد نے بتایا کہ اس پلیٹ فارم کے تحت والدین کے لیے تین سطحی (Level-3) پیرنٹنگ پروگرامز، انفرادی کوچنگ (Coachingon-1-1) اور والدین و جوڑوں کے لیے خصوصی رہنمائی فراہم کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اداروں اور دفاتر میں POCSO Act کے تحت بچوں کے جنسی استحصال سے بچاؤ اور POSH Act کے تحت کام کی جگہ خواتین کے تحفظ سے متعلق آگاہی مہمات اور تربیتی ورکشاپس بھی منعقد کی جائیں گی۔ مزید برآں معاشرے میں صنفی حساسیت اور برابری کے فروغ کے لیے جینڈر سینسیٹائزیشن سیشنز بھی رکھے جائیں گے۔ ویب سائٹ (soulfulnurturing.com) پر والدین کے لیے مفت Day No28 Yelling Challenge گائیڈ دستیاب ہے، جبکہ صارفین سیشن بک کرنے، معلوماتی بلاگز پڑھنے اور واٹس ایپ کمیونٹی سے جڑنے کی سہولت بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ تقریب کے اختتام پر ڈاکٹر ثمن احمد نے تمام مہمانوں، شرکاء اور اپنی ٹیکنیکل ٹیم بالخصوص عائشہ ایوب اور مولی کا شکریہ ادا کیا اور والدین کو دعوت دی کہ وہ بہتر تربیت اور مثبت پیرنٹنگ کے اس سفر میں شامل ہوں۔

ساؤتھ ہندوستان کے مارچ کو 5-10 ٹریلین امریکی ڈالر کی معیشت تک لے جائے گا۔ سی آئی آئی چیئرمین

کوچی: کوچی میں سی آئی آئی ساؤتھ انڈیا کے سالانہ کنونشن 2026 میں، کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری کے جنوبی علاقے کے سرکردہ لیڈروں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ جنوبی ہندوستان ہندوستان کی ترقی کے اگلے مرحلے کو طاقت دینے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہے۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے، سی آئی آئی کے جنوبی علاقے کے نئے چیئرمین پی روی چندرن نے کہا، جنوبی ہندوستان جی ڈی پی کی ترقی کی قیادت کرے گا کیونکہ ہندوستان 5-10 ٹریلین امریکی ڈالر کی معیشت کی طرف بڑھ رہا ہے۔" روی چندرن نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کے بارے میں درحقیقت خدشات ہیں اور یہ برآمدات کو متاثر کرسکتا ہے، افراط زر میں اضافہ کرسکتا ہے اور مجموعی ترقی کو متاثر کرسکتا ہے، لیکن انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ معیشت اس پر قابو پالے گی۔ انہوں نے کہا، "سی آئی آئی مشرق وسطیٰ کی صورتحال کے بارے میں حکومت کے ساتھ مسلسل بات چیت کر رہی ہے۔ ڈاکٹر سچترا کے ایلا، نائب صدر، سی آئی آئی اور شریک بانی اور مینیجنگ ڈائریکٹر، بھارت بائیوٹیک انٹرنیشنل نے کہا کہ ہندوستان کو آر اینڈ ڈی کے گھوڑے پر سوار ہونے کی ضرورت ہے۔ "ہمیں اختراع کرنا ہے، اور ہم ٹیکنالوجی کی منتقلی کا مزید انتظار نہیں کرسکتے۔ سی آئی آئی سدرن ریجن کے سبکدوش ہونے والے چیئرمین، تھامس جان متھوٹ، چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر، نے جنوب کی اجتماعی اقتصادی طاقت پر روشنی ڈالی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ یہ خطہ ہندوستان کی کل تجارتی سامان کی برآمدات کا 38-40 فیصد ہے، جس کی مالیت تقریباً 124 بلین ڈالر ہے۔ انہوں نے کہا،" چھ جنوبی ریاستیں ایک ہی موقع کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ نہیں کرتی ہیں- وہ ایک دوسرے کو مکمل کرتے ہیں۔ راجیو میمانی، صدر، سی آئی آئی نے ایڈوانس مینوفیکچرنگ اور AI کو ہندوستان کی دو متعین قومی ترجیحات کے طور پر شناخت کیا، یہ بتاتے ہوئے کہ بھارت کے AI اور مینوفیکچرنگ مستقبل کی تشکیل میں جنوب کا بہت اہم کردار ہے۔" یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ جنوبی ریاستیں پی ایل آئی اسکیموں کے سب سے زیادہ مستفید ہونے والوں میں شامل ہیں، انہوں نے ریاستی حکومتوں سے مطالبہ کیا کہ وہ کاروبار کرنے میں آسانی، معاہدہ کے نفاذ، زمین کی ڈیجیٹلائزیشن، اور بجلی کی قیمت پر سختی سے نشان لگائیں۔

ہندوستان کی حیاتیاتی معیشت 200 بلین ڈالر کے قریب

جدت طرازی اگلے ترقی کے مرحلے کا اشارہ دیتی ہے

نئی دہلی: ہندوستان کی حیاتیاتی معیشت 200 بلین ڈالر کے نشان کے قریب پہنچ رہی ہے، جو کہ اس کے ارتقاء میں ایک اہم سنگ میل ہے جس میں ایک مضبوط پالیسی پر زور اور بڑھتی ہوئی اختراعی پائپ لائن ترقی کے اگلے مرحلے کا اشارہ دے رہی ہے۔ انڈیا پارٹنرز کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ملک کی بایو اکانومی 2014 میں تقریباً 10 بلین ڈالر سے بڑھ کر 2026 میں 195 بلین ڈالر سے زیادہ ہوگئی ہے، جو اب جی ڈی پی میں تقریباً 5 فیصد کا حصہ ڈال رہی ہے۔ ہندوستان، جو کہ عالمی سطح پر تقریباً 20 فیصد جنرکس اور 60 فیصد سے زیادہ ویکسینز کی فراہمی کے لیے طویل عرصے سے دنیا کی فارمیسی کے طور پر پہچانا جاتا ہے، اب ایک جدت پر مبنی بائیو فارما ایکو سسٹم کی طرف منتقل ہو رہا ہے جس کا مرکز نوول علاج اور گہری ٹیکنالوجی کے پلیٹ فارم پر ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہندوستان ایک انفلیکشن پوائنٹ پر کھڑا ہے، جو سازگار پالیسی اقدامات، ریگولیٹری اصلاحات، اور اس کے کلینیکل مرحلے کے اثاثوں کی بڑھتی ہوئی عالمی توثیق کی وجہ سے ہے۔ اس نے اہم حکومتی اقدامات پر بھی روشنی ڈالی۔ بشمول مجوزہ 10,000 کروڑ روپے کی بائیو فارما شکتی اسکیم اور 1,00,000 کروڑ روپے کا ریسرچ، ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن فنڈ جس سے ایک مضبوط اختراعی ماحولیاتی نظام کی ترقی کو تیز کرنے کی امید ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ حالیہ ریگولیٹری اصلاحات، جیسے کہ 45 دن کی منظوری کی ٹائم لائن کا تعارف اور پیشگی اطلاع کے راستے، بھی انتظامی رکاوٹوں کو کم کرنے اور منشیات کی نشوونما کے چکر کو چار ماہ تک کم کرنے کا امکان ہے۔ ایک ہی وقت میں، عالمی بائیو فارما صنعت میں ساختی تبدیلیاں، بشمول آر اینڈ ڈی کی بڑھتی ہوئی لاگت، جس کا تخمینہ 2.2 بلین ڈالر فی اثاثہ ہے، اور 300 بلین ڈالر کا پیٹنٹ کلف، بھارت جیسے لاگت سے موثر اور تیز رفتار تحقیقی ماحولیاتی نظام کے لیے مواقع پیدا کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہندوستانی بائیوٹیک اسٹارٹ اپس ریکروٹمنٹ الفا سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جو نمایاں طور پر تیزی سے مریضوں کے اندراج کو قابل بناتا ہے اور منشیات کے امیدواروں کو عالمی ہم عمروں کے مقابلے میں کافی کم قیمت پر فیز II ٹرائلز میں آگے بڑھنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس نے مزید کہا کہ یہ فائدہ ہندوستانی فرموں کو منشیات کی نشوونما میں متعدد متوازی شرط لگانے کے قابل بناتا ہے، جس سے کامیابی کے مجموعی امکانات بہتر ہوتے ہیں۔ تاہم، رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ چیلنجز باقی ہیں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

روسی وزیرخارجہ لاوروف مئی میں برکس وزارتی اجلاس کے لیے ہندوستان کا دورہ کریں گے

نئی دہلی/ماسکو: روسی وزیرخارجہ سرگئی لاوروف 14 اور 15 مئی کو نئی دہلی کا دورہ کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ اس دورے کا مقصد برکس ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس میں شرکت کرنا ہوگا۔ طاس کے حوالے سے، روسی نائب وزیر خارجہ نے کہا، روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف اس سال 14-15 مئی کو برکس وزارتی اجلاس میں حصہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں، جس میں حتمی دستاویزات کے سیٹ اور عمومی خاکہ کا تعین کیا جائے گا جو ہندوستانی صدارت برکس سربراہی اجلاس میں پیش کرے گی۔ طاق نے مزید اطلاع دی ہے کہ برکس ایونٹس کے موقع پر، لاوروف کا ایک الگ ورکنگ وزٹ وزیر خارجہ جے شنکر اور دیگر ہندوستانی حکام سے ملاقات کے لیے ہوگا۔ روڈینکو نے کہا،"برکس ایونٹس کے سلسلے میں، وزیر خارجہ سبرامنیم جے شنکر اور دیگر ہندوستانی عہدیداروں سے ملاقات کے لیے لاوروف کا ایک علیحدہ ورکنگ دورہ بھارت کرنے کا بھی منصوبہ ہے۔"ہندوستان نے 2026 میں برکس کی صدارت حاصل کی۔ یہ گروپ 2006 میں قائم کیا گیا تھا، اور 2011 میں، جنوبی افریقہ نے برازیل، روس، ہندوستان اور چین کی اصل رکنیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ مصر، ایران، متحدہ عرب امارات اور ایتھوپیا 2024 میں ایسوسی ایشن کے مکمل رکن بنے۔ انڈونیشیا نے 2025 میں برکس میں شمولیت اختیار کی۔

چائلڈ ٹریفکنگ کے نام پر مدرسہ جا رہے

طلبہ کو ریلوے پولیس کے ذریعہ پریشان نہ کیا جائے: آل انڈیا ملی کونسل

آل انڈیا ملی کونسل نے وزیر اعلیٰ، ڈی جی پی، آر پی ایف اور جی آر پی کو خط لکھ کر اس معاملہ پر توجہ دینے کی اپیل کی۔ آل انڈیا ملی کونسل بہار کے صدر حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عالم قاسمی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ رمضان المبارک کے بعد ملک بھر کے مدارس کھل چکے ہیں اور بڑی تعداد میں طلبہ تعلیم کے حصول کے لیے مختلف ریاستوں کا سفر کر رہے ہیں۔ خاص طور پر بہار کے طلبہ اتر پردیش، مہاراشٹر، تلنگانہ، تمل ناڈو وغیرہ کے مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ چند برسوں سے یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ریلوے اسٹیشنوں پر ان طلبہ کو"چائلڈ ٹریفکنگ"کے شبہ میں اتار لیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے طلبہ اور ان کے ساتھ موجود اساتذہ کو غیر ضروری پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے اس معاملے میں احتیاط اور سمجھداری بے حد ضروری ہے۔ مولانا قاسمی نے سرپرستوں (والدین) سے اپیل کی کہ وہ چھوٹے بچوں کو دور دراز ریاستوں میں بھیجنے کے بجائے اپنے علاقے یا بہار کے دیگر اضلاع کے مدارس میں تعلیم دلانے کو ترجیح دیں، کیونکہ یہاں بھی بہت سے اچھے مدارس موجود ہیں جہاں معیاری تعلیم دی جاتی ہے۔ اگر بچوں کو باہر کی ریاستوں میں بھیجنا ضروری ہو تو بہتر یہ ہے کہ والدین خود بچوں کو وہاں تک پہنچائیں۔ اگر اساتذہ کے ساتھ بھیجنا ہو تو مناسب ریزرویشن کرایا جائے اور بچوں کے ساتھ تمام ضروری شناختی دستاویزات فراہم کیے جائیں۔ نیز والدین کی طرف سے ایک تحریری اجازت نامہ بھی دیا جائے کہ وہ اپنی مرضی سے بچے کو متعلقہ استاد کے ساتھ بھیج رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک شخص کے ساتھ زیادہ تعداد میں بچوں کو نہ بھیجا جائے بلکہ کچھ سرپرستوں کو بھی ساتھ روانہ کیا جائے۔ روانگی سے قبل علاقے کے مکھیا، سرپنچ یا پارشد وغیرہ کو اطلاع کر کے ان سے تصدیق بھی حاصل کر لینا چاہئے تاکہ ضرورت پڑنے پر آسانی سے تصدیق کی جا سکے۔ مولانا قاسمی نے زور دیا کہ جس مدرسے میں بچوں کو بھیجا جا رہا ہے اس کا مکمل پتہ، رابطہ نمبر وغیرہ والدین کے پاس بھی ہونا چاہیے اور بچوں کو بھی یہ معلومات دی جانی چاہیے تاکہ پوچھ گچھ کے دوران وہ صحیح جواب دے سکیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نئے بچے صحیح معلومات نہ ہونے کی وجہ سے جواب نہیں دے پاتے جس سے شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ اگر بچوں کو بیرونِ ریاست بھیجا جا رہا ہے تو مکمل احتیاط اور سیکیورٹی کا خیال رکھا جائے تاکہ سفر کے دوران کسی قسم کی پریشانی یا غلط فہمی پیدا نہ ہو۔ مولانا محمد عالم قاسمی نے اس حساس مسئلے پر بہار کے معزز وزیر اعلیٰ، ڈی جی پی اور ریلوے پولیس کے اعلیٰ حکام کو ایک مفصل خط بھی ارسال کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اس خط میں لکھا ہے کہ رمضان المبارک کے بعد ملک بھر کے مدارس کھل چکے ہیں اور بڑی تعداد میں طلبہ تعلیم کے حصول کے لیے مختلف ریاستوں کا سفر کر رہے ہیں۔ خاص طور پر بہار کے طلبہ اتر پردیش، مہاراشٹر، تلنگانہ، تمل ناڈو وغیرہ کے مدارس میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے سفر کرتے ہیں۔ یہ طلبہ عموماً اپنے علاقے کے اساتذہ کے ساتھ ریل کے ذریعے سفر کرتے ہیں اور زیادہ تر غریب گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں، جہاں مدارس میں انہیں مفت تعلیم، رہائش، کھانا، لباس اور علاج جیسی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ مولانا قاسمی نے اپنے خط میں اس بات پر شدید تشویش ظاہر کی ہے کہ گزشتہ چند برسوں سے ریلوے اسٹیشنوں پر ان طلبہ کو"چائلڈ ٹریفکنگ"کے شبہ میں اتار لیا جاتا ہے اور ان کے ساتھ موجود اساتذہ کو بھی بے بنیاد الزامات میں پھنسا کر ہراساں کیا جاتا ہے، بلکہ بعض مواقع پر انہیں جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ گزشتہ سال داناپور، مغل سرائے سمیت کئی مقامات پر ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ریلوے پولیس اور متعلقہ اداروں کو واضح ہدایات جاری کی جائیں کہ مدارس جانے والے طلبہ اور ان کے اساتذہ کو بلاوجہ ہراساں نہ کیا جائے اور چائلڈ ویلفیئر سے متعلق اہلکاروں کو بھی حساسیت اور ذمہ داری کے ساتھ کام کرنے کی تاکید کی جائے۔

دنیا میں"عالمی نظم کی جمہوریت"کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔ وزیرخارجہ

نئی دہلی: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے منگل کے روز مشاہدہ کیا کہ پوری دنیا میں"عالمی نظم کی جمہوریت"کا مشاہدہ کیا جا رہا ہے، جو زیادہ کثیر قطبی ہوتا جا رہا ہے"کیونکہ بہت سی ثقافتیں اور معاشرے"اپنی آوازیں سنا رہے ہیں"۔ یہ ریمارکس بہار کے راجگیر میں نالندہ یونیورسٹی کے کانووکیشن کی تقریب سے اپنی مختصر تقریر میں کہے، جس میں صدر دروپدی مرمو نے بھی شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا زیادہ کثیر قطبی ہوتی جا رہی ہے کیونکہ یہاں بہت سارے معاشرے اور بہت سی ثقافتیں ہیں جو اپنی آوازیں سنا رہے ہیں۔ نالندہ روایت عالمی نظام کی اس جمہوریت میں ایک طاقتور اثر ہو سکتی ہے۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے سیکھنے کی قدیم نشست کا حوالہ دیتے ہوئے کہا جو دور دور سے طلباء اور اسکالرز کو راغب کرنے کے لیے جانا جاتا تھا۔ انہوں نے مزید کہا،"نالندہ کی اصطلاح ہی ہندوستان کے فکری ورثے اور ثقافتی عظمت کی یادوں کو جنم دیتی ہے۔ اس ادارے میں اس روایت کا احیاء نہ صرف ہندوستان بلکہ خود ایشیا کے عروج کا اشارہ ہے۔ وزیر نے یہ بھی نوٹ کیا کہ دنیا میں ترقی اور ترقی کی مستقبل کی سمتوں کے بارے میں شدید بحثیں ہوئی ہیں۔ اس میں سے زیادہ تر قابل فہم طور پر ٹیکنالوجی کے ارد گرد مرکوز ہے۔ لیکن جیسا کہ نالندہ روح ہمیں یاد دلاتا ہے، ہمیں یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمیشہ انسانی پہلو ہوتا ہے۔ وزیر نے امید ظاہر کی کہ بین الاقوامی طلباء جب وہ واپس جائیں گے تو اپنے اپنے ممالک میں ہندوستان کے بارے میں تفہیم کو فروغ دینے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ جے شنکر نے مزید کہا، آپ سب، میں جانتا ہوں، یہاں اپنا بہترین دیا ہے اور، اور میں اتنا ہی اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ ہندوستان کا ایک حصہ اپنے ساتھ واپس لے جا رہے ہیں۔

بھارت نے بنگلہ دیش کو مزید 7000 ٹن ڈیزل بھیجا

نئی دہلی: بنگلہ دیش کو ہندوستان کی نومالی گڑھ ریفائنری سے ایک پائپ لائن کے ذریعے 7,000 ٹن ڈیزل کی تازہ کھیپ موصول ہو رہی ہے، وزیر توانائی اقبال حسن محمود ٹوکو نے پیر کو پارلیمنٹ کو بتایا کہ ایندھن کی ذخیرہ اندوزی - مغربی ایشیا کے بحران کے درمیان سپلائی کی کمی نہیں ہے - ایک بڑی تشویش ہے۔ ہفتہ کی شام ہندوستان - بنگلہ دیش فرینڈ شپ پائپ لائن کے ذریعے ایندھن کی آمد شروع ہوئی اور توقع ہے کہ منگل تک پوری طرح سے ڈیلیور کر دیا جائے گا۔ اس سے قبل، 15,000 ٹن پائپ لائن کے ذریعے لایا گیا تھا، 25 مارچ سے 5000 ٹن کی کھیپ کے بعد، بنگلہ دیش کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے، جس کا بہت زیادہ انحصار خلیجی درآمدات پر ہے۔ حکام نے کہا کہ بنگلہ دیش پیٹرولیم کارپوریشن سمندری راستوں کے ساتھ پائپ لائن کی درآمدات کو ترجیح دے رہی ہے اور سپلائی مستحکم ہے۔

جین منی نے بھارت کے بڑھتے ہوئے عالمی اثر و رسوخ کا سہرا وزیراعظم مودی کے سر باندھا

وزیراعظم کو جاری جنگ کے دوران 'امن کا پیامبر' قرار دیا

احمد آباد: ایک ممتاز جین پیروکار نے منگل کے روز وزیراعظم نریندر مودی کی تعریف کرتے ہوئے انہیں عالمی تنازعات اور غیر یقینی صورتحال کے دوران"امن کا پیامبر"قرار دیا۔ ہندوستان کی ابھرتی ہوئی عالمی حیثیت پر غور کرتے ہوئے، آچاریہ شری پدما ساگر سوریشور جی مہاراج نے نوٹ کیا کہ ایک وقت تھا جب ملک عالمی معاملات کو بغور دیکھتا تھا۔ روحانی پیشوا نے کہا کہ"لیکن آج حالات اس قدر بدل چکے ہیں کہ اب پوری دنیا ہماری طرف دیکھتی ہے اور ہمارے خیالات کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔"اس تبدیلی کا سہرا وزیراعظم کو دیتے ہوئے، جین منی نے کہا کہ ہندوستان کی آواز اب بین الاقوامی سطح پر زیادہ وزن رکھتی ہے، اور اس کے تناظر عالمی توجہ مبذول کر رہے ہیں۔"میں اس پیشرفت کا سہرا -- ہم کہاں تک آئے ہیں، اور جس سفر کو ہم نے طے کیا -- وزیراعظم کو دیتا ہوں۔ ہماری ثقافت غیر ہو چکی تھی؛ کسی کی حقیقی شناخت کا احساس ابھی تک عوام میں بیدار نہیں ہوا تھا۔ ہماری سناتن ثقافت کے جوہر کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان کے تبصرے 28 فروری کو شروع ہونے والے مغربی ایشیا کے تنازع کے پس منظر میں سامنے آئے ہیں۔ جب کہ امریکہ اور اسرائیل نے ایران پر حملے کیے، اسلامی جمہوریہ نے خطے میں امریکی اتحادیوں کے ساتھ ساتھ تل ابیب میں اہداف کو نشانہ بنا کر جوابی کارروائی کی۔ ایران آبنائے ہرمز کی نگرانی کرتا ہے -- ایک اہم عالمی توانائی راہداری جو دنیا کے تیل اور گیس کے بہاؤ کا پانچواں حصہ ہینڈل کرتا ہے -- اور جنگ شروع ہونے کے بعد سے اس نے صرف محدود شپنگ ٹریفک کی اجازت دی ہے۔ مودی نے کئی عالمی رہنماؤں سے بات کی ہے، جن میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، قطر، بحرین، کویت، اردن، ایران، فرانس، اسرائیل اور ملائیشیا شامل ہیں، جب سے تنازع شروع ہوا ہے۔ انہوں نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ سے بھی بات کی۔ 24 مارچ کو دونوں کے درمیان ٹیلی فونک بات چیت کے بعد، مودی نے کہا کہ ان کا"مغربی ایشیا کی صورتحال پر مفید تبادلہ خیال ہوا۔

جنگی بحری جہاز 'دوناگیری' بھارتی بحریہ کے حوالے

جنگی جہاز سازی میں آتم نربھر بھارت کو بڑی تقویت

نئی دہلی: دوناگیری (یارڈ 3023)، جونیلگیری کلاس (پروجیکٹ 17اے) کا پانچواں اور گارڈن ریچ شپ بلڈنگ اینڈ انجینئرز لمیٹڈ (جی آر ایس ای) میں تیار ہونے والا اس کلاس کا دوسرا جہاز ہے، کو 30 مارچ 2026 کو کولکاتا میں بھارتی بحریہ کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ کامیابی جنگی جہازوں کے ڈیزائن اور تعمیر میں خود انحصاری کے حصول کی جانب ایک اہم سنگِ میل ہے۔ پروجیکٹ 17اے کے جنگی بحری جہاز ہمہ جہت مشن انجام دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور سمندری میدان میں موجودہ و مستقبل کے چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے تیار کیے گئے ہیں۔ دوناگیری دراصل سابقہ آئی این ایس دوناگیری (لینڈر کلاس فریگیٹ) کی جدید شکل ہے، جو 5 مئی 1977 سے 10 اکتوبر 2010 تک بھارتی بحریہ کا حصہ رہی اور 33 برس تک خدمات انجام دیتی رہی۔ یہ جدید فریگیٹ بحری ڈیزائن، خفیہ کارروائیوں کی ٹیکنالوجی، فائر پاور، خودکاری اور بقا کی صلاحیت میں نمایاں پیش رفت کی عکاسی کرتا ہے اور آتم نربھر بھارت کا ایک نمایاں نمونہ ہے۔ یہ جہاز وارشپ ڈیزائن بیورو (ڈبلیو ڈی بی) کی جانب سے ڈیزائن کیا گیا اور وارشپ اوورسیئنگ ٹیم (کولکاتا) کی نگرانی میں تیار ہوا۔ پروجیکٹ 17اے کے جہاز مقامی ڈیزائن، خفیہ کارروائی، بقا اور جنگی صلاحیت میں نئی نسل کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مربوط تعمیر کے اصول کے تحت اس جہاز کو مقررہ وقت میں تیار کر کے حوالے کیا گیا۔ پروجیکٹ 17اے کے جہاز جدید ہتھیاروں اور سینسرز سے لیس ہیں، جو پروجیکٹ 17 (شیوالک کلاس) کے مقابلے میں زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔ ان میں مشترک ڈیزل یا گیس (سی او ڈی او جی) نظام نصب ہے، جس میں ڈیزل انجن اور گیس ٹربائن کے ذریعے کنٹرول ایبل پچ پروپیلر چلائے جاتے ہیں، جبکہ جدید انٹیگریٹڈ پلیٹ فارم مینجمنٹ سسٹم (آئی پی ایم ایس) بھی شامل ہے۔ اس جہاز میں طاقتور ہتھیاروں اور سینسرز کا مجموعہ نصب ہے، جن میں براہموس میزائل، ایم ایف اسٹار، ایم آر ایس اے ایم سسٹم، 76 ملی میٹر گن، 30 ملی میٹر اور 12.7 ملی میٹر قریبی دفاعی نظام شامل ہیں، جبکہ آبدوزوں کے خلاف کارروائی کے لیے راکٹ اور تارپیڈو بھی موجود ہیں۔ دوناگیری گزشتہ 16 ماہ کے دوران بھارتی بحریہ کو فراہم کیا جانے والا پانچواں پروجیکٹ 17A جہاز ہے۔ پہلے چار جہازوں کی تعمیر سے حاصل ہونے والے تجربے کی بنیاد پر اس کی تیاری کا دورانیہ 93 ماہ سے کم ہو کر 80 ماہ تک لایا گیا۔

چوتھا بڑا سروے جہاز 'سنشودھک' جی آر ایس ای کولکاتا میں بھارتی بحریہ کے حوالے

بھارتی بحریہ نے آخری بڑا سروے جہاز 'سنشودھک' شامل کر لیا

کولکاتا: سنشودھک (یارڈ 3028)، جو بھارتی بحریہ کے وارشپ ڈیزائن بیورو کی نگرانی میں تیار ہونے والا آخری بڑا سروے جہاز ہے اور جسے گارڈن ریچ شپ بلڈرز اینڈ انجینئرز لمیٹڈ (جی آر ایس ای)، کولکاتا میں تیار کیا گیا ہے، اسے 30 مارچ 2026 کو بھارتی بحریہ کے حوالے کر دیا گیا۔ چار بڑے سروے جہازوں کے اس منصوبے کا معاہدہ 30 اکتوبر 2018 کو ہوا تھا۔ اس کلاس کے دیگر جہاز آئی این ایس سندھایک، آئی این ایس نردیشک اور آئی این ایس اکشک کو بالترتیب 3 فروری 2024، 18 دسمبر 2024 اور 6 نومبر 2025 کو شاملِ خدمت کیا گیا تھا۔ یہ جہاز انڈین رجسٹر آف شپنگ کے معیار کے مطابق ڈیزائن اور تیار کیے گئے ہیں۔ سنشودھک مکمل ساحلی اور گہرے سمندر میں ہائیڈروگرافک سروے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جس میں بندرگاہوں کے راستوں اور جہاز رانی کے چینلز کا تعین شامل ہے۔ اس کے علاوہ یہ جہاز دفاعی اور سول مقاصد کے لیے سمندری اور جغرافیائی ڈیٹا بھی جمع کرتا ہے۔ تقریباً 3400 ٹن وزن اور 110 میٹر لمبائی کے حامل اس جہاز میں جدید ترین ہائیڈروگرافک آلات نصب ہیں، جن میں ڈیٹا اکوزیشن اینڈ پروسیسنگ سسٹم، خودکار زیر آب گاڑی (اے یو وی)، ریموٹلی آپریٹڈ وہیکل (آر او وی)، ڈی جی پی ایس لانگ رینج پوزیشننگ سسٹم اور ڈیجیٹل سائیڈ اسکین سونار شامل ہیں۔ دو ڈیزل انجنوں سے لیس یہ جہاز 18 ناٹ سے زیادہ رفتار حاصل کر سکتا ہے۔ جہاز کی کیل جون 2022 میں رکھی گئی اور اسے جون 2023 میں پانی میں اتارا گیا۔ حوالگی سے قبل اس نے بندرگاہ اور سمندر میں مکمل آزمائشی مراحل کامیابی سے طے کیے۔ سنشودھک میں 80 فیصد سے زائد مقامی اجزاء شامل ہیں۔ اس کی حوالگی حکومت ہند اور بھارتی بحریہ کی آتم نربھر بھارت کے عزم کی عکاسی کرتی ہے اور یہ ملک کے ایم ایس ایم ایز، صنعتوں اور مختلف شراکت داروں کی مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے، جس سے بحر ہند کے خطے میں ملک کی سمندری طاقت کو مزید تقویت ملی ہے۔

بھارت نے ایران سے ۲۰۰ سے زیادہ شہریوں کی

محفوظ راہداری کے لیے آذربائیجان کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی: ہندوستان نے مغربی ایشیا کے تنازعہ کے دوران ایران سے نکالے گئے ہندوستانی شہریوں کی محفوظ راہداری میں سہولت فراہم کرنے پر آذربائیجان کا شکریہ ادا کیا ہے، جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک 200 سے زیادہ شہریوں نے اس ملک سے نقل مکانی کی ہے۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، آذربائیجان میں ہندوستان کے سفارتخانے نے ہندوستانی شہریوں کی آسانی اور محفوظ نقل و حرکت کو یقینی بنانے کے لیے آذربائیجان کے حکام کا شکریہ ادا کیا۔ سفارت خانے نے پیر کے روز پوسٹ میں کہا،"ہم ایران سے ہندوستانی شہریوں کی محفوظ نقل و حمل میں سہولت فراہم کرنے کے لیے آذربائیجان کے حکام کی تہہ دل سے تعریف کرتے ہیں۔"سفارت خانے نے یہ بھی نوٹ کیا کہ آذربائیجان میں ہندوستانی سفیر ابھے کمار نے ایران سے ملک کے راستے منتقل ہونے والے ہندوستانی شہریوں سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ سفارت خانے نے ایک علیحدہ پوسٹ میں کہا،"سفیر ابھے کمار نے ایران سے آذربائیجان کے راستے منتقل ہونے والے ہندوستانی شہریوں سے ملاقات کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ اب تک 200 سے زیادہ ہندوستانی شہریوں کو ایران سے آذربائیجان کے راستے بحفاظت نکالا جا چکا ہے۔"ایک سرکاری بیان میں، سفارت خانے نے کہا کہ سفیر کمار نے ہندوستانی شہریوں سے ملاقات کی جنہیں ایران سے نکالا گیا تھا اور وہ باکو محفوظ طریقے سے پہنچے تھے۔ انہوں نے نقل مکانی کرنے والوں سے بات چیت کی، ان کی خیریت دریافت کی اور ان کی محفوظ آمد و رفت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ نکالے گئے ہندوستانی طلباء نے اپنے تجربات شیئر کیے اور ایران سے ان کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرنے پر سفارت خانے کا شکریہ ادا کیا۔ بیان کے مطابق ایران میں مقیم 215 سے زیادہ ہندوستانیوں کو آج تک آذربائیجان کے راستے نکالا جا چکا ہے۔ سفیر کمار نے آذربائیجان سے گزرنے والے ہندوستانی شہریوں کو ہر ممکن مدد فراہم کرنے کے لیے سفارت خانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

لال دہشت"کا سایہ ختم۔ بستر ترقی کی راہ پر گامزن: امیت شاہ

نئی دہلی: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے کہ ملک میں ماؤنواز (نکسل) دہشت گردی کا سایہ تقریباً ختم ہو چکا ہے اور اس کا آخری مضبوط گڑھ بستر اب ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ لوک سبھا میں خطاب کرتے ہوئے امیت شاہ نے کہا کہ ملک میں نکسل ازم اب"خاتمے کے دہانے"پر ہے اور حکومت نے اسے مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے 31 مارچ کی ڈیڈ لائن مقرر کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت میں نکسل تشدد نے لاکھوں لوگوں کو متاثر کیا اور ہزاروں جانیں ضائع ہوئیں، لیکن اب اس خطرے میں نمایاں کمی آ چکی ہے۔ وزیر داخلہ کے مطابق خاص طور پر چھتیس گڑھ کے بستر علاقے میں حالات میں بڑی تبدیلی آئی ہے، جہاں پہلے نکسل اثر و رسوخ کے باعث ترقی رک گئی تھی، لیکن اب وہاں اسکول، راشن کی دکانیں، صحت مراکز اور بنیادی سہولیات تیزی سے قائم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی حکمت عملی میں سیکیورٹی آپریشنز کے ساتھ ساتھ ترقیاتی اقدامات کو بھی شامل کیا گیا، جس کے نتیجے میں نکسل تنظیموں کی قیادت اور ڈھانچہ شدید کمزور ہو گیا ہے۔ حکام کے مطابق حالیہ برسوں میں بڑی تعداد میں شدت پسندوں نے ہتھیار ڈالے یا ہلاک ہوئے، جس کے باعث ان کی سرگرمیاں محدود ہو کر چند دور دراز علاقوں تک رہ گئی ہیں۔ امیت شاہ نے زور دیا کہ بستر جیسے علاقوں میں اب ترقی کا نیا دور شروع ہو چکا ہے اور حکومت وہاں مستقل امن، روزگار اور بنیادی سہولیات کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات جاری رکھے گی۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگرچہ نکسل تشدد میں نمایاں کمی آئی ہے، تاہم مکمل استحکام کے لیے ترقیاتی عمل کو جاری رکھنا اور مقامی آبادی کا اعتماد برقرار رکھنا اہم ہوگا۔

بھارت میں ڈینگی ویکسین کی منظوری کے قریب پیش رفت

نئی دہلی: بھارت میں ڈینگی سے بچاؤ کے لیے پہلی بڑے پیمانے پر دستیاب ویکسین کی منظوری کا راستہ ہموار ہو گیا ہے، کیونکہ ماہرین کی ایک اہم کمیٹی نے جاپانی کمپنی Takeda کی ڈینگی ویکسین کی منظوری کی سفارش کر دی ہے۔ رپورٹس کے مطابق سنٹرل ڈرگز اسٹینڈرڈ کنٹرول آرگنائزیشن کے سبجیکٹ ایکسپرٹ کمیٹی نے عالمی اور بھارتی کلینیکل ڈیٹا کا جائزہ لینے کے بعد ویکسین کو محفوظ اور مؤثر قرار دیا، جس کے بعد اب حتمی منظوری کا مرحلہ باقی ہے۔ یہ ویکسین، جسے Qdenga یا TAK-003 کہا جاتا ہے، 4 سے 60 سال کی عمر کے افراد کے لیے تجویز کی گئی ہے اور اگر منظوری مل جاتی ہے تو یہ بھارت کی ڈینگی سے نمٹنے کی حکمت عملی میں بڑی تبدیلی ثابت ہو سکتی ہے، جو اب تک زیادہ تر مچھر کنٹرول اور علاج تک محدود رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق اس ویکسین نے عالمی سطح پر مؤثر نتائج دکھائے ہیں، جبکہ یہ دنیا کے کئی ممالک میں پہلے ہی استعمال ہو رہی ہے۔ عالمی ادارہ صحت بھی اسے منظور کر چکا ہے، جس سے اس کی افادیت اور حفاظت کی تصدیق ہوتی ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بھارت میں ڈینگی کے کیسز میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، اور ماہرین اس بیماری کے پھیلاؤ کو موسمیاتی تبدیلی اور شہری عوامل سے جوڑتے ہیں۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر اس ویکسین کو حتمی منظوری مل جاتی ہے تو یہ بھارت میں عوامی صحت کے شعبے میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہو سکتی ہے اور ڈینگی کے خلاف طویل مدتی تحفظ فراہم کرنے میں مدد دے گی۔

جاپان کا بھارت کے ساتھ معاشی تعلقات پر زور

نئی وزارتِ خارجہ آفس قائم کرنے کا فیصلہ

ٹوکیو: جاپان نے بھارت کے ساتھ اپنے معاشی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے وزارتِ خارجہ میں ایک نیا خصوصی دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے، جس کا مقصد دوطرفہ اقتصادی تعاون کو وسعت دینا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ اقدام ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب جاپان بھارت کو اپنی عالمی معاشی حکمت عملی میں ایک اہم شراکت دار کے طور پر دیکھ رہا ہے، خاص طور پر سپلائی چین، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون کے شعبوں میں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ نیا دفتر جاپانی کمپنیوں کی بھارت میں سرمایہ کاری کو آسان بنانے، پالیسی ہم آہنگی بڑھانے اور کاروباری مواقع کو فروغ دینے میں مدد دے گا۔ اعداد و شمار کے مطابق جاپانی کمپنیوں کی جانب سے بھارت میں سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اقتصادی اعتماد کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ پیش رفت جاپان اور بھارت کے درمیان"خصوصی اسٹریٹجک اور عالمی شراکت داری"کے فریم ورک کے تحت دیکھی جا رہی ہے، جہاں دونوں ممالک نہ صرف اقتصادی بلکہ اسٹریٹجک سطح پر بھی قریبی تعاون کو فروغ دے رہے ہیں۔

معہد السلام میں باضابطہ تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز

منفرد نظام کے ساتھ ۸ ر شوال سے درس کا اجراء

کٹھری مغربی چمپارن: مغربی چمپارن کے کٹھری، ساٹھی میں قائم دینی و عصری تعلیم کے جامع مرکز معہد السلام میں باضابطہ تعلیمی سرگرمیوں کا آغاز 8 شوال 1447ھ مطابق 28 مارچ 2026ء سے ہو چکا ہے۔ فی الحال ادارہ میں ثانویہ کے مرحلہ سے تعلیم کا آغاز کیا گیا ہے، جس میں طلبہ کے لیے دو سالہ مربوط نصاب ترتیب دیا گیا ہے۔ اس مرحلہ میں طلبہ کو قرآن و حدیث، فقہ، عربی ادب، عربی قواعد (گرامر) اور اردو زبان کی تعلیم کے ساتھ ساتھ بہار اسٹیٹ ایجوکیشن بورڈ کے نصاب کے مطابق نویں اور دسویں جماعت کی تیاری کرائی جائے گی، تاکہ وہ میٹرک کے امتحان میں بھی کامیابی حاصل کر سکیں۔ اس طرح طلبہ کو دینی اور عصری تعلیم کا حسین امتزاج ایک ہی نظام کے تحت فراہم کیا جا رہا ہے۔ اس ادارہ کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں ایک ہی جگہ میں نرسنگ، لاء، پیرا میڈیکل، پولی ٹیکنک، آرٹس، سائنس اور کامرس کے ڈپلومہ یا ڈگری پروگراموں میں داخلہ دلانے کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ خاص بات یہ ہے کہ پچاس سے زائد ڈگری و ڈپلوما کورسز ایک ہی جگہ انہیں فراہم کیے جائیں گے، اس کے لیے انہیں کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ معہد السلام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی سامنے آئی ہے کہ جہاں عموماً مدارس میں شوال کا پورا مہینہ تعطیلات، داخلہ امتحانات اور دیگر انتظامی امور کی نذر ہو جاتا ہے، وہیں اس ادارہ میں داخلہ کے تمام مراحل مکمل کر لیے گئے۔ اسی کے نتیجہ میں 8 شوال سے باقاعدہ تعلیم کا آغاز ممکن ہو سکا، جس سے طلبہ شوال کے پورے مہینہ کو تعلیمی سرگرمیوں میں صرف کر سکیں گے۔ ادارہ کے سرپرست اور ابوالکلام ریسرچ فاؤنڈیشن کے چیئرمین حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی نے باضابطہ درس کا افتتاح کیا اور طلبہ سے تفصیلی ابتدائی خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ:"آج کے دور میں امت کو ایسے افراد کی ضرورت ہے جو دینی علوم میں گہرائی و گیرائی کے ساتھ دنیاوی علوم پر بھی عبور رکھتے ہوں۔ آج کے ترقی یافتہ اور تکنیکی دور میں صرف یک رخی تعلیم سے نہ فرد کی شخصیت مکمل ہوتی ہے اور نہ ہی ملت کی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ معہد السلام کا یہ نظام اسی خلا کو پُر کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے، جہاں طلبہ کا قیمتی وقت بچاتے ہوئے انہیں بیک وقت دینی بصیرت اور عصری مہارتوں سے آراستہ کیا جائے گا۔"انہوں نے مزید کہا کہ:"طلبہ کو چاہیے کہ وہ اس موقع کو غنیمت سمجھیں، محنت، نظم و ضبط اور اخلاص کے ساتھ اپنی تعلیم میں لگ جائیں، کیونکہ یہی وہ مرحلہ ہے جو ان کے بہتر مستقبل کا تعین کرے گا۔"انہوں نے بتایا کہ ادارہ میں روزانہ 12 گھنٹے کے تعلیمی نظام کو نافذ کیا گیا ہے، جس کے تحت 6 گھنٹے باقاعدہ درسی اوقات پر مشتمل ہوں گے، جبکہ 6 گھنٹے اساتذہ کی نگرانی میں سیلف اسٹڈی (مطالعہ) کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

سی ایس کے کے خلاف جیت کے ساتھ راجستھان رائلز نے رقم کی تاریخ، اپنی سب سے بڑی جیت درج کی

آئی پی ایل کی تاریخ میں سی ایس کے کے خلاف یہ آر آر کی 16 ویں فتح ہے۔ انڈین پریمیر لیگ میں چنئی سپر کنگز کے خلاف سب سے زیادہ جیت حاصل کرنے کے معاملے میں راجستھان رائلز ٹیم پنجاب کنگز کے ساتھ مشترکہ طور پر دوسرے نمبر پر آ گئی ہے۔ گوہاٹی: ریان پراگ کی کپتانی میں راجستھان رائلز نے آئی پی ایل 2026 کا آغاز دھماکہ خیز جیت کے ساتھ کیا ہے۔ پیر کے روز

برساپارا کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے میچ میں راجستھان نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے چنئی سپر کنگز کو 8 وکٹ سے ہرادیا۔ اس جیت کے ساتھ راجستھان نے بالوں کی بنیاد پر آئی پی ایل کی تاریخ میں اپنی سب سے بڑی فتح بھی درج کی۔ چنئی سپر کنگز کی طرف سے دیے گئے 128 رنز کے ہدف کو راجستھان نے صرف 12.1 اوورز میں 2 وکٹ کے نقصان پر حاصل کرلیا۔ راجستھان نے 47 گیندیں بچتے ہوئے آئی پی ایل 2026 میں اپنی پہلی جیت حاصل کی۔ اس سے پہلے سال 2014 میں راجستھان نے رائل چیلنجرز بنگلور کے خلاف 42 گیندیں بچتے ہوئے ہدف حاصل کیا تھا۔ راجستھان کی طرف سے 15 سالہ بلے باز ویبھو سوریہ ونشی نے شاندار بیٹنگ کرتے ہوئے صرف 17 گیندوں میں 52 رنز کی دھواں دھار اننگز کھیلی۔ ویبھو نے صرف 15 گیندوں میں اپنا نصف سنچری مکمل کی۔ 305 کے اسٹرائیک ریٹ سے کھیلتے ہوئے ویبھو نے اس اننگز میں 4 چوکے اور 5 چھکے لگائے۔ جبکہ یشسوئی جیسوال 36 گیندوں میں 38 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ چنئی سپر کنگز کے بلے باز اس میچ میں شدید مایوس کن کارکردگی دکھانے میں ناکام رہے۔ ٹیم کا بیٹنگ آرڈر بکھر گیا اور پوری ٹیم صرف 127 رنز پر آؤٹ ہوگئی۔ چنئی کی جانب سے سب سے زیادہ 43 رنز جیمی اوورٹن نے بنائے، جبکہ کارتک شرما نے 15 گیندوں میں 18 رنز بنائے۔ راجستھان کی طرف سے جوفرا آرچر نے شاندار بولنگ کرتے ہوئے 4 اوورز میں صرف 19 رنز دے کر 2 وکٹیں حاصل کیے۔ نانڈرے برگر نے 26 رنز دے کر 2 وکٹیں نکالے۔ رویندر اجڈیجہ کی گھومتی گیندوں نے بھی چنئی کے بلے بازوں کو خاصا مشکل میں ڈالا۔ جڈیجہ نے 3 اوورز میں 18 رنز دے کر شیوام دوبے اور سرفراز خان کو پویلین بھیجا۔

آئی پی ایل کے دوران ممبئی میں ماتم

بی سی سی آئی کے براڈ کاسٹ انجینئر جین ولیم کی ہوٹل میں موت

واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد مرین ڈرائیو پولیس اسٹیشن نے فوری کارروائی کرتے ہوئے معاملے کی تحقیقات شروع کر دی ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی جانچ میں کوئی مشتبہ پہلو سامنے نہیں آیا ہے۔ کمرے سے کسی قسم کی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی اور نہ ہی جسم پر کسی چوٹ کے نشانات پائے گئے ہیں۔ انڈین پریمیئر لیگ کے جاری مقابلوں کے درمیان ممبئی سے ایک افسوسناک خبر سامنے آئی ہے، جہاں بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ سے وابستہ 76 سالہ براڈ کاسٹ انجینئر جین ولیم لینگفورڈ ایک ہوٹل کے کمرے میں مردہ پائے گئے۔ وہ برطانیہ کے شہری تھے اور انڈین پریمیئر لیگ کی براڈ کاسٹنگ کوریج کے سلسلے میں بھارت آئے ہوئے تھے۔ ان کی اچانک موت سے کرکٹ حلقوں میں سوگ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ پولیس کے مطابق جین ولیم لینگفورڈ گزشتہ چند دنوں سے ممبئی کے ٹرائیڈنٹ ہوٹل میں قیام پذیر تھے۔ پیر کی صبح جب طویل وقت تک ان کے کمرے سے کوئی نقل وحرکت نظر نہیں آئی تو ہوٹل عملے کو شبہ ہوا۔ عملے نے کئی بار دروازہ کھٹکھٹایا، لیکن اندر سے کوئی جواب نہ ملنے پر انتظامیہ نے احتیاطی طور پر کمرہ کھولا، جہاں وہ بے ہوش حالت میں پڑے ملے۔ ہوٹل انتظامیہ نے فوری طور پر انہیں قریبی بامبے ہاسپٹل منتقل کیا، جہاں ڈاکٹروں نے معائنہ کے بعد انہیں مردہ قرار دے دیا۔ اسپتال ذرائع کے مطابق لینگفورڈ کو ہسپتال لانے سے پہلے ہی ان کی موت ہوچکی تھی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی کرکٹ حلقوں اور بی سی سی آئی کے عہدیداروں میں غم کی فضا قائم ہوگئی۔ بتایا جارہا ہے کہ جین ولیم لینگفورڈ 24 مارچ سے ممبئی میں موجود تھے اور آئی پی ایل کے براڈ کاسٹنگ آپریشنز میں اہم ذمہ داریاں نبھارہے تھے۔ وہ براڈ کاسٹ انجینئرنگ کے میدان میں ایک تجربہ کار نام مانے جاتے تھے اور کئی بین الاقوامی کرکٹ ٹورنامنٹس کے ساتھ بھی کام کر چکے تھے۔ 76 برس کی عمر میں بھی ان کا سرگرم رہنا ان کے پیشہ ورانہ جذبے اور لگن کو ظاہر کرتا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد مرین ڈرائیو پولیس اسٹیشن نے فوری کارروائی کرتے ہوئے معاملے کی تحقیقات شروع کردی ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق ابتدائی جانچ میں کوئی مشتبہ پہلو سامنے نہیں آیا ہے۔ کمرے سے کسی قسم کی مشکوک چیز برآمد نہیں ہوئی اور نہ ہی جسم پر کسی چوٹ کے نشانات پائے گئے ہیں۔ پولیس کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ معاملہ ابتدائی طور پر حادثاتی موت کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے اور رپورٹ آنے کے بعد موت کی اصل وجہ واضح ہو سکے گی۔ پولیس نے اس معاملے کی اطلاع برطانوی سفارتخانے کو بھی دے دی ہے تاکہ ضروری سفارتی کارروائی مکمل کی جا سکے۔ جین ولیم لینگفورڈ براڈ کاسٹنگ کی دنیا میں ایک معتبر شخصیت سمجھے جاتے تھے۔ کھیل کے میدان سے ناظرین تک براہ راست نشریات کو کامیاب بنانے میں ان جیسے ماہر انجینئرز کا اہم کردار ہوتا ہے۔ ٹی وی اسکرین پر دکھائی دینے والی واضح تصاویر اور ہموار کوریج کے پیچھے ان کی تکنیکی مہارت شامل ہوتی تھی۔ ان کی اچانک موت نے آئی پی ایل انتظامیہ اور براڈ کاسٹ ٹیم کو گہرے صدمے میں مبتلا کر دیا ہے۔ حکام کے مطابق ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، جبکہ پولیس تمام پہلوؤں سے واقعے کی تحقیقات جاری رکھے ہوئے ہے۔ ہوٹل روم میں مردہ پائے گئے برطانوی شہری کی شناخت ایان ولیمس لینگ فورڈ کے طور پر ہوئی ہے، جو بی سی سی آئی کے لیے براڈ کاسٹ انجینئر کے طور پر کام کر رہے تھے۔ ایان ولیمس لینگ فورڈ 24 مارچ سے آئی پی ایل کور کرنے کے لیے ممبئی کے ہوٹل میں رکے تھے۔ اتوار (29 مارچ) کو وانکھیڑے اسٹیڈیم میں ممبئی انڈینس اور کولکاتہ نائٹ رائڈرس کا مقابلہ ختم ہونے کے بعد ایان ولیمس لینگ فورڈ اپنے کمرے میں لوٹ آئے۔ وہ ممبئی کے ہوٹل کے کمرہ نمبر 2715 میں رکے تھے۔ 30 مارچ کو جب ہوٹل کے ریسپشنسٹ نے ان کے کمرے پر فون کیا تو کوئی جواب نہیں ملا، جس کے بعد ہوٹل اسٹاف انہیں چیک کرنے کے لیے ان کے کمرے میں گئے۔ ہوٹل اسٹاف نے ایان کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اندر سے جب کوئی جواب نہیں آیا تو اس نے ماسٹر چابی سے کمرے کا دروازہ کھولا، جس کے بعد وہاں کا منظر دیکھ کر سب کے ہوش اڑ گئے۔

یانک سنر نے جیری کو ہرا کر میامی اوپن کا خطاب جیت لیا

یانک سنر نے جیری لیہیکا کو ۴-۶، ۴-۶ر سے ہرا کر میامی اوپن مردوں کا سنگلز خطاب اپنے نام کرلیا ہے

یانک سنر نے جیری لیہیکا کو ۴-۶، ۴-۶ر سے ہرا کر میامی اوپن مردوں کا سنگلز خطاب اپنے نام کرلیا ہے۔ اس جیت کے ساتھ ہی سنر پہلے ایسے کھلاڑی بن گئے ہیں جنہوں نے سن شائن ڈبل مکمل کیا ہے۔ انہوں نے کیلیفورنیا میں انڈین ویلز اور فلوریڈا کے ہارڈ کورٹ پر بغیر کوئی سیٹ ہارے دونوں ٹرافیاں جیتی ہیں۔ اٹلی کے سنر کی بارش سے متاثرہ میامی فائنل میں چیک جمہوریہ کے ۲۱ رویں سیڈ کھلاڑی جیری لیہیکا پر ۴-۶، ۴-۶ر سے شاندار جیت نے ایک بار پھر یہ ثابت کردیا کہ وہ اور کارلوس الکاراز باقی کھلاڑیوں سے کتنے آگے ہیں۔ دنیا کے دوسرے نمبر کے کھلاڑی سنر نے اب ماسٹرز ٹورنامنٹ میں لگاتار ۳۴ رسیٹ جیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ نوواک جوکووچ اور رافیل ندال کے ساتھ ان منتخب کھلاڑیوں کی فہرست میں شامل ہوگئے ہیں جنہوں نے گرینڈ سلیم کے بعد کے درجے کے ٹورنامنٹ میں لگاتار ۳ رخطاب جیتے ہیں۔ خطاب جیتنے کے بعد سنر نے کہا "یہ میرے لئے ایک شاندار دور رہا ہے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے ہم نے جو محنت کی ہے، اس سے میں بے حد خوش ہوں۔ انڈین ویلز سے پہلے ہم نے مشق کیلئے کچھ اچھے دن گزارے تھے۔ اس طرح کے نتائج دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے اور ساتھ ہی جس سطح کا کھیل ہم دکھانے کی کوشش کررہے ہیں اور جس طرح کا کھلاڑی ہم بننے کی کوشش کررہے ہیں اسے دیکھ کر بھی مجھے خوشی ہوتی ہے۔" آرسنل کے مڈ فیلڈر مارٹن زوبی مینڈی اتوار کو اپنے دائیں گھٹنے میں تکلیف کی وجہ سے ہسپانوی اسکواڈ چھوڑ کر روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ منگل کو بارسلونا میں مصر کے خلاف دوستانہ میچ میں شرکت نہیں کریں گے۔ اسپین کے فٹ بال فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ زوبی مینڈی اپنے کلب واپس جارہے ہیں تاکہ 'کوئی خطرہ مول نہ لیا جائے اور کھلاڑی کی صحت کو برقرار رکھا جا سکے۔' اس خبر کا مطلب یہ ہے کہ مارٹن اب امریکہ، کینیڈا اور میکسیکو میں ۱۱ رجون سے شروع ہونے والے فیفا ورلڈ کپ کے لئے کوچ لوئس ڈی لافونٹے کی جانب سے اسکواڈ کے اعلان سے قبل دوبارہ اسپین کے لئے نہیں کھیل سکیں گے۔ مارٹن زوبی مینڈی نے جمعہ کو ویلاریال میں سربیا کے خلاف اسپین کی تین صفر سے فتح میں آخری ۱۳ رمنٹ کھیلے تھے۔ تاہم، وہ گزشتہ ۲ رسال سے ڈی لافونٹے کے منصوبوں کا باقاعدہ حصہ رہے ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ اس موسم گرما میں ورلڈ کپ کیلئے ان کی جگہ کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہسپانوی کوچ کو اب یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ بارسلونا کے آر سی ڈی ای اسٹیڈیم میں مصر کے خلاف مانچسٹر سٹی کے روڈریگو ہرن ینڈز کو میدان میں اتاریں یا ریئل سوسائٹیڈ کے کارلوس سولر جیسے کسی دوسرے کھلاڑی کو موقع دیں۔

آج سے ایشیائی مکے بازی چمپئن شپ کا آغاز

نکہت زرین، لولینا بورگوہین اور جادومنی سنگھ پر ہوں گی نگاہیں

ہندوستانی مکے باز پیر سے یہاں شروع ہونے والی ایشیائی چمپئن شپ میں عمدہ کارکردگی دکھا کر آنے والے مصروف سیزن میں ہر موقع کا بھرپور فائدہ اٹھانے اور سال کے آخر میں ہونے والے کثیر کھیلوں کے ٹورنامنٹ کیلئے براہِ راست کوٹہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس چمپئن شپ کے ذریعے نئے مصروف سیزن کا آغاز ہوگا جس میں جولائی اگست میں گلاسگو میں کامن ویلتھ گیمز، ستمبر۔ اکتوبر میں جاپان میں ایشیائی کھیل اور ازبکستان میں ورلڈ باکسنگ کپ فائنلز ہونے ہیں۔ اس ٹورنامنٹ کے ذریعے مکے بازوں کو کامن ویلتھ گیمز اور ایشیائی کھیلوں کیلئے براہِ راست کوالیفائی کرنے کا موقع ملے گا۔ ہندوستانی ٹیم گزشتہ ۱۵ ردنوں سے منگولیا میں ہے اور منگولیا، چین، اردن اور تھائی لینڈ کے مکے بازوں کے ساتھ مشق کررہی ہے۔ خواتین کے زمرے میں ہندوستانی چیلنج کی قیادت اولمپک میڈلسٹ لولینا بورگوہین (۷۵ رکلوگرام)، ۲ ربار کی ورلڈ چمپئن نکہت زرین (۵۱ رکلوگرام)، موجودہ ورلڈ چمپئن میناکشی ہڈا (۴۸ رکلوگرام) اور جیسمین لمبوریا (۵۷ رکلوگرام) کریں گی۔ لولینا نے فروری میں اسپین میں باکسیم انٹرنیشنل جیتا تھا۔ وہیں نکہت، میناکشی اور جیسمین نومبر کے بعد اپنا پہلا ٹورنامنٹ کھیلیں گی۔ ہندوستان کی خواتین ٹیم کے ہیڈ کوچ سینٹیا گو نیوا نے کہا "ایشیائی چمپئن شپ ایک سخت امتحان ہوگی۔ ہمیں معلوم ہے کہ گزشتہ ایک دہائی میں ایشیائی باکسنگ کا معیار کافی بہتر ہوا ہے اور دنیا کی کئی مضبوط ترین ٹیمیں ایشیا سے ہیں۔ ہماری تاریخ بتاتی ہے کہ ہم تمغے جیت سکتے ہیں۔ ہماری نظریں کئی تمغوں پر ہیں جس کیلئے ہمارے مکے بازوں کا فائنل میں پہنچنا ضروری ہے۔" دوسری جانب ہندوستانی مردوں کی ٹیم گزشتہ سال ورلڈ چمپئن شپ میں ملنے والی ناکامی کا غم دور کرنا چاہے گی جہاں ۱۲ رسال میں پہلی بار ایک بھی ہندوستانی مرد مکے باز تمغہ نہیں جیت سکا تھا۔ ہندوستان کے کوچنگ ڈھانچے میں بھی تبدیلی آئی ہے اور تیسری بار سی اے کٹپا ہیڈ کوچ کے طور پر واپس آئے ہیں۔ ہندوستانی مردوں کی ٹیم کی امیدوں کا دارومدار ورلڈ کپ میڈلسٹ جادومنی سنگھ (۵۵ رکلوگرام) اور سچن سواچ (۶۰ رکلوگرام) پر ہوگا۔ ہندوستانی ٹیم: خواتین: میناکشی (۴۸ رکلوگرام)، نکہت زرین (۵۱ رکلوگرام)، پریتی پوار (۵۴ رکلوگرام)، جیسمین لمبوریا (۵۷ رکلوگرام)، پریا (۶۰ رکلوگرام)، انکوشیتا بورو (۶۵ رکلوگرام)، اروندھتی چودھری (۷۰ رکلوگرام)، لولینا بورگوہین (۷۵ رکلوگرام)، پوجا رانی (۸۰ رکلوگرام)، الفیہ ترنم (۸۰ رپلس کلوگرام)۔ مرد: وشوناتھ سریش (۵۰ رکلوگرام)، جادومنی سنگھ (۵۵ رکلوگرام)، سچن (۶۰ رکلوگرام)، آدتیہ پرتاپ یادو (۶۵ رکلوگرام)، دیپک (۷۰ رکلوگرام)، آکاش (۷۵ رکلوگرام)، انکوش (۸۰ رکلوگرام)، لوکیش (۸۵ رکلوگرام)، ہرش چودھری (۹۰ رکلوگرام)، نریندر بیروال (۹۰ رپلس کلوگرام)۔

ممبئی رئیل اسٹیٹ میں سارہ علی خان کی بڑی ڈیل

۵ رسال کے لئے لیز پر دیا بنگلہ

بالی ووڈ اداکارہ سارہ علی خان نے اندھیری میں اپنے بنگلے کو 5 سال کے لئے لیز پر دے دیا ہے۔ اس پراپرٹی کا استعمال اسکول ایکٹیوٹی کے لئے ہوگا، جس سے رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں بحث شروع ہوگئی ہے۔ بالی ووڈ ستارے جہاں فلموں اور لائف اسٹائل سے متعلق سرخیوں میں رہتے ہیں۔ وہیں اب وہ رئیل اسٹیٹ کے ذریعہ بھی سرخیاں بٹور رہے ہیں۔ ممبئی جیسے شہر میں پراپرٹی انویسٹ کرنا ان کے لئے کمائی کا ایک بڑا ذریعہ بنتا جارہا ہے۔ اسی درمیان اب سارہ علی خان نے اپنے ایک بنگلے کو کرایے پر دے کر رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں ہلچل پیدا کردی ہے۔ سی آر ای میٹرکس کے ڈاکیومنٹس کے مطابق، سارہ علی خان نے ممبئی کے اندھیری ویسٹ علاقے میں اپنے ایک بنگلے کو پانچ سال کے لئے لیز پر دیا ہے۔ اس ڈیل کی کل قیمت تقریباً 14.4 کروڑ روپے بتائی جارہی ہے۔ آغاز میں اس پراپرٹی کا ماہانہ کرایہ 5.6 لاکھ روپے رکھا گیا ہے۔ یہ بنگلہ اولڈ لوکھنڈ والا کامپلیکس کی ایک سوسائٹی میں ہے اور تقریباً 4,500 اسکوائر فٹ میں پھیلا ہوا ہے، جس میں گراؤنڈ اور ایک فلور شامل ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ اس پراپرٹی کو پروڈیزی مانٹیسری انڈیا پرائیویٹ لمیٹیڈ نام کی کمپنی نے کرایے پر لیا ہے۔ کرایے دار نے 20 لاکھ روپے کا سیکورٹی ڈیپازٹ بھی دیا ہے۔ یہ ایگریمنٹ یکم مئی 2026 سے نافذ ہوگا اور اس میں تین سال کا لاک ان پیریڈ بھی رکھا گیا ہے۔ ساتھ ہی تیسرے سال سے ہر سال کرایے میں پانچ فیصد کا اضافہ طے کیا گیا ہے۔ اگر بالی ووڈ کے ستاروں کی بات کی جائے تو کئی بڑے نام بھی اس طرح کی پراپرٹی ڈیلس کرتے رہتے ہیں۔ پراپرٹی رجسٹریشن پیپر کے مطابق، مادھوری دکشت نے لور پریل میں اپنا دفتر اسپیس کرایے پر دیا ہے۔ وہیں شردھا کپور نے جوہو میں اپنے اپارٹمنٹ کا لیز رینیو کیا ہے۔ ساتھ ہی رتک روشن کی فیملی نے بھی اندھیری میں ایک کمرشیل اسپیس کرایے پر دیا ہے۔ صرف اداکاری ہی نہیں، فلمی ستارے اب رئیل اسٹیٹ سیکٹر سے اچھی کمائی بھی کررہے ہیں۔

علی ظفر کا ہتک عزت کا مقدمہ:

عدالت کا میشا شفیع کو ۵۰ رلاکھ روپئے ہرجانہ ادا کرنے کا حکم

پاکستان کے صوبے پنجاب میں لاہور کی ایک سیشن عدالت نے ہتک عزت کے مقدمے میں ڈگری جاری کرتے ہوئے گلوکارہ میشا شفیع کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ گلوکار اور اداکار علی ظفر کو ہرجانے کی مد میں 50 لاکھ روپے ادا کریں۔ میشا شفیع کے وکیل نے سیشن کوٹ کے فیصلے کو لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ یاد رہے کہ میشا شفیع کی جانب سے اپریل 2018 کے دوران علی ظفر پر جنسی ہراسانی کا الزام لگایا گیا تھا جبکہ اسی سال نومبر میں علی ظفر نے ایف آئی اے سائبر کرائم ونگ میں شکایت درج کروائی تھی جس میں یہ الزام لگایا گیا تھا کہ بہت سے سوشل میڈیا اکاؤنٹس ان کے خلاف 'دھمکیوں پر مبنی اور تضحیک آمیز مواد' پوسٹ کر رہے ہیں۔ منگل کو یہ حکم اُس ہتکِ عزت کے مقدمے میں سنایا گیا ہے جو علی ظفر نے میشا شفیع کے خلاف جنسی ہراسانی کے الزامات عائد کرنے پر دائر کیا تھا۔ علی ظفر نے 2018 میں دائر کیے گئے اپنے ہرجانے کے دعوے میں مؤقف اختیار کیا تھا کہ میشا شفیع کی جانب سے جنسی ہراسانی کے الزامات نے اُن کی ساکھ کو شدید نقصان پہنچایا اور ان کے خاندان کو بھی ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ میشا شفیع نے اپریل 2018 میں الزام عائد کیا تھا کہ علی ظفر نے انھیں ایک سے زیادہ موقع پر جنسی ہراسانی کا نشانہ بنایا تھا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج آصف حیات نے ہتک عزت کے اس مقدمے میں ڈگری جاری کی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ میشا شفیع نے اپریل 2018 کی ٹویٹ اور 'اسٹیپ ٹوڈے' میں شائع ہونے والے انٹرویو میں علی ظفر پر جنسی ہراسانی کا الزام لگایا تھا جو کہ 'جھوٹا اور ہتک آمیز' تھا۔ فیصلے کے مطابق یہ الزامات 'نہ تو سچ ثابت ہوئے اور نہ ہی عوامی مفاد میں کیے گئے، لہٰذا یہ ہتکِ عزت کے زمرے میں آتے ہیں۔' فیصلے میں لکھا ہے کہ علی ظفر کی ساکھ کو پہنچنے والے نقصان اور ذہنی اذیت کے ازالے کے لیے انھیں ہرجانہ کا حق دار قرار دیا جاتا ہے۔' (تاہم) خصوصی ہرجانے کا دعویٰ مستند اور قابلِ اعتبار شواہد سے ثابت نہیں ہو سکا۔' عدالت نے میشا شفیع کو 50 لاکھ روپے کی رقم بطور عمومی ہرجانہ علی ظفر کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالتی فیصلے میں میشا شفیع کو 'مستقل طور پر' علی ظفر کے خلاف جنسی ہراسانی کا الزام کسی بھی پلیٹ فارم پر دہرانے سے روکا گیا ہے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ مقدمے کے اخراجات ہر فریق خود برداشت کرے گا۔ علی ظفر کی وکیل امبرین قریشی نے مقامی ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ ان کے موکل آٹھ سال سے 'جعلی اور بے بنیاد الزام برداشت کررہے تھے۔ یہ چیز آج عدالت میں بھی ثابت ہوئی ہے۔

ملکۂ جذبات مینا کماری: پردے کی اداسی اور حقیقی زندگی کا کربناک سفر

مینا کماری کی زندگی جدوجہد، ناکام محبت اور تنہائی سے عبارت رہی۔ پردے پر ادا کیا گیا درد دراصل ان کی حقیقی زندگی کا عکس تھا، اسی لیے انہیں ملکۂ جذبات کہا گیا۔

مینا کماری کی زندگی جدوجہد، ناکام محبت اور تنہائی سے عبارت رہی۔ پردے پر ادا کیا گیا درد دراصل ان کی حقیقی زندگی کا عکس تھا، اسی لیے انہیں ملکۂ جذبات کہا گیا۔ بالی ووڈ کی نامور اداکارہ مینا کماری کو آج بھی ان کی لازوال اداکاری اور درد سے بھرپور کرداروں کے لیے یاد کیا جاتا ہے۔ انہیں فلمی دنیا میں ملکۂ جذبات (ٹریجڈی کوئین) کا لقب ملا اور یہ محض ایک خطاب نہیں بلکہ ان کی پوری زندگی کی عکاسی تھا۔ ان کی اداکاری میں جھلکنے والا درد دراصل ان کی اپنی زندگی کے کرب کا آئینہ تھا۔ 31 مارچ 1972 کو انہوں نے محض 39 برس کی عمر میں اس دنیا کو الوداع کہا۔ مینا کماری یکم اگست 1933 کو پیدا ہوئیں اور ان کا اصل نام مہ جبیں بانو تھا۔ ان کی پیدائش پر گھر میں خوشی کا ماحول نہیں تھا، کیونکہ ان کے والد کو بیٹے کی خواہش تھی۔ روایت کے مطابق، اسی مایوسی کے باعث انہیں کچھ وقت کے لیے یتیم خانے میں چھوڑ دیا گیا، تاہم بعد میں انہیں واپس گھر لے آیا گیا۔ یہ واقعہ ان کی زندگی کے ابتدائی دکھوں میں شامل تھا۔ گھر کی کمزور معاشی حالت نے انہیں بہت کم عمری میں کام کرنے پر مجبور کردیا۔ محض چار سال کی عمر میں انہوں نے فلمی دنیا میں قدم رکھا اور بچپن ہی سے خاندان کی ذمہ داریاں اٹھانے لگیں۔ جہاں عام بچے کھیل کود میں مصروف ہوتے ہیں، وہاں مینا کماری کی دنیا کیمرے اور سیٹ تک محدود ہوچکی تھی۔ یہی حالات ان کے اندر ایک ایسی سنجیدگی اور گہرائی لے آئے جو بعد میں ان کی اداکاری کی پہچان بنی۔ اپنے فلمی سفر میں انہوں نے کئی یادگار کردار نبھائے۔ 'بیجو باورا'، 'پرینیتا'، 'صاحب بی بی اور غلام' اور 'پاکیزہ' جیسی فلموں میں ان کی اداکاری کو بے حد سراہا گیا۔ ان کرداروں میں دکھ، قربانی اور محرومی نمایاں تھے اور ان کی آنکھوں میں جھلکتی اداسی ناظرین کے دلوں کو چھو لیتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں ملکۂ جذبات اور ٹریجڈی کوئین کہا جانے لگا۔ ان کی ذاتی زندگی بھی سکون سے محروم رہی۔ انہیں فلم ساز کمال امروہی سے محبت ہوئی اور دونوں نے شادی کرلی مگر یہ رشتہ زیادہ دیر قائم نہ رہ سکا۔ وقت کے ساتھ دونوں کے درمیان دوریاں بڑھ گئیں اور علیحدگی ہوگئی۔ اس ٹوٹے ہوئے تعلق نے مینا کماری کو اندر سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ تنہائی اور ذہنی دباؤ نے انہیں شراب کی لت کی طرف مائل کردیا، جس نے ان کی صحت کو شدید متاثر کیا۔ وہ ڈپریشن کا شکار بھی ہوگئیں۔ زندگی میں شہرت، دولت اور عزت سب کچھ ہونے کے باوجود انہیں سکون نصیب نہ ہوسکا۔ ان کی اصل زندگی بھی اسی درد سے بھری رہی جسے وہ پردے پر جیتی تھیں۔ آخرکار، 39 برس کی کم عمری میں جگر کے عارضے کے باعث ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کی موت فلمی دنیا کے لیے ایک بڑا صدمہ تھی۔ مینا کماری آج بھی اپنی بے مثال اداکاری اور درد بھری زندگی کے باعث یاد کی جاتی ہیں اور ان کا نام ہمیشہ ملکۂ جذبات کے طور پر زندہ رہے گا۔ پروڈیوسر اور ہدایتکار کیدار شرما کی ایک خاص بات تھی کہ جب بھی وہ کسی فنکار کے کام سے خوش ہوتے تھے تو وہ اسے انعام کے طور پر ایک آنہ یا دو آنے بطور انعام دیا کرتے تھے۔ بعد میں انھوں نے یہ انعامی رقم بڑھا کر چونی (25 پیسے) کردی تھی۔ فلم 'چترلیکھا' کی شوٹنگ کے دوران مینا کماری نے کیدار شرما سے کہا کہ شرما جی میرے پاس آپ کی چونی اور دو آنوں کا امبار اکٹھا ہوگیا ہے، اب آپ اپنا ریٹ بڑھا دیں۔ اور پھر ایک دن فلم کے ایک سین میں مینا کماری کی اداکاری سے خوش ہوکر کیدار شرما نے انعام میں مینا کماری کو ایک سو روپے کا نوٹ دیا۔ مینا کماری کی پوری زندگی 'انڈین عورتوں کی دکھ بھری زندگی' کو سکرین کے پردے پر اتارتے ہوئے گزری۔ یہ اور بات ہے کہ انھیں اپنی ذاتی زندگی کی ٹریجڈیز کے بارے میں سوچنے کا وقت ہی نہیں ملا۔ لیکن یہ کہنا کہ مینا کماری کی اداکاری میں 'المیہ' اور غموں کے شیڈ کے علاوہ کوئی دوسرا 'شیڈ' نہیں تھا ان کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ فلم 'پرنیتا' کی پُرسکون بنگالی الہڑ لڑکی ہو یا فلم 'بیجو باورا' کی شوق اور حسین لڑکی 'صاحب بی بی اور غلام' کی جاگیردارانہ مظالم جھیلنے والی بہو ہو یا 'پاکیزہ' کی 'صاحب جان' ان تمام کرداروں نے شائقین کے دل پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ یکم اگست 1932 کو پیدا ہونے والی مینا کماری بطور اداکارہ 32 سال تک انڈین سینما پر چھائی رہیں۔ انتہائی جذباتی اور دوسروں کی مدد کے لے ہمہ وقت تیار مینا کماری کی زندگی خوشی بانٹنے اور دوسروں کے دکھوں کو دور کرنے میں گزری۔ کمال امروہی کے بیٹے تاجدار امروہی کا کہنا ہے کہ 'مینا کماری کو لوگوں نے کبھی بھی خوبصورت چہرے کے طور پر نہیں دیکھا جیسا کہ مدھوبالا یا نرگس کے بارے میں کہا جاتا رہا ہے۔ 'مینا کو ٹریجڈی کوئین' کا خطاب ملا اور انھوں نے 'ٹریجڈی' کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ لوگوں نے سمجھا کہ وہ فلموں میں جو کردار کررہی ہے، وہ حقیقی زندگی میں بھی وہی کردار ادا کررہی ہیں۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ لوگوں کے ساتھ ساتھ انھوں نے خود بھی ایسا سمجھنا شروع کردیا تھا۔'